

70

مطابق فتاویٰ امام خمینی مدظلہ

رسالہ

تعالیمِ حکیم

نوجوان نسل کیسے فقہی معکومات کی جدید کتاب

امامیہ پبلیکیشنز، پاکستان

SYNDICATE OF PUNJAB
RELIGIOUS EDUCATION
S.No. /



نوجوان نسل کے فقہی معلوٰات کی جدید کتاب

SYED NAZAKAT HUSSAIN
RELIGIOUS COLLECTION
S. NO: 75

رسالہ تعلیم

مطابق فتاویٰ امام خمینی مدظلہ

ترتیب و نگارش آقائے رضا قربانیاں
ترجمہ حسن رضا غدیری

ایم ای ریلیکشنز
۱۰ نور چیمبرز لاہور پاکستان

نام کتاب _____ تعلیم احکام
بمطابق فتویٰ _____ امام خمینی مدظلہ
مترجم _____ حسن رضا غدیری
کتابت _____ دارالکتابت کیلیانوالہ
مطبع _____ اظہار منظر لاہور
ناشر _____ امامیہ پبلیکیشنز
ایڈیشن (باز دوم) _____ ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ
تعداد _____ ایک ہزار
ہدیہ _____
Rs 3.5

SYED NAZAKAT HUSSAIN
RELIGIOUS COLLECTION
S. NO:.....70.....

فہرست

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۶۳	نمازی کی جگہ	۱۹	۵	عرض نامہ
۶۵	مسجد کے احکام	۲۰	۷	مقدمہ
۶۷	نماز	۲۱	۹	تقلید کے احکام
۸۱	شکیات نماز	۲۲	۱۳	طہارت کے احکام
۸۶	نماز	۲۳	۱۷	بیت الخلاء کے آداب
۸۹	مسافر کی نماز	۲۴	۲۰	بیت الخلاء کے احکام
۹۵	قضاء نماز	۲۵	۲۳	نجاسات اور ان کے احکام
۹۷	نماز جماعت اور اس کی اہمیت	۲۶	۲۸	مطہرات اور ان کے احکام
۹۹	نماز جماعت کی صفوں کی ترتیب	۲۷	۳۵	وضو کے احکام
۱۰۱	نماز جماعت	۲۸	۴۲	غسل
۱۰۷	نماز آیات	۲۹	۴۴	جنابت کے احکام
۱۰۹	روزہ کے احکام	۳۰	۴۶	تیمم
۱۱۹	روزے کا کفارہ	۳۱	۴۹	موت
۱۲۷	خمس کے احکام	۳۲	۵۶	شہیہ کے متعلق امام سے چند استفسارات
۱۳۳	خمس کے بارے میں امام سے استفسار	۳۳	۵۲	نماز میت کا طریقہ
۱۳۶	زکوٰۃ کے احکام	۳۴	۵۳	نماز
۱۴۱	حج کے احکام	۳۵	۵۶	قبیلہ
۱۴۳	معاملات کے احکام	۳۶	۵۸	نمازی کا لباس

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۱۷۰	جانوروں کے ذبح کرنے کے احکام	۴۹	۱۴۸	شرکت (یار بُز شپ)	۳۹
۱۷۲	کھانے اور پینے کی چیزوں کے احکام	۵۰	۱۵۰	مُعاملت	۴۰
۱۷۴	صحت کے اسلامی اصول	۵۱	۱۵۴	جُعالہ کے احکام	۴۱
۱۷۶	نذر اور عہد کے احکام	۵۲	۱۵۶	مزارعہ (حقیقی باڑی کے احکام)	۴۲
۱۷۸	قسم کھانے کے احکام	۵۳	۱۵۸	مساقات (آبیاری و سنیائی) کے احکام	۴۳
۱۸۰	وقف کے احکام	۵۴	۱۶۰	وکالت کے احکام	۴۴
۱۸۲	وصیت کے احکام	۵۵	۱۶۲	قرض کے احکام	۴۵
۱۸۴	میراث کے احکام	۵۶	۱۶۴	کفالت کے احکام	۴۶
۱۸۸	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	۵۷	۱۶۶	نگاہ کمرنے کے احکام	۴۷
۱۹۰	مختلف مسائل اور استفسارات	۵۸		اس مال کے احکام جو انسان کو کہیں پڑا ہوا مل جائے	۴۸
			۱۶۸		

SYED NAZAKAT HUSSAIN
RELIGIOUS COLLECTION
S. NO:.....70.....

عرض نامہ

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اسلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا "اسلام اصولوں اور اعتقادات کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو صداقت اور حقیقت کے ہر متلاشی کو اطمینان بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جو شان اور عظمت بخشی ہے اسے قائم رکھنا ہمارا کام ہے۔ اس پر خلوص دل سے عمل کرنا اس کے احکامات اور فرامین کی صحیح طور پر تعمیل کرنا اور اپنی زندگیوں میں اسے اس کا مناسب مقام دینا۔"

اسلام نے عقائد صحیحہ کے ساتھ ساتھ اعمال پر بہت زیادہ اصرار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی احکامات کو اصول دین اور فروع دین میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اصول دین یعنی عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں ہے۔ بلکہ ہر انسان کے پاس ذاتی طور پر اپنی عقل و فراست کے مطابق دلیل ہونا ضروری ہے۔ جبکہ فروع دین میں اگر وہ خود مجتہد نہیں ہے یا احتیاط پر عمل نہیں کرتا تو اس پر واجب ہے کہ کسی جامع الشرائط مجتہد کی تقلید کرے۔

امام زمانہ حضرت حجتہ علیہ السلام کا اس سلسلہ میں واضح فرمان ہے، فرماتے ہیں: زمانہ غیبت کبریٰ میں پیش آنے والے حالات کے سلسلہ میں ہماری حدیثوں کو بیان کرنے والے علماء کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں اللہ کی جانب سے ان پر حجت ہوں۔

زیر نظر کتابچہ میں فاضل مولف جناب رضا قربانیان نے سائنٹفک طریقہ سے نہایت سہل اور سادہ ترکیب سے رہبر و امام غیبتی مدظلہ العالی کے توضیح المسائل اور تحریر الوسیلہ سے فتاویٰ کو جمع کر کے دروس کی صورت میں پیش کیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ملت کے افراد عموماً اور نوجوان خصوصاً ان کی سعی جمیلہ سے استفادہ فرمائیں گے۔ ادارہ جناب حسن رضا غدیری صاحب کا بھی تہ دل سے شکوگزار ہے کہ انہوں نے اس مفید کتاب کو اردو کے قالب میں ڈھالا۔

آپ کی زریں آراء کا منتظر

ادارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَخَيْرِهِمْ



مقدمہ

اسلامی تعلیمات کا بیشتر حصہ احکام اور مسائل علمی پر مشتمل ہے ہر مومن کو اپنے شرعی فرائض کی ادائیگی میں ہمیشہ مسائل اور احکام سے واقف ہونے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہذا ایک مقلد ہونے کی حیثیت سے اگر مجتہد یا محتاط نہ ہو، جیسا کہ اکثر لوگ ایسے نہیں ہیں، اس کیلئے لازم ہے کہ وہ مسائل جن کی روزمرہ زندگی میں ضرورت ہوتی ہے انہیں جانتا ہو اور شک و سہو کے متعلق بھی تمام مسائل کا جاننا واجب ہے جیسا کہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے اعتقادی مسائل میں تحقیق کریں اور اخلاقی امور میں اچھی صفات حاصل کر کے بُری عادات و اوصاف سے دوری اختیار کریں اسی طرح ضروری ہے کہ اسلام کے علمی احکام کو جن کا تعلق ہر مومن کی زندگی سے ہے معلوم کریں، اسی مقصد کے پیش نظر تو فیح المسائل سے ضروری احکام کا خلاصہ کے کہے جدید طرز پر کلاسوں کی ترتیب سے مختصر رسالہ مرتب کیا گیا ہے تاکہ سکولوں اور تعلیمی اداروں میں دینی مسائل کی تدریس کا آسان طریقہ رائج ہو سکے۔ لہذا اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف واجب احکام اور ایسے نہایت ضروری مسائل کو جمع کر دیا گیا ہے جن کی ضرورت روزمرہ زندگی میں ہر انسان کو پڑتی ہے۔

عرصہ دراز سے میری یہ خواہش تھی کہ اپنے نوجوان بھائیوں کے لئے اسلامی فقہ مختصر مسائل کو جدید طرز پر مرتب کروں لیکن جب میری نظر فارسی کے اس رسالہ پر پڑی جسے فاضل محترم جناب رضا قرابانیاں دام توفیق نے مرتب کیا اور بعینہ اسی طرز پر لکھا جیسے میری خواہش تھی تو ان کی محنت اور اخلاص کی قدر کرتے ہوئے میں نے اپنی ترتیب یافتہ کتاب کو چھوڑ کر انہی کے رسالے کی ترجمہ نگاری کو ترجیح دی، ان کے رسالے کو حوزہ ملیہ قم کے دفتر انتشارات اسلامی جامعہ مدرسین نے شائع کیا ہے۔ اگرچہ ان کے رسالے میں بعض ضروری مسائل درج ہونے لازم تھے مگر کتاب کی ترتیب کے مجوزہ متن کو برقرار رکھتے ہوئے کسی قسم کی کمی یا اضافہ کے بغیر ترجمہ کر دیا ہے۔ البتہ اس میں مسائل کے حوالہ جات فارسی زبان کی تو فیح المسائل سے دیئے گئے ہیں۔ چند مقامات پر تحریر الویلہ سے بھی مسائل منتخب کئے گئے اور بعض موضوعات کے متعلق امام خمینی علیہ السلام کے جدید فتاویٰ بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے چندہ مسائل جو صرف اور صرف ایران سے مربوط تھے انہیں نکال کر باقی فتاویٰ کو عمومی شکل میں پیش کر دیا گیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ نوجوانوں اور دینی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے والے طالب علموں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ یاد رہے کہ ترجمہ کرنے سے پہلے اصل فارسی رسالہ میں نے اپنے استاد بزرگوار حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین عجمی دام مجدہ کو بھی دکھایا انہوں نے بھی اسے پسند فرما کر اس کے ترجمے کی ضرورت کی تائید کی۔ اور چونکہ میری تعلیم و تربیت میں موصوف کی نگاہ خاص اور عنایت مخصوص کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اس لئے ان کی پدرانہ شفقت کی قدر دانی کرتے ہوئے میں اس ناچیز سی کوشش کو ان کے عظیم اخلاص کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

خدا یا۔ یہ کام صرف تیری رضا کے حصول کے لئے انجام دیا ہے اسے اپنے کرم و عنایت سے قبول فرما۔

حسن رضا غدیری ابن علامہ مزیل حبیبی

میشمی الغدیری

حوزہ علمیہ جامعہ المستنصر لاہور

۱۰ رثوال المکم ۱۴۰۶ھ ق



تقلید کے احکام

<p>س: "تقلید کیا ہے؟"</p> <p>ج: مجتہد کے حکم پر عمل کرنے کو تقلید کہتے ہیں (مسئلہ ۲)</p> <p>جب انسان تیسری قسم میں سے ہو تو اسے تقلید کرنی چاہیئے (مسئلہ ۱)</p>	<p>۱۔ انسان یا مجتہد ہے</p> <p>۲۔ یا محتاط ہے</p> <p>۳۔ یا نہ مجتہد ہے اور نہ محتاط</p> <p>۴۔ بلکہ متعطل ہے</p>	<p>اگر اس کو تقلید کرنی چاہیئے؟</p> <p>ج: ۱۔</p>
<p>۱۔ مرد</p> <p>۲۔ بالغ</p> <p>۳۔ عاقل</p> <p>۴۔ رشیدہ اثنا عشری</p> <p>۵۔ حلال زادہ</p> <p>۶۔ زندہ</p> <p>۷۔ عاقل</p>	<p>یعنی جو مجتہد</p> <p>۸۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ دنیا کا حریص نہ ہو</p> <p>۹۔ دوسرے مجتہدوں سے اعلم ہو (مسئلہ ۲)</p>	<p>۲۔ کس کی تقلید کرنی چاہیئے؟</p> <p>ج: مجتہد جانتا شرائط کی تقلید کرنی چاہیئے</p>
<p>۱۰۔ روزہ کا واجب ہونا</p> <p>۱۱۔ صرف فروعات دین اور فقہی احکام میں تقلید کرنی چاہیئے۔ (مسئلہ ۱)</p>	<p>۱۲۔ ہر شخص جانتا ہے جیسے نماز</p> <p>۱۳۔ ہر چیز میں تقلید کرنی چاہیئے</p> <p>ج: ۱۔</p>	<p>۱۴۔ ہر چیز میں تقلید کرنی چاہیئے</p> <p>ج: ۱۔</p>

تقلید کے مسائل

س: احکام کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: احکام کی پانچ قسمیں ہیں،

۱۔ واجب: وہ حکم ہے جسے انجام دینا ضروری اور لازمی ہے اور اسے ترک کرنا گناہ ہے جیسے بالغ ہونے کے بعد نماز پڑھنا، کسی شخص کے مکلف ہونے کے لئے ان تین نشانیوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے، ہر مستحب، جس کا انجام دینا پسندیدہ اور بہتر ہے اور ممانعت الہی کا موجب اور انسان کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی اور ثواب کا باعث ہے، جیسے سلام کرنا وغیرہ،

۲۔ حرام: جسے انجام نہیں دینا چاہیئے اور اس کا ارتکاب گناہ ہے اور آخرت میں عذاب کا موجب ہے۔ جیسے جھوٹ بولنا۔

۳۔ مکروہ: وہ عمل ہے جسے انجام نہ دینا بہتر ہے لیکن اس کا بجالانا عذاب آخری کا موجب نہیں مثلاً ایسے مکان میں نماز پڑھنا جس میں تصویریں لگی ہوئی ہوں۔

۴۔ مباح: وہ کام جس کا انجام دینا اور نہ دینا دینی لحاظ سے برابر ہو اور وہ انسان کے اپنے ارادے پر موقوف ہو مثلاً حلال چیزوں کا کھانا پینا۔

۱۔ انسان خود ہی یقین کرے۔

۲۔ دو آدمی جو عالم و عادل ہوں اور مجتہد و اعلم کی پہچان کر سکتے ہوں وہ تصدیق کریں بشرطیکہ ان کے مقابلے میں دوسرے دو عالم و عادل اُن کی بات کی تردید نہ کریں۔

۳۔ چند اہل علم و دانش جو مجتہد اور اعلم کی پہچان کر سکتے ہوں اُن کی تصدیق سے اطمینان حاصل ہو جائے۔

س: مجتہد طاع الشرائط کی پہچان کس طرح ہو سکتی ہے؟

ج: (مسئلہ ۳)

(مسئلہ ۲۳۵۳)

- ۱۔ مجتہد کی زبان سے خود سُنے۔
 ۲۔ دو عادل آدمیوں سے سُنے۔
 ۳۔ اس آدمی سے سُنے جو سچا اور موردِ اطمینان ہو۔
 ۴۔ کسی معتبر کتاب میں دیکھے۔

س: مجتہد کے فتوے کو حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ ج: (مسئلہ ۵)

- ۱۔ ابتدائی طور پر تقلید کرنا جائز نہیں، دینی جو شخص پہلی مرتبہ کی تقلید کرنا چاہتا ہو وہ مرحوم مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتا۔
 ۲۔ اگر کسی نے بعض مسائل میں کسی مجتہد کی تقلید کر لی ہے تو اس مجتہد کے فوت ہونے کے بعد دیگر مسائل میں اس کے فتوؤں پر عمل کر سکتا ہے۔

س: کیا اس مجتہد کی تقلید کی جاسکتی ہے جو فوت ہو چکا ہو؟ ج: (مسئلہ ۶)

توضیح: اگر کسی شخص نے کسی مجتہد کی زندگی میں تمام مسائل میں یا بعض مسائل میں اس کے فتاویٰ پر عمل کر لیا ہے۔ تو اس مجتہد کے فوت ہونے کے بعد تمام مسائل میں اس کی تقلید کر سکتا ہے لیکن اگر شروع ہی سے اس مجتہد کی تقلید کرنا چاہے جو فوت ہو چکا ہو تو جائز نہیں۔

۱۔ اسے یقین حاصل ہو جائے کہ اپنے شرعی فریضے کو صحیح طور پر بجالایا ہے۔

- ۲۔ یا اس کے اعمال اس مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق انجام پائے ہوں جس کی تقلید اس پر واجب تھی یا اس مجتہد کے فتوؤں کے مطابق ہوں جن کی تقلید کرنا اس وقت اس پر واجب ہے۔
 ۳۔ یا اس نے اپنے اعمال اس طرح بجالائے ہوں جیسے اعتنا پر عمل کیا جاتا ہے۔

س: وہ اعمال جو مکلف نے تقلید کے بغیر انجام دیئے ہوں کیا وہ صحیح ہیں یا نہیں؟ ج: (مسئلہ ۷) اس صورت میں صحیح ہیں جب

۱۔ حکم: جب کوئی مجتہد کسی مخصوص اور معین مومن اور مسئلے کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہے کہ یہ واجب ہے یا حرام ہے تو اس رائے کو "حکم" کہا جاتا ہے مثلاً حکم دے کہ کل ثوال کی پہلی تاریخ ہوگی اور عید فطر کا دن ہے۔
 ۲۔ فتویٰ: جب کوئی مجتہد اپنے نظریے کو کئی طور پر بیان کرے مثلاً حکم دے کہ جو شخص واجب روزہ رکھے ہوئے ہو اس کا مستحبی روزہ باطل ہے اسے فتویٰ کہتے ہیں۔
 ۳۔ احتیاط واجب: احتیاط کے حکم سے پہلے یا بعد میں کوئی فتویٰ موجود نہ ہو (مثلاً احتیاط یہ ہے کہ تسبیحات الربعہ کو تین مرتبہ پڑھیں اسے احتیاط واجب کہتے ہیں اور مقلد کے لئے ضروری ہے کہ اس احتیاط پر عمل کرتے ہوئے دوسری اور چوتھی رکعت میں الحمد کی بجائے تین مرتبہ تسبیحات الربعہ پڑھے یا احتیاط واجب کی بنا پر ایسے مجتہد کے فتوے پر عمل کرے جس کا علم مجتہد اعلم سے کم ہو اور باقی تمام مجتہدین سے زیادہ ہو اور یہی صورت اس وقت بھی ہوگی جب مجتہد اعلم کسی مسئلے میں "تامل" اور "اشکال" کے الفاظ استعمال کرے،

مجتہد کے نظریے کی کتنی قسمیں ہیں؟ ج

۴۔ احتیاط مستحب: احتیاط کے حکم سے پہلے یا بعد میں فتویٰ موجود ہو مثلاً اگر نجس برتن کو ایک مرتبہ کڑپانی میں دھوئیں تو پاک ہو جائے گا اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ دھویا جائے اسے احتیاط مستحب کہتے ہیں۔

اس مسئلے کی وضاحت کتاب تحریر الیوسیل جلد ۱ ص ۱۱۱ مسئلہ ۴۴ میں کر دی گئی ہے

امام خمینی سے استفادہ

س: اگر کوئی شخص کسی مجتہد کی تقلید کرے اور اس کے بعد اس کے لئے ثابت ہو جائے کہ کوئی دوسرا مجتہد اس سے اعلم ہے یا یہ کہ اس کی تقلید ابتدا ہی سے اشتباہ اور غلطی پر مبنی تھی اور وہ تین طریقے جو کسی مجتہد اعلم کی پہچان کے لئے بتائے گئے ہیں ان کے مطابق نہ تھی تو ان صورتوں میں مجتہد اعلم کی طرف رجوع کر کے اس کی تقلید کر سکتا ہے؟
 ج: البتہ تعالیٰ واجب ہے کہ مجتہد اعلم یا جس کے "اعلم" ہونے کا احتمال ہو اس کی طرف رجوع کرے علی الاحوط۔

طہارت کے احکام

۱۔ مضاف پانی: وہ پانی جسے کسی چیز سے حاصل کیا جائے جیسے تر بوز کا پانی یا گلاب کا عرق، اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے غلط اور ملا ہوا ہو مثلاً وہ پانی جو اس حد تک مٹی وغیرہ سے ملا ہوا ہو کہ پھر اسے پانی نہ کہا جاسکے۔

پانی کی قسمیں

الف: اس کا وزن ۳۸۴ لیٹر کے برابر ہو۔
 ب: جو پانی ایسے برتن کو بھرے جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی تین تین بالشت ہو اسے کڑ پانی کہا جاتا ہے۔
 ج: وہ پانی جو زمین سے نہ اُبلے اور جس کی مقدار ایک کڑ سے کم ہو جیسے آفتاب لے لٹنے کا پانی (مسئلہ ۲۵)
 د: جاری پانی: وہ پانی جو زمین سے اُبلے اور بہتا ہو جیسے چشمے یا کانریز کا پانی۔ (مسئلہ ۲۸)

مطلق پانی

مضاف پانی

مضاف پانی

۱۔ نجس شے کو پاک نہیں کرتا اور ایسے پانی سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہے۔ (مسئلہ ۴۷)

۲۔ اگر اس میں نجاست کا ذرہ بھر بھی پڑ جائے، تب بھی نجس ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۴۸)

۳۔ اگر وہ مضاف پانی جو نجس ہو ایک کڑ کے برابر پانی سے یا جاری پانی سے اس طرح مخلوط ہو جائے کہ پھر اسے مضاف پانی نہ کہا جاسکے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۴۹)

مضاف پانی کے احکام

۱۔ جو مطلق تھا اور اب معلوم نہ ہو کہ مضاف ہو گیا ہے یا نہیں تو اسے مطلق پانی ہی سمجھا جائے گا۔ یعنی ہر نجس چیز کو پاک کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح ہے۔

۲۔ جو مضاف تھا اب معلوم نہ ہو کہ مطلق ہو گیا ہے یا نہیں تو اسے مضاف پانی ہی سمجھا جائے گا۔ یعنی نجاست کو پاک نہیں کر سکتا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح نہیں۔ (مسئلہ ۵۰)

وہ پانی

کڑ پانی

کڑ پانی

۱۔ بو، رنگ یا ذائقہ تبدیل ہو جائے (نجس ہو جائے گا) ۲۔ تبدیل نہ ہو تو درنجس نہیں ہوگا۔

۱۔ اگر کوئی چیز عین نجس ہو جیسے پیشاب اور خون وغیرہ (مسئلہ ۱۷)

۲۔ اگر ایسے پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ جس کی مقدار ایک کڑ کے برابر ہو نجاست کے علاوہ کوئی اور چیز سے تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

(مسئلہ ۱۸)

۱۔ پہلے کڑ تھا اور بعد میں شک ہو کر کڑ سے کم ہو گیا ہے یا نہیں تو اسے کڑ ہی سمجھا جائے گا۔

۲۔ کڑ سے کم تھا اور بعد میں شک ہو کہ اس کی مقدار ایک کڑ کے برابر ہو گئی ہے یا نہیں تو اسے کڑ پانی نہیں سمجھا جاسکتا۔ یعنی وہ قلیل پانی کی طرح نجس چیز کے ملنے سے نجس ہو جائے گا۔

۳۔ کڑ پانی کی مقدار دو طریقوں سے معلوم کی جاسکتی ہے ۱۔ انسان کو خود اس کے کڑ ہونے کے بارے میں یقین ہو جائے۔ (مسئلہ ۲۲)

۲۔ دو عادل مرد اس کے کڑ ہونے کے متعلق خبر دیں۔

کڑ پانی کے احکام

سحیل پانی

۱۔ اگر کسی نجس چیز پر گرے یا کوئی نجس چیز اس پر آگئے تو نجس ہو جائے گا۔

(مسئلہ ۲۶)

۲۔ اگر اوپر سے زور (پریشیر) کے ساتھ نجس چیز پر گرے تو اس پانی کا جتنا حصہ اس نجس چیز سے مل جائے گا نجس ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۲۶)

۳۔ اگر فوارے کی طرح نیچے سے اوپر زور (پریشیر) کے ساتھ جائے اور نجاست اوپر والے حصے سے ملے تو نیچے والا حصہ نجس نہیں ہوگا اور اگر نجاست نیچے والے حصے کو ملے تو اوپر والا حصہ بھی نجس ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۲۶)

تخلیل پانی کے احکام

پہلے پاک تھا اب معلوم نہیں نجس ہو گیا ہے یا نہ (وہ پاک ہے) (مسئلہ ۵۵)

پہلے نجس تھا اب معلوم نہیں پاک ہوا ہے یا نہ (وہ نجس ہے)۔

جبر پانی

بیت الخلاء کے آداب

بیت الخلاء کے احکام

۱۔ انسان پر واجب ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت اور دوسرے تمام مواقع پر اپنی شرمگاہ کو بالغ افراد سے چھپانے خواہ وہ ماں اور بہن کی طرح اس کے محرم ہی کیوں نہ ہوں، اسی طرح ان دیوانوں اور پتھروں سے بھی چھپائے جو اچھے اور بُرے کی پہچان کر سکتے ہوں، لیکن میاں بیوی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اپنی شرمگاہوں کو ایک دوسرے سے چھپائیں۔ (مسئلہ ۵۷)

۲۔ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت بدن کا اگلا حصہ یعنی پیٹ اور سینہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور نہ ہی قبلہ کی طرف پشت ہو۔ (مسئلہ ۵۸)

۳۔ بندگان میں جب کہ ان گلیوں میں رہنے والوں نے اجازت نہ دی ہو۔

۴۔ کسی کی ملک زمین میں جب کہ اس کے مالک نے اجازت نہ دی ہو۔

۵۔ ایسی جگہوں میں جو مخصوص لوگوں کے لئے وقف کی گئی ہوں جیسے وہ مدارس جو طالب علموں کے لئے وقف کئے جاتے ہیں۔

۶۔ مومنین کرام کی قبروں پر، جب کہ ایسا کرنے سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہو۔

جن مقامات پر رفع حاجت کرنا حرام ہے

(مسئلہ ۶۴)

ار پاخانے کے ساتھ خون یا کوئی اور نجاست باہر آئی ہو
 ہر کوئی اور نجاست باہر سے آکر پاخانے کے مقام پر لگ
 جائے دھبیے زخم کا خون
 ہر پاخانہ خارج ہونے کے مقام کا ارد گرد کا حصہ معمول سے
 زیادہ نجاست سے آلودہ ہو گئے ہوں دھبیے دست اور
 اسہال کی صورت میں

وہ موارد جہاں پاخانہ خارج ہونے کا مقام
 (مقعد) صرف پانی سے پاک ہوتا ہے
 مسئلہ ۶۵

اگر کسی شخص کو شک پیدا ہو جائے کہ پاخانہ خارج ہونے کا مقام پاک کیا ہے یا نہیں تو اس پر واجب
 ہے کہ اسے پاک کرے اگرچہ وہ عام طور پر پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد ان مقامات کو پاک
 بھی کرتا رہتا ہو۔
 (مسئلہ ۶۶)

ار پیشاب کا مقام: پیشاب کا مقام، پانی کے علاوہ کسی اور چیز سے پاک
 نہیں ہو سکتا۔ اور اگر پیشاب ختم ہو جانے کے بعد صرف ایک مرتبہ
 دھویا جائے تب بھی کافی ہے۔ لیکن اگر پیشاب مخصوص مقام کی بجائے
 کسی اور جگہ سے آتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس مقام کو دہریتہ
 دھوئیں (ان مسائل میں عورت اور مرد دونوں کا حکم ایک ہے)۔

استغفار کرنے کا طریقہ

ار پاخانے کا مقام
 پاخانے کے مقام
 کو تین طریقوں سے
 پاک کیا جاسکتا ہے۔
 ار پانی کے ساتھ، اگر مقعد کو پانی سے دھویا
 جائے تو ضروری ہے کہ اس طرح دھوئیں کہ
 پاخانے کا ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے، لیکن
 اگر پاخانے کا رنگ یا بو باقی رہ جائے تو کوئی

حرج نہیں اور اگر پہلی مرتبہ ہی اس طرح دھوئیں کہ پاخانے کا کوئی ذرہ باقی نہ رہے تو دوبارہ دھونا ضروری نہیں۔ ہر اگر پتھر اور ڈھیلے وغیرہ سے مقعد کو پاخانے سے صاف کریں تو اس صورت میں اگرچہ مقعد کا پاک ہونا یقینی نہیں بلکہ عملی قابل ہے۔ تاہم اس حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر کوئی چیز مقعد سے لگ جائے تو وہ نجس نہیں ہوگی۔ اور اگر چھوٹے چھوٹے ذرات یا معمولی نمی مقعد تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔

۴۔ ایک کپڑے یا ایک پتھر اور ڈھیلے کے ساتھ، اگر ایک کپڑے یا ایک پتھر کے اطراف سے استنجاء کرے تو کافی ہے بلکہ مقام صاف ہو جائے اور نجاست دور ہو جائے تو کافی ہے۔ لیکن بڑی گوبر اور وہ چیزیں جن کا احترام ضروری ہو جیسے کاغذ جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو ان سے پاخانے کے مقام کو صاف اور پاک کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس حالت میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔

اگر کسی شخص کو نماز پڑھنے کے بعد یہ شک ہو جائے کہ اس نے نماز سے پہلے استنجاء کر لیا تھا یا نہیں تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے لیکن بعد والی نمازوں کے استنجاء اور طہارت کہ نام ضروری ہے (مسئلہ ۱۷)



بیت الخلاء کے احکام

س: استبراء کے کتنے ہیں۔

ج: ”استبراء“ ایک مستحب عمل ہے جسے مرد پیشاب کر لینے کے بعد انجام دیتے ہیں، اس کے کئی طریقے ہیں اور ان میں سے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ پیشاب ختم ہو جانے کے بعد اگر پاخانے کا مقام (مقعد) بخش ہو گیا ہو تو پہلے اسے پاک کر لینا چاہیے اور اس کے بعد بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کچا تھہرے سے لے کر آلت تناسل کی جڑ تک تین مرتبہ کھینچے اس کے بعد انگوٹھے کو آلت تناسل کے اوپر اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اس کے نیچے رکھے اور تین دفعہ سختی کی جگہ تک کھینچے اور پھر تین دفعہ آلت تناسل کے سرے کو زور سے جھٹکے۔

(مسئلہ ۷۲)

ار پیشاب

ہر منی، جب کسی انسان سے منی خارج ہو تو اس پر غسل کرنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ غسل کرنے سے پہلے پیشاب کر لے، (منی کے بعد استبراء کا مطلب بھی یہی ہے)

۴۔ ہر مذی، وہ پانی جو کبھی کبھی عورت کے ساتھ چھیر چھاڑ یا منی مذاق کرنے کے بعد خارج ہوتا ہے اسے مذی کہتے ہیں اور وہ پاک ہے

۵۔ ہر ودی، وہ پانی جو کبھی کبھی منی کے بعد خارج ہوتا ہے اسے ودی کہتے ہیں اگر پیشاب اس کے ساتھ نہ ہو تو نجس ہے

۶۔ ودی، وہ پانی جو کبھی کبھی پیشاب کے بعد نکلتا ہے اسے ودی کہتے ہیں، اگر پیشاب کے قطرے اس کے ساتھ نہ مل جائیں تو وہ

(مسئلہ ۷۳)

پاک ہے۔

وہ پانی جو پیشاب کے مقام سے نکلتے ہیں

اور وضو کرے اور اس کے بعد کوئی ایسی رطوبت خارج ہو جس کے باسے میں اسے یقین حاصل ہو جائے کہ پیشاب کے قطرے ہیں یا منی کے تو احتیاط واجب ہے کہ غسل کرے اور اس کے ساتھ وضو بھی کرے۔

۲۲ وضو نہ کر چکا ہو تو صرف وضو کر لینا کافی ہے۔

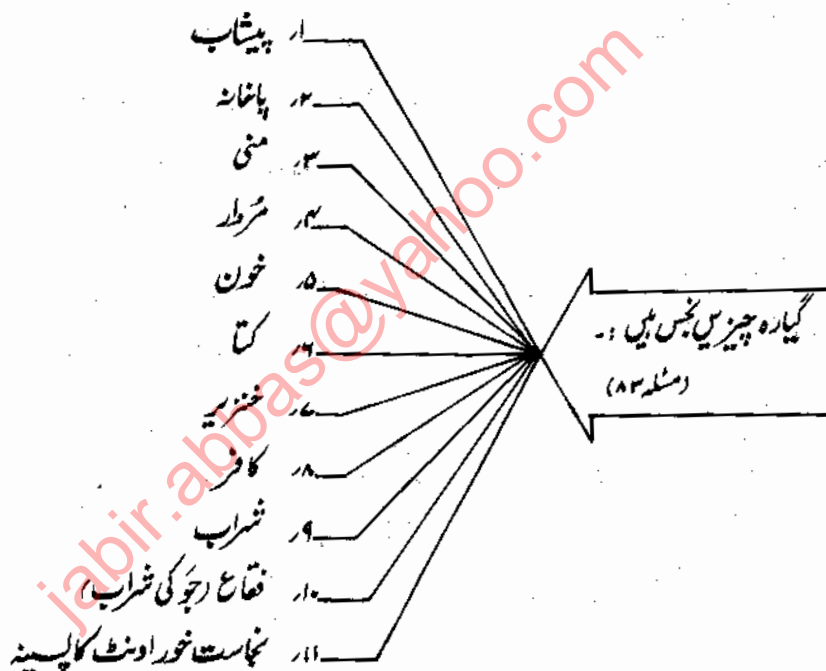
۲۳ استبراء نہ کیا ہو، اگر پیشاب کرنے کے بعد کافی وقت گزر جانے کی وجہ سے اسے یقین ہو جائے کہ پیشاب انالی میں باقی نہیں رہا۔ اور اس دوران کچھ رطوبت خارج ہو اور اسے شک ہو کہ پاک ہے یا نہیں؟ تو اس رطوبت کو پاک سمجھے اور اس سے وضو بھی باطل نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۷۵)

جو شخص پیشاب کر لینے کے بعد

۲۴ شک کرے کہ استبراء کیا ہے یا نہیں اور کوئی رطوبت خارج ہو جائے جس کے باسے میں نہ جانتا ہو کہ پاک ہے یا نجس تو اس رطوبت کو نجس سمجھے اور اگر وضو کر چکا ہو تو وہ بھی باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۷۶)

۲۵ شک کرے کہ جو استبراء کیا تھا وہ صحیح تھا یا نہیں اور اس دوران کوئی رطوبت خارج ہو جائے جس کے باسے میں نہ جانتا ہو کہ پاک ہے یا نہیں تو اسے پاک سمجھے اور اس کا وضو بھی باطل نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۷۷)

نجاست اور ان کے احکام



۱۔ انسان اور ہر وہ حیوان جس کا گوشت کھانا حرام ہے اور وہ خون جہندہ رکھتا ہو یعنی اگر اس کی رگ کو کاٹیں تو خون دھار مار کر نکلے تو اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے لیکن وہ چھوٹے حیوانات جو گوشت ہی نہ رکھتے ہوں جیسے مچھر مکھی وغیرہ ان کا فضلہ پاک ہے۔ (مسئلہ ۸۴)

۲۔ جن پرندوں کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا فضلہ (بیضہ نجس ہے) مسئلہ ۸۵
۳۔ نجاست خور حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اسی طرح وہ حیوان جس کے ساتھ کسی انسان نے برا فعل انجام دیا ہو اور وہ بھیہر مہو غنیمت کا دودھ پیا کر پی ہو اور اسی سے اس کا گوشت بنا ہوا ہو یا پیشاب اور پاخانہ بھی نجس ہے۔ (مسئلہ ۸۶)

۴۱۔ پیشاب اور پاخانہ کے احکام

۴. منی کا حکم

نخن جہندہ رکھنے والے حیوان ر یعنی جس کی رگ کاٹنے سے خون اچھل کر نکلتا ہو، کی منی نجس ہے۔

۱۔ نخن جہندہ رکھنے والے حیوان کی لاش نجس ہے۔ البتہ مچھلی چونکہ خون جہندہ نہیں رکھتی لہذا اگر پانی میں مر جائے تب بھی پاک ہے۔ (مسئلہ ۸۸)
۲۔ مرد و حیوان کی وہ اجزاء پاک ہیں جن میں روح نہیں ہوتی جیسے، بال، دانت، وغیرہ بشرطیکہ وہ حیوان نجس العین نہ ہو (جیسے کتا، خنزیر وغیرہ)

۳۔ ہونٹوں اور بدن کی کسی دوسری جگہ سے وہ مختصر چمڑہ جو گرنے والا ہو اگر اسے اتار لیا جائے تو وہ پاک ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ جو چمڑہ ابھی گرنے کی پوزیشن میں نہیں اور اسے اتار بھی نہیں گیا تو اس سے اجتناب اور دوری اختیار کی جائے۔

۴۔ مردار کے احکام

۴۔ وہ دوائیں جو بہہ جانے والی ہوں جیسے شربت، عطر، روغنی چیزیں، پالاش، صابون وغیرہ جو باہر کے ملکوں سے آتی ہیں جب تک ان کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو پاک ہیں۔

۵۔ خون

۱۔ انسان اور ہر وہ حیوان جو نخن جہندہ رکھتا ہو یعنی وہ حیوان جس کی رگ کاٹی جائے تو خون دھار مار کر نکلے اس کا خون نجس ہے البتہ جو جانور خون جہندہ نہیں رکھتے جیسے مچھل اور مچھلی وغیرہ تو ان کا خون پاک ہے (مسئلہ ۹۶)

۲۔ جن حیوانوں کا گوشت کھانا حلال ہے اگر انہیں شرعی طریقے پر ذبح کیا جائے اور معمول کے مطابق خون نکل چکا ہو تو خون بدن میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔ لیکن اگر نکلنے والا خون سانس لینے یا اس کا سر بلند جگہ پر ہونے کی وجہ سے باہر اس کے بدن میں پلٹ جائے تو وہ خون نجس ہے (مسئلہ ۹۷)

خون کے احکام

۳۔ جو خون مرغی کے انڈے میں ہوتا ہے وہ نجس نہیں ہے البتہ اس کا کھانا حرام ہے لیکن اگر اس خون کو انڈے کی زردی کے ساتھ اس طرح ملا دیا جائے کہ خون

باقی نہ رہے تو زردی کے کھانے میں کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۹۸)
 ۹۹۔ جو زرد مادہ، زخم کی حالت بہتر ہونے پر اس کے ارد گرد پیدا ہو جاتا ہے
 اگر اس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ اس میں خون ملا ہوا ہے تو وہ پاک ہے۔

(مسئلہ ۱۰۳)

۱۰۰۔ کتا اور غمزیر، وہ کتا اور سوز جو خشکی میں رستے ہیں نجس ہیں یہاں تک کہ ان کے بال، بڑیاں، پنجے، ناخن
 اور دیگر رطوبتیں بھی نجس ہیں لیکن دبیانی کتا اور سوز پاک ہیں۔ (مسئلہ ۱۰۵)

۱۰۱۔ کافر

۱۰۲۔ جو خدا کا منکر ہو۔

۱۰۳۔ جو خدا کا شریک مانے،

۱۰۴۔ جو حضرت خاتم الانبیاء محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا منکر ہو،
 ۱۰۵۔ جو ضروریات دین (دین کے مسئلہ احکام) مثلاً نماز، روزہ، وغیرہ کا منکر
 ہو یعنی یہ جانتے ہوئے کہ یہ چیز ضروریات دین میں سے ہے اس کا انکار
 کرے اور اس کا انکار خدا یا توحید یا نبوت کے انکار تک پہنچ جائے۔

۱۰۶۔ کافر کے کہتے ہیں؟

(مسئلہ ۱۱۰۲)

۱۰۷۔ کافر کا سارا بدن نجس ہے۔ اس میں اس کے ناخن، بال اور اس
 کے بدن کی رطوبتیں بھی شامل ہیں۔

(مسئلہ ۱۰۷)

۱۰۸۔ اگر نابالغ بچے کے مل یا پ داوا اور داوی کافر ہوں تو وہ بچہ بھی
 نجس ہوگا لیکن اگر ان میں کوئی ایک بھی مسلمان ہو تو وہ بچہ پاک ہوگا۔

(مسئلہ ۱۰۸)

۱۰۹۔ اگر کوئی مسلمان (نحوہ ہائند) بارہ اماموں میں کسی ایک امام کو گالیاں دے
 یا ان سے دشمنی رکھتا ہو تو وہ نجس ہے۔

(مسئلہ ۱۱۰)

کافر کے احکام

و شراب

۱۔ شراب اور ہر وہ چیز جو انسان کو مست کر دے (نشہ آور ہو) اور ذاتی طور پر بہنے والی ہو (مانع ہو) نجس ہے لیکن اگر بھنگ اور چرس کی طرح ہو یعنی خود بہنے والی نہ ہو بلکہ کسی دوسری چیز کے ملانے سے بہنے والی بن جائے تو پاک ہے۔ (مسئلہ ۱۱۱)

۲۔ منقح الکحل یعنی جو دروانہ سے، میز یا اور کرسیاں وغیرہ کو رنگ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اگر انسان کو پہنہ ہو کہ اسے بہنے والی اور مست کرنے والی (نشہ آور) شے سے بنایا گیا ہے تو وہ پاک سمجھی جائے گی۔

شراب کے متعلق احکام

(مسئلہ ۱۱۲)

۳۔ سر کھجور منقح کشش اور ان کے خیر و کو اگر اُبال آجائے تب بھی پاک ہے۔ اور ان کا کھانا حلال ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان سے اجتناب کرے۔ (مسئلہ ۱۱۳)

۴۔ ارفقاع، فناع یعنی وہ شراب جو جو سے بنائی جاتی ہے اور اسے آب جو (جو کا پانی) کہتے ہیں۔ نجس ہے۔ لیکن

جو کا وہ پانی جو طیب کے بتائے ہوئے طریقے پر بنایا جاتا ہے جسے "دارالشعیر" کہتے ہیں وہ پاک ہے۔ (مسئلہ ۱۱۵)

۵۔ نجاست خور اوٹ کا پسینہ، وہ اوٹ جو نجاست کھاتا ہو اس کا پسینہ نجس ہے لیکن کسی اور نجاست خور حیوان کے پسینے

(مسئلہ ۱۱۶)

سے اجتناب مفروضی نہیں

۶۔ انسان کو خود لہجہ ہو ملے کہ فلاں شے نجس ہے لیکن اگر صرف گمان ہو کہ فلاں چیز نجس ہے تو اس گمان پر عمل کر کے اس چیز سے پرہیز کرنا مفروضی نہیں جیسے ہوٹلوں اور قہوہ خانوں کی فلاں شے، (ان کا کھانا گمان کی صورت میں جائز ہے)۔

۷۔ جو چیز کسی کے پاس ہے اور کسی کے ہاتھ میں ہے وہ کہے کہ نجس ہے جیسے کسی کی پوری دانے شوہر سے ان برتنوں وغیرہ کے واسطے میں کہے کہ نجس ہیں جو اس کے قبضے اور اختیار میں ہیں) مرد و عاقل مرد کہیں کہ فلاں چیز نجس ہے نیز اگر ایک عاقل مرد بھی کہے کہ تب بھی احتیاط واجب ہے کہ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

نجاست ثابت ہونے کے
تین طریقے ہیں۔

اس چیز کا حکم جس کے نجس ہونے میں انسان کو شک ہو۔

جو چیز نجس تھی اس کے متعلق انسان شک کرے کہ پاک ہوئی ہے یا نہیں، (نجس ہے)

جو چیز پاک تھی اس کے متعلق انسان شک کرے کہ نجس ہو گئی ہے یا نہیں، (پاک ہے)

(مسئلہ ۱۲۳)

”پاک چیزیں کیسے نجس ہوتی ہیں؟“

اس پاک چیز کا حکم جو کسی نجس چیز سے مل جائے۔

اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک اس طرح تر ہو کہ اس کی نری دوسری چیز کو لگ جائے تو (پاک چیز نجس ہو جائے گی)۔ (مسئلہ ۱۲۵)

اگر نری اتنی کم ہو کہ دوسری چیز کو نہ لگ سکے تو پاک چیز نجس نہیں ہوگی۔

جب شبرہ اور گھی اپنے والی حالت میں ہوں (نجمد نہ ہوں) تو چوں ہی ان کا ذرہ بھر حصہ بھی نجس ہو جائے تو وہ تمام نجس ہو جائیں گے لیکن اگر منجمد حالت میں ہوں تو کچھ حصہ نجس ہونے سے تمام نجس نہیں ہوں گے۔

(مسئلہ ۱۲۹)

”نجاست کے احکام“

ان نجس چیز کا کھانا، پینا حرام ہے، اسی طرح میں نجس چیز چھوئے بچوں کو کھانا حرام ہے۔

وہ ان کے لئے نقصان دہ ہو حرام ہے بلکہ اگر نقصان دہ نہ بھی ہو تب بھی حرام ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔ البتہ جو چیز عین نجس نہیں بلکہ نجس ہو گئی ہو اس کا چھوئے بچوں کو کھانا حرام نہیں (مسئلہ ۱۴۱)

ہر اگر کسی کے گھر کا کوئی حصہ یا فرش (تالین ندی وغیرہ) نجس ہو اور وہ دیکھے کہ اس کے گھر میں آنے والوں کا بدن، لباس یا کوئی اور چیز تری کے ساتھ نجس جگہ سے جا گئی ہے تو ضروری نہیں کہ وہ انہیں بتائے (کہ یہ جگہ نجس تھی)۔ (مسئلہ ۱۴۲)

ہر اگر میزبان کو کھانا کھانے کے دوران معلوم ہو جائے کہ غذا نجس ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کو بتائے لیکن اگر مہمانوں میں سے کسی کو پتہ

نجاست کے احکام

پہل جائے تو ضروری نہیں کہ وہ دوسروں کو بتائے، لیکن اگر وہ ان کے ساتھ اس طرح گھل مل کر رہتا ہو کہ ان لوگوں کے نجس ہونے کی وجہ سے وہ خود بھی نجس ہو جائے گا تو اسے چاہیے کہ کھانے سے فاسخ ہونے کے بعد انہیں بتا دے۔ (مسئلہ ۱۴۵)

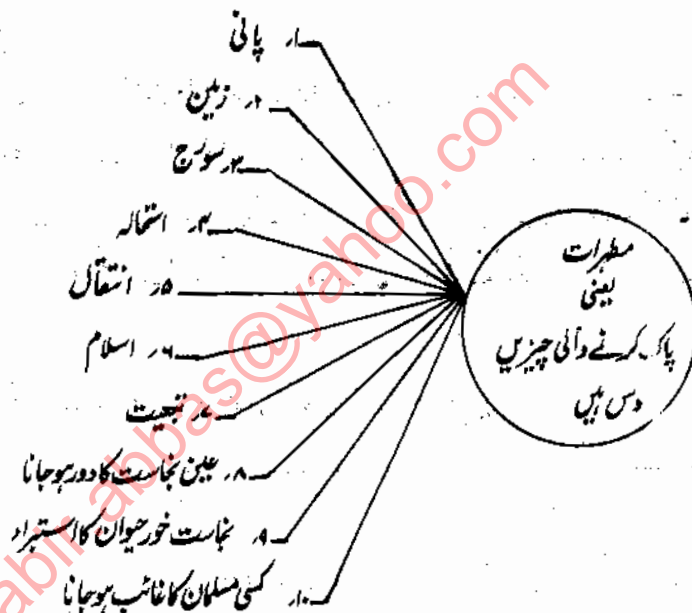
امام خمینی سے استفتاء

س: وہ واشنگ مشین جن میں کیمیکل مواد مثلاً پٹرول اور اس قسم کا دوسری صاف کرنے والا مواد ڈال کر لوگوں کے کپڑے دھوئے جاتے ہیں اور پھر انہیں استری کر لیا جاتا ہے آیا شرعی لحاظ سے پاک ہیں یا نہیں کیونکہ ممکن ہے جو لوگ طہارت و نجاست کا خیال نہیں کرتے ان کے لباس بھی واشنگ مشین میں آگئے ہوں اور عام طور پر اس قسم کے لوگ بھی اپنے لباس ان واشنگ مشینوں میں دھلوانے کے لئے دیتے ہیں؟

ج: پاک ہیں اور مشین کے نجس ہونے کا احتمال (گمان و خیال) کافی نہیں۔



مطہرات اور ان کے احکام



۱۰۔ البتہ تو مخ السائل میں ۱۰ چیزیں ذکر کی گئی ہیں لیکن ان کی تفصیل میں ۱۱ چیزیں بیان کی گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انگوڑ کا پانی اُبلنے کی حالت میں جب کہ اس کا دو تہائی کم نہ ہو اور ایک حصہ باقی نہ رہ جائے اس وقت تک امام غنی کے فتوے کے مطابق نجس نہیں، لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔ (مشلہ ۱۱۳ و ۲۰۲)

مطہرات کے احکام

۱۔ مطلق ہو (مضاف نہ ہو)

۲۔ پاک ہو

۳۔ پانی سے جب نجس چیز کو دھویا ہا ہا ہو تو وہ پانی مضاف نہ ہو جائے اور اس کی بو، رنگ یا ذائقہ، نجاست کے ملنے سے تبدیل نہ ہو جائے۔ ہر نجس چیز کو پانی سے پاک کرنے کے بعد اس میں عین نجاست باقی نہ رہ جائے۔ (مسئلہ ۱۴۹)

۱۔ پانی

پانی چار شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔

*** اگر گندم، چاول، صابن اور اس قسم کی چیزوں کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو انہیں کڑی مقدار پانی میں یا جاری پانی میں غوطہ دیا جائے تو وہ پاک ہو جائیں گی۔ لیکن اگر ان چیزوں کا اندرونی حصہ بھی نجس ہو جائے تو کسی صورت میں پاک نہیں ہو سکتیں۔ (مسئلہ ۱۶۴)

*** اگر چاول، گوشت یا ان کے مثل کسی چیز کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو اسے کسی برتن میں رکھ کر تین مرتبہ پانی ڈالیں اور پانی کو پھینک دیں تو وہ چیزیں پاک ہو جائیں گی اور وہ برتن بھی پاک رہے گا۔ (مسئلہ ۱۶۶)

۱۔ اگر عین نجاست دور کرنے کے بعد نجس چیز کو ایک مرتبہ کڑی پانی یا ہماری پانی میں اس طرح غوطہ دیا جائے کہ پانی تمام نجس حصوں کو گھیرے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی (مسئلہ ۱۵۹)

۲۔ اس بچے کے پیشاب سے کوئی چیز نجس ہو جائے جو شیر خوار ہو اس نے دودھ کے سوا اور کوئی غذا نہ کھائی ہو اور نہ ہی خنزیر کا دودھ پی ہو (مسئلہ ۱۶۱)

۳۔ وہ چیز جو پیشاب کے علاوہ کسی دوسری نجاست سے نجس ہو گئی ہو اور عین نجاست بھی دور ہو چکی ہو۔ (مسئلہ ۱۶۲)

۴۔ وہ نجس چیز جس میں عین نجاست موجود نہ ہو اگر اسے اس ٹونٹی سے ایک مرتبہ دھو لیں جو کڑی پانی سے ملی ہوئی ہو تو وہ پاک ہو جائے گی (مسئلہ ۱۶۷)

۱۔ ایک مرتبہ پانی ڈالنے سے

نجس برتنوں اور دوسری نجس چیزوں کو پاک کرنے کے احکام

۴۔ (دو مرتبہ پانی ڈالنے سے) ... وہ چیز جو پیشاب سے نجس ہو گئی ہو اور اسے قلیل پانی سے دھونا چاہیں تو پہلے اس پر پانی ڈالیں جو بہہ جائے اور اس چیز میں پیشاب باقی نہ رہے تو پھر دوسری مرتبہ ڈالیں تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔ (مسئلہ ۱۴۰)

۵۔ (دو مرتبہ پانی ڈالنے سے) ... اگر نجس برتن کو قلیل پانی سے تین مرتبہ دھونا چاہیے۔ بلکہ اگر پانی اور جاری پانی میں بھی احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ دھوئیں۔ (مسئلہ ۱۵۰)

۶۔ وہ برتن جو شراب سے نجس ہوا ہو اور اسے قلیل پانی میں دھونا چاہیں تو تین مرتبہ دھونا چاہیے۔ لیکن سات مرتبہ دھونا بہتر ہے۔

۷۔ سات مرتبہ پانی ڈالنے سے) ... وہ برتن جس سے خنزیر نے کوئی بہنے والی (مائع) چیز پی لی (مسئلہ ۱۵۲)

۸۔ اس برتن کو جسے کتے نے چاٹ لیا ہو
۹۔ اس برتن سے کتے نے پانی یا کوئی دوسری بہنے والی چیز پی لی ہو

۱۰۔ (خاک اور پانی سے) ... وہ برتن جس میں کتے کے منہ کا پانی گرا ہو، تو ضروری ہے کہ پہلے اسے خاک سے مانجھ لیں پھر دو مرتبہ کڑوا جاری پانی میں یا قلیل پانی میں اسے احتیاط و احباب کے طور پر دھوئیں۔ (مسئلہ ۱۵۰)

۱۱۔ زمین پاک ہو

۱۲۔ زمین خشک ہو

۱۳۔ اگر عین نجاست جیسے خون اور پیشاب یا نجس شدہ چیز جیسے نجس شدہ ٹی اگر پاؤں کے ٹلوے یا جوتے کے نچلے حصے میں لگی ہو تو راستہ چلنے یا پاؤں کے زمین پر گر گرنے سے دور ہو جائے۔ (مسئلہ ۱۸۳)

۱۴۔ زمین

زمین، پاؤں کے ٹلوے اور جوتے کے نچلے حصے

میں کو تین شرائط کے ساتھ پاک کرتی ہے۔

*** پاؤں کے نلوے رجو نجس ہو چکا ہو اور جوتے کے نچلے نجس حصے کو پاک کرنے کے لئے بہتر یہ ہے کہ

(مسئلہ ۱۸۵)

پندرہ قدم یا اس سے کچھ زیادہ چلیں ۔

۱۔ فرش پر

۲۔ چٹائی پر

۳۔ سبزے پر

۴۔ دو مقامات پر محل اشکال ہے

وہ مقامات جہاں پاؤں کا نلوا اور جوتے کا پچھلا حصہ پاک نہیں ہو سکتے ۔

۱۔ چلنے کے علاوہ کسی اور وجہ سے نجس

ہوئے ہوں تو پھر راستہ چلنے سے

پاک ہونا مشکل ہے ۔ (مسئلہ ۱۸۳)

۲۔ ٹنگ سے پختہ کی ہوئی سڑک اور لکڑی کے

فرش پر چلنے سے پاک ہونا مشکل ہے ۔

(مسئلہ ۱۸۴)

۱۔ خاک

۲۔ پتھر

۳۔ اینٹوں وغیرہ کا فرش

بنابرین زمین کی ان سورتوں میں کوئی ایک سورت ہوگی

(مسئلہ ۱۸۳)

سورج

۱۔ زمین

۲۔ مکان

۳۔ وہ چیزیں جو دروازوں اور کھڑکیوں کی طرح مکان

میں نصب ہوں ۔

۴۔ وہ کیل جو دیوار میں ٹھونکی گئی ہو اور اسے مکان کا حصہ

سمجھا جاتا ہو ۔ (مسئلہ ۱۹۱)

۵۔ رنجس پٹائی

۶۔ درخت اور گھاس

سورج کن چیزوں کو پاک کرتا ہے ؟

(مسئلہ ۱۹۲)

(سورج)

۱۔ انجس چیز اس قدر تر ہو کہ اگر کوئی اور چیز اس کے ساتھ لگ جائے تو وہ بھی تر ہو جائے
لہذا اگر وہ خشک ہو جائے تو کسی طرح اسے تر کیا جائے تاکہ سورج اسے
خشک کرے۔

۲۔ اگر زمین بنیاست اس میں موجود ہو تو سورج کی روشنی پڑنے سے پہلے اسے دور
کر دیا جائے۔

۳۔ کوئی چیز انجس جگہ پر سورج کی کرنیں پڑنے میں رکاوٹ نہ بنے، لہذا اگر سورج
پر پڑے یا بادل سے گزر کر انجس چیز پر پڑے تو وہ چیز پاک نہیں ہوگی۔

۴۔ صرف سورج ہی انجس چیز کو خشک کرے لہذا اگر ہوا بھی سورج کے ساتھ اس چیز
کو خشک کرنے میں شریک ہو تو وہ شے پاک نہیں ہوگی۔ لیکن اگر بہت تھوڑی
ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۔ مکان کے جتنے حصے میں بنیاست لگ چکی ہے ایک ہی دفعہ سورج اسے
خشک کرے۔

۶۔ زمین یا عمارت کے باہر یا اندر والے حصے میں جہاں سورج پڑ رہا ہو کوئی اور چیز
جیسے ہوا یا کوئی پاک جسم، حد فاصل نہ ہو۔ (مسئلہ ۱۹۱)

۴۔ استحالہ

س: استحالہ کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر انجس چیز کی جنس اس طرح بدل جائے کہ پاک چیز کی صورت اختیار کر لے تو وہ پاک ہو جاتی ہے اور اسے
استحالہ کہا جاتا ہے جیسے انجس لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا کتانک کی کان میں گر کر نمک بن جائے لیکن اس کی
جنس نہ بدلے جیسے انجس گندم کا آٹا پوا لیس یا اس کی روٹی پکوا لیس تو وہ پاک نہیں ہوگی۔ (مسئلہ ۱۹۵)

۵۔ انتقال

س: انتقال سے کیا مراد ہے؟

ج: اگر انسان کا خون یا کسی ایسے جانور کا خون جو خون جہنہ (رطیکہ کر نکلتے والا خون) رکھتا ہو یعنی جب اس کی رگ

کو کا میں تو خون دھار مار کر نکلتا ہو کسی ایسے حیوان کے جسم میں پھلا جائے جو خون جبندہ نہیں رکھتا اور اسی حیوان کا خون شمار ہونے لگے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (اسے انتقال کہا جاتا ہے) لہذا وہ خون جو جو تک انسان کے بدن سے چوس لے تو چونکہ اس خون کو جو تک کا خون نہیں کہتے بلکہ انسان کا خون کہا جاتا ہے لہذا نجس ہے (مسئلہ ۶۵)۔

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے پھر کو مار ڈالے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ جو خون پھر سے نکلا ہے وہ اس کا وہ خون ہے جسے پھرنے چاہیے یا خود پھر کا ہے تو اس صورت میں وہ خون پاک ہو گا اور یہی حکم ہے اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ پھرنے جو اس کا خون چوسا ہے اب وہ پھر کے جسم کا حصہ شمار ہوتا ہے۔

۱۔ پھر کا خون پاک ہے یا نجس؟
ج: اس کی دو صورتیں ہیں

۲۔ اگر خون چوسنے اور پھر کو مارنے کے درمیان وقت اتنا تھوڑا گزرا ہو کہ اسے انسان کا خون کہا جائے یا یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ پھر کا خون ہے یا انسان کا تو وہ نجس ہو گا۔ (مسئلہ ۶۶)

۳۔ اسلام اگر کافر کلمہ شہادتین پڑھ لے تو وہ مسلمان ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۶۷)

۴۔ ”تبعیت“

۱۔ ”تبعیت“ سے کیا مراد ہے؟

ج: ”تبعیت“ سے مراد یہ ہے کہ کوئی نجس چیز کسی دوسری نجس چیز کے پاک ہونے سے پاک ہو جائے (مسئلہ ۶۸)۔

مثلاً اگر شراب مرکہ بن جائے تو اس کا برتن بھی اس جگہ تک پاک ہو جائے گا جہاں تک جوش کھاتے وقت شراب پہنچی تھی (مسئلہ ۶۹)

۲۔ اگر کسی جانور کا بدن میں نجاست جیسے خون یا نجس چیز جیسے نجس پانی سے آلودہ ہو جائے تو میں نجاست کے دور ہونے کے بعد اس حیوان کا بدن پاک ہو جائے گا اسی طرح انسان کے بدن کا کوئی اندرونی حصہ جیسے منہ کے اندر کا حصہ یا ناک کے اندر کا حصہ مثلاً اگر دانتوں سے خون نکلے لہذا وہ من میں مل کر ختم ہو جائے تو منہ کے اندر کے حصے کا دھنا ضروری نہیں البتہ اگر مصوئی دانت خون دینے سے نجس ہو جائیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ انہیں پاک کیا جائے۔ (مسئلہ ۷۱)

۳۔ میں نجاست کا دور ہو جانا

۴۔ میں نجاست دور ہو جانے کے احکام

۲۔ اگر گرد یا نجس مٹی انسان کے لباس یا فرش پر چاڑھے، اگر دونوں خشک ہوں تو لباس وغیرہ نجس نہیں ہوگا اور اگر گرد و مٹی یا لباس وغیرہ تر ہوں تو جہاں گرد و خاک لگی ہے اسے پاک کیا جائے۔ (مسئلہ ۲۱۹)

۹۔ استبراء

س: نجاست خوار حیوان کے "استبراء" سے کیا مراد ہے؟

ج: اس حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے جو انسان کی نجاست (پاخانہ) کھانے کا عادی ہو چکا ہو۔ اگر اس جانور کو پاک کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ اس کا استبراء کریں۔ یعنی اتنی مدت اس کو نجاست نہ کھانے دی جائے کہ پھر اسے نجاست خوار نہ کہا جاسکے اور اسے پاک غذا کھلائی جائے مثلاً:

نجاست خوار اونٹ کو ۴۰ دن

گائے کو ۲۰ دن

بھیڑ بکری کو ۱۰ دن

مرغانی کو ۷ یا ۵ دن

اور نجاست خوار مرغ کو ۳۰ دن تک نجاست کھانے سے روکا جائے اور انہیں پاک غذا دی جائے۔ (مسئلہ ۲۲۰)

۱۰۔ مسلمان کا غائب ہونا

س: مسلمان کا غائب ہونے کی طرح مطہرات میں سے ہے؟

ج: اگر مسلمان کا بدن، لباس یا کوئی اور شے مثلاً برتن، فرش وغیرہ جو اس کے پاس ہو نجس ہو جائے اور وہ مسلمان شخص غائب ہو جائے تو اگر احتمال ہو کہ اس نے اس شے کو دھو لیا ہوگا یا وہ شے آب جاری میں گر کر پاک ہو گئی ہے تو اس سے اجتناب ضروری نہیں۔ (مسئلہ ۲۲۱)



وضو کے احکام

۱۔ پہلے منہ دھونا، ضروری ہے کہ پیشانی کے اوپر بالوں کے اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں جتنا حصہ انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے درمیان آجائے، دھویا جائے۔ اور اگر اس مقدار کا کچھ حصہ بھی بغیر دھونے کے رہ جائے تو وضو باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۳۷)

۲۔ دایاں ہاتھ } چہرے کے دھونے کے بعد پہلے دائیں ہاتھ اور
پھر بائیں ہاتھ کو کہنی سے لے کر انگلیوں کے سروں
تک دھویا جائے۔ (مسئلہ ۲۴۷)

۳۔ بائیں ہاتھ }
۴۔ سر کا مسح، دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد وضو کے پانی کی اس تری سے جو ہاتھ میں باقی رہ گئی ہے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ سر کا مسح دائیں ہاتھ سے کیا جائے یا اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔ (مسئلہ ۲۴۹)

۵۔ دائیں پاؤں کا مسح }
۶۔ بائیں پاؤں کا مسح } ساتھ جو ہاتھوں میں رہ گئی ہے۔ دونوں پاؤں کے اوپر
دائیں حصے پر پاؤں کی کسی ایک انگلی کے سرے سے
کہ پاؤں پر ابھری ہوئی جگہ تک مسح کرے (ہاتھ پھیرے)
(مسئلہ ۲۵۲)

*** اگر ممکن ہو تو وضو کا طریقہ پڑھ لینے کے بعد ایک بار وضو کر لیا جائے تاکہ عملی طور پر واضح ہو جائے۔

س وضو کیسے کیا
جاتا ہے ؟
ج :

۱۔ چہرے اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا واجب ہے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے تو وضو باطل ہے (مسئلہ ۲۴۳) **والبتہ** اگر اوپر سے نیچے کی طرف پانی ڈالنے کا ارادہ ہو لیکن پانی برعکس بہہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

دختر السید ج ۱ ص ۲۱ (مسئلہ ۲) ***

۲۔ اس بات کا یقین حاصل کرنے کے لئے کہ پوری کھنٹی دھوئی گئی ہے کھنٹی سے اوپر تھوڑا سا حصہ دھولے (مسئلہ ۲۴۶)

۳۔ جو شخص چہرہ دھونے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو کھنٹی تک دھولے تو وضو کے وقت انگلیوں کے سروں تک دھوئے اور اگر صرف کلائی تک دھوئے تو اس کا وضو باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۴۷)

چند ضروری مسائل

۴۔ وضو میں چہرہ اور ہاتھوں کو ایک مرتبہ دھونا واجب اور دوسری مرتبہ مستحب اور تیسری مرتبہ یا زیادہ مرتبہ حرام ہے۔ (لیکن اگر وضو کے ارادہ کے بغیر چند مرتبہ پانی ڈالے اور بعد میں وضو کے ارادہ سے ہاتھ کھینچے تو اشکال نہیں ہے)

۵۔ سر اور پاؤں کا مسح کرتے وقت ضروری ہے کہ ہاتھوں کو ان پر پھیرے اور اگر ہاتھ کو ایک جگہ ہی رکھے اور سر یا پاؤں کو کھینچے تو وضو باطل ہے لیکن اگر ہاتھ کو پھیرے کھینچتے وقت سر یا پیر تھوڑا سا حرکت کریں تو کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۲۵۵)

۶۔ مسح کرنے کی جگہ خشک ہونی چاہیئے اور اگر اتنی تر ہو کہ تھیلی کی تری

”مسح کے مسائل“

اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطل ہے (مسئلہ ۲۵۶)

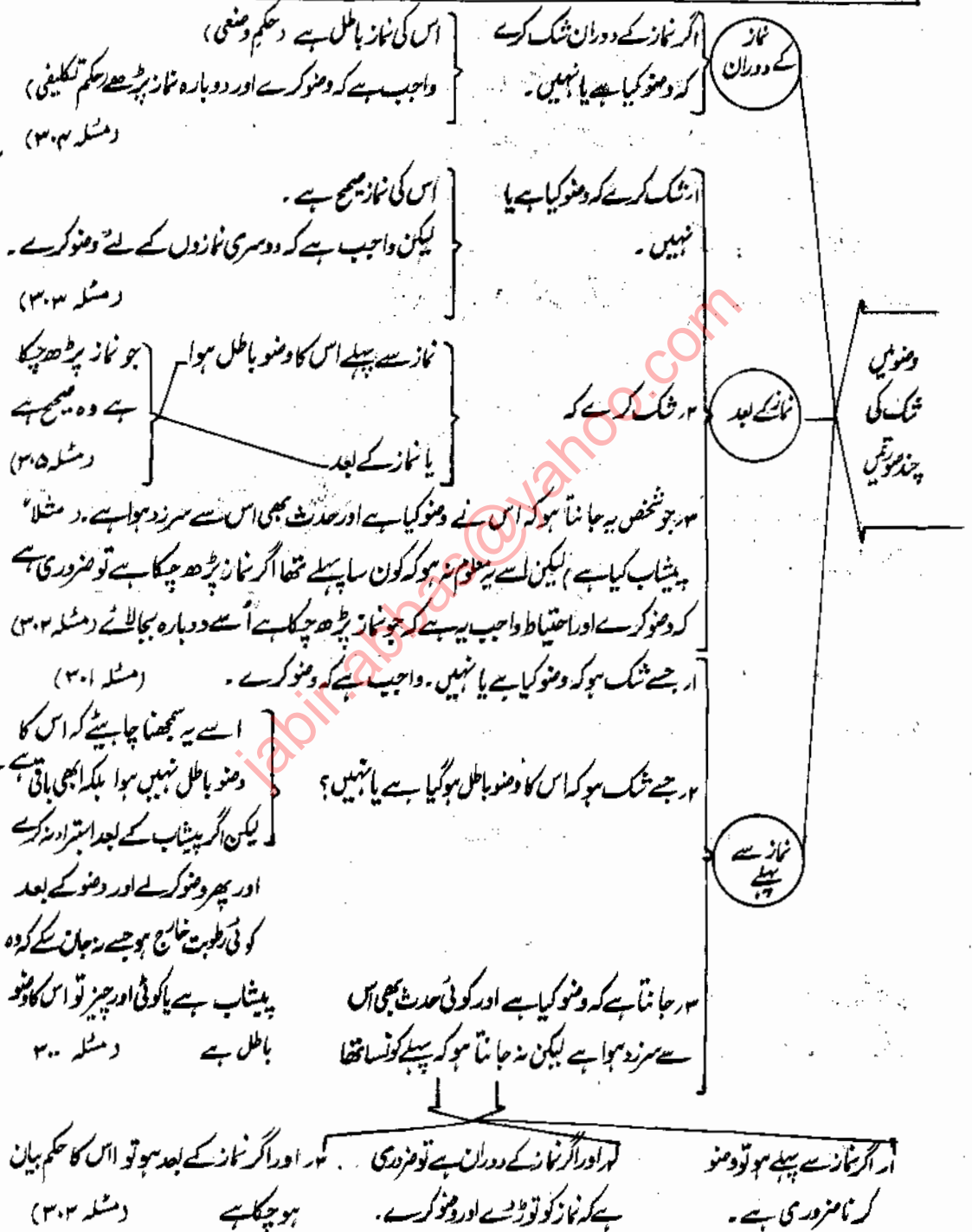
۷۔ اگر مسح کرنے کے لئے تھیلی میں تری باقی نہ رہے تو ہاتھ کو نہ پانی سے تر نہیں کر سکتا بلکہ ضروری ہے کہ وضو کے دوسرے اعضاء سے تری لے کر اس سے مسح کرے۔ (مسئلہ ۲۵۷)

وضو کے احکام

۳۷

- وضو کے صحیح ہونے کی شرائط ۱۳ میں :-
- ۱۔ وضو کا پانی پاک ہو
 - ۲۔ پانی مطلق ہو، (مضاف نہ ہو)
 - ۳۔ وضو کا پانی مباح ہو (غصبی نہ ہو)
 - ۴۔ وضو کے پانی والا برتن مباح ہو (حلال)
 - ۵۔ جس برتن میں وضو کا پانی ہو وہ سونے اور چاندی کا نہ ہو۔
 - ۶۔ وضو کے اعضا دھونے اور مسح کرنے کے وقت پاک ہوں۔
 - ۷۔ وضو اور نماز کے لئے وقت کافی ہو۔
 - ۸۔ قصد قربت کے ساتھ خدا کا حکم بجالانے کی غرض سے وضو کرے۔
 - ۹۔ وضو کے افعال کو ترتیب کے ساتھ بجالائے۔
 - ۱۰۔ وضو کے کاموں کو یکے بعد دیگرے (پہلے پہلے) انجام دے۔
 - ۱۱۔ وضو کے افعال خود بجالائے کوئی اور اسے وضو نہ کروائے۔
 - ۱۲۔ پانی کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔
 - ۱۳۔ وضو کے اعضا میں کوئی مانع یا رکاوٹ ایسی نہ ہو جس کی وجہ سے ان پر پانی نہ پہنچ سکے۔

جو حضرات وضو کے وقت کی دعائیں یاد کریں اور پڑھیں تو وہ مشد ۴۶۴ کی طرف رجوع کریں۔



- ۱۔ اتمام واجب نمازوں کے لئے، سوائے نماز جنازہ کے
- ۲۔ بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کے لئے، وجب کھان کے اور نماز کے درمیان کوئی حدیث واقع ہو یا مثلاً نماز کے بعد پیشاب کیا ہو۔
- ۳۔ خانہ کعبہ کے واجب طواف کے لئے۔
- ۴۔ اگر وضو کرنے کی نذر کی ہو یا قسم کھائی ہو یا عہد کیا ہو۔
- ۵۔ اگر نذر کی ہو کہ بدن کے کسی حصے کو قرآن سے مس کرے گا۔
- ۶۔ رنج شدہ قرآن کو پاک کرنے کے لئے، لیکن اگر وضو کرنے میں اتنا وقف لگ جائے جس میں قرآن کی بے حرمتی ہوتی ہو تو وضو کے بغیر ہی قرآن کو فوراً بیت الخلاء سے باہر لگانا واجب ہے۔ (مسئلہ ۳۱۶)

۶ چیزوں کے لئے
وضو کرنا واجب ہے

قرآن مجید کے حروف کو مس کرنا، یعنی بدن کے کسی حصے کا قرآن کے حروف سے لگانا جب کہ وضو نہ ہو تو حرام ہے لیکن اگر قرآن کا فارسی یا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کیا گیا ہو تو اسے مس کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۳۱۷)

- ۱۔ پیشاب
- ۲۔ پاخانہ
- ۳۔ معدہ اور آنتوں کی ہوا (ریح) جو پاخانے کے مقام سے خارج ہو۔
- ۴۔ ایسی نیند جس کی وجہ سے آنکھ دیکھ نہ سکے اور کان کچھ نہ سن سکیں۔ لیکن اگر آنکھ نہ دیکھ سکے البتہ کان سن سبے ہوں تو وضو باطل نہیں ہوگا۔
- ۵۔ عقل کو زائل کرنے والی چیزیں مثلاً دوا لگی مستی اور بے ہوشی،
- ۶۔ رنحوں (استحاضہ) یہ مسئلہ عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے۔
- ۷۔ ہر وہ کام جس کے لئے غسل واجب ہوتا ہے جیسے جنابت وغیرہ۔

۷ چیزیں وضو کو باطل
کر دیتی ہیں۔

اگر کوئی شخص نماز کے وقت ہونے سے پہلے اس قصد و ارادے سے کہ پاک اور باطہارت ہے وضو کرے یا غسل کرے تو صحیح ہے اور اگر نماز کے وقت کے قریب قریب اپنے آپ کو نماز کے لئے تیار اور آمادہ کرنے کی نیت سے نماز کے لئے وضو کرے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۳۲۰)

۱۔ "جبیرہ" کے کہتے ہیں! وہ چیز جس سے زخم لڑی ہوئی ہو یا بڑی کو باندھا جاتا ہے اور وہ دوائی جو زخم و مزیدہ پر لگائی جائے جس سے جبیرہ کہتے ہیں۔

۲۔ وضو جبیرہ کے احکام

۳۔ زخم یا جبیرہ بخمس جو۔

۴۔ اسے نہیں کھولا جاسکتا۔

۵۔ اسے کھولا جاسکتا ہو۔

۱۔ اس کے لئے پانی نقصان دہ نہیں ہے۔ تو معمول کے مطابق وضو کرے (مشکوٰۃ ۴۴۳)

۲۔ زخم چمچے یا تھپایا پاؤں میں ہو۔ زخم کے اطراف کو دھوئے اور تھپا تھپا کر رکھئے۔ (مشکوٰۃ ۴۲۸)

۳۔ زخم غمڑے کے گھسے یا پاؤں پر ہو اور ان پر مس بھی نہ کر سکتا ہو۔

۱۔ اس پر کپڑا رکھ کر کھاتا ہو۔ تو ایسا ہی کرے اور اسی چمچ کرے اور احتیاط واجب ہے کہ کپڑا بھی نہ کرے۔ (مشکوٰۃ ۴۲۸)

۲۔ اسی چمچ کپڑا پر (پانی نہ رکھ سکتا ہو۔) فردی ہے کہ وضو کی بجائے تیمم کرے۔ (مشکوٰۃ ۴۲۸)

۳۔ اور بہتر ہے کہ ایک وضو مس کے بغیر بھی کرے۔ (مشکوٰۃ ۴۲۸)

۱۔ کوئی تکلیف اور مزہ نہیں پہنچتا۔ کھول لے اور وضو کرے (مشکوٰۃ ۴۲۷)

۲۔ زخم غمڑے اور زخم چمچے اور ہاتھوں میں ہے۔ اگر تھپا تھپا مس فرما کر وضو کرے کہ تر تھپا اس پر رکھئے۔ (مشکوٰۃ ۴۲۸)

۳۔ جبیرہ پاک ہو اور زخم پاک پانی سینا ملن ہو اور زخم سے تکلیف بھی نہ ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ پانی زخم تک نہ پہنچا جائے۔ (مشکوٰۃ ۴۲۸)

۴۔ اس پر پانی ڈال سکتا ہو اور پانی کا سینا نہ ضرر اور تکلیف کا باعث نہ ہو تو واجب ہے کہ پانی ڈالے اور پانی کو زخم تک نہ پہنچائے۔ (مشکوٰۃ ۴۲۹)

۵۔ پانی نقصان دہ ہے یا پانی ڈالنا ملن نہیں۔ ضروری ہے کہ زخم کے اطراف کو دھوئے اور اگر جبیرہ پاک ہو تو اس کے اوپر ہی کرے اور یہ بھی نہ ہو سکتا۔ (مشکوٰۃ ۴۲۹)

۶۔ ہو تو پاک کپڑا رکھ کر اس پر مس کرے۔ (مشکوٰۃ ۴۲۹)

۱۔ رپانی مضر ہو، اگر پانی پوسے ہاتھ اور چہرے کے لئے مضر ہو تو يتم کرنا چاہیئے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضوئے جبیرہ بھی بجالائے (مسئلہ ۳۳۶)

۲۔ وضو یا غسل کے مقام پر کوئی ایسی چیز چٹھی ہوئی ہو جسے دور کرنا ممکن نہ ہو یا اسے ہٹانا اتنی مشقت کا باعث ہو کہ جو نا قابل برداشت ہو، مضر ہی ہے کہ جبیرہ کے حکم کے مطابق عمل کرے۔ (مسئلہ ۳۳۸)

۳۔ اگر وضو کے مقامات میں سے کسی جگہ فصد کھلوا یا ہو اور اس پر پانی بھی نہ ڈالا جاسکتا ہو یا پانی اگر اس کا منہ بند کیا ہوا اس جگہ کے لئے مضر ہو۔ ہو تو ”جبیرہ“ کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۳۳۷)

۴۔ اگر اس کا منہ معمولی طور پر کھلا ہو تو اس کے ارد گرد کا حصہ دھو لینا کافی ہے۔

اعضاء وضو اور غسل میں ”جبیرہ“ کے علاوہ دیگر موانع

س: اگر چہرے یا ہاتھوں پر کئی جبیرے ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج: مضر ہی ہے کہ ان کے درمیان والے حصے کو دھوئے اور اگر جبیرے سر میں یا دونوں پاؤں پر ہوں تو مضر ہی ہے کہ ان کے درمیان والے حصے کا مسح کرے اور جہاں جبیرہ ہے وہاں جبیرے کے احکام پر عمل کرے۔ (مسئلہ ۳۳۴)

غسل جبیرہ کا کیا طریقہ ہے؟

وضوئے جبیرہ کی طرح ہے لیکن غسل کو ترتیبی طور پر بجالانا چاہیئے اور اگر غسل ارتکاسی کرے تو باطل ہے۔ (مسئلہ ۳۳۹)

۴۴

ومنو جبیرہ کے احکام - غسل

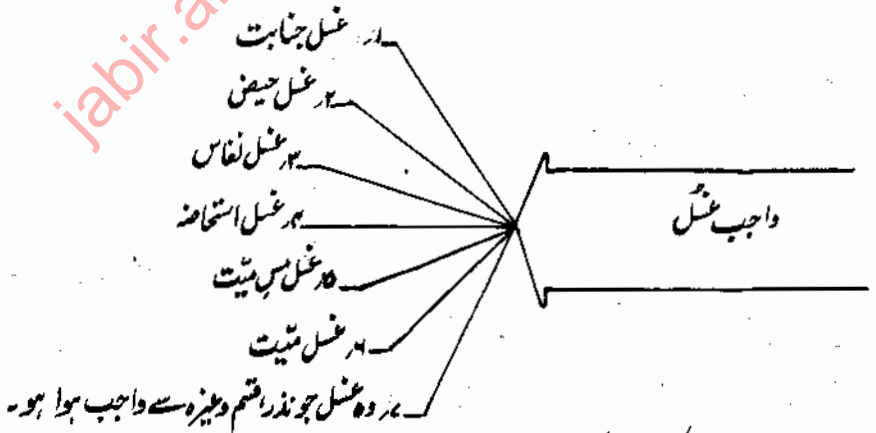
درس نمبر ۲۲

تیمم جبیرہ کا کیا طریقہ ہے۔
جس شخص کا وظیفہ تیمم کرنا ہو اگر تیمم کی کسی جگہ پر زخم یا پھوڑا یا شکستگی (بڑی ٹوٹی ہوئی) ہو تو ومنوئے
جبیرہ کی طرح تیمم جبیرہ بجالائے۔

(مسئلہ ۳۴۰)

مسائل بیان کرنا والے شخص کو چاہیئے کہ اپنی کلاس کے شاگردوں کو اچھی طرح یاد کروانے کے لئے ایک
مرتبہ پوری طرح ومنو جبیرہ کر کے دکھائے۔

غسل



س: جنابت کی علامت کیا ہے؟

ج: اگر کوئی رطوبت انسان سے خارج ہوا اور نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا پیشاب ہے [ار شہوت کے ساتھ نکلے

یا کوئی چیز تو اگر اس رطوبت میں یہ تین علامتیں پائی جاتی ہوں تو وہ منی ہے (البتہ ۱) ہر ٹپک کر نکلے

مرغض اور طہارت سے صرف شہوت کی وجہ سے رطوبت خارج ہو تو وہ جنب ہوں گے (۲) ہر اس کے خارج ہونے کے بعد بدن پر جالوسہ

غسل ترتیبی میں نیت کرتے ہی پہلے سر اور گردن کو
اور اس کے بعد پہلے بدن کے دائیں حصے اور پھر بائیں
حصے کو دھوئے اور اگر عمداً یا بھول کر یا مساجد جاننے
کی وجہ سے مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق عمل نہ
کرے تو اس کا غسل باطل ہے۔

(مسئلہ ۳۶۱)

غسل ارتماسی میں اگر غسل ارتماسی کی نیت سے بتدریج
پانی میں چلا جائے یہاں تک کہ سارا بدن پانی کے اندر
چلا جائے تو اس کا غسل صحیح ہے البتہ احتیاط یہ ہے
کہ ایک ہی دفعہ غوطہ لگائے۔

(مسئلہ ۳۶۲)

س: جو شخص غسل جنابت کر چکا ہے کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے وضو بھی کرے؟
ج: جس نے غسل جنابت کیا ہو اسے نماز پڑھنے کے لئے وضو نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن غسل جنابت
کے علاوہ کسی اور غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتا بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔ (مسئلہ ۳۹۱)

ترتیبی

ارتماسی

غسل کی دو قسمیں ہیں



جنابت کے احکام

۱۔ بدن کا کوئی حصہ قرآن کے حروف یا خدا کے نام کے

ساتھ مس کرنا، اسی طرح احتیاط واجب یہ ہے آئینہ یا رو

آئہ معصومین علیہم السلام کے اسما گرامی سے بھی مس نہ کرے۔

۲۔ مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ میں داخل ہونا، خواہ ایک دروازے

سے داخل ہو اور دوسرے دروازے سے نکل جائے۔

۳۔ دوسری مسجد میں ٹھہرنا، لیکن اگر ایک دروازے سے

داخل ہو اور دوسرے دروازے سے نکل جائے یا کوئی

چیز اٹھانے کے لئے جائے تو کوئی حرج نہیں اور احتیاط

واجب ہے کہ آئہ اطہار کے حرم مطہر میں بھی نہ ٹھہرے

۴۔ مسجد میں کسی چیز کا رکھنا۔

۵۔ ان صورتوں کی تلاوت کرنا، جن میں سجدہ واجب

ہے۔ (قرآن کے ۳۲ ویں سورہ (الم تنزیل)

۱۔ ۳۲ ویں " (حم سجدہ)

۲۔ ۵۳ ویں " (النجم)

۳۔ ۹۶ ویں " (اقرار)

جنب والے شخص

پر پانچ چیزیں

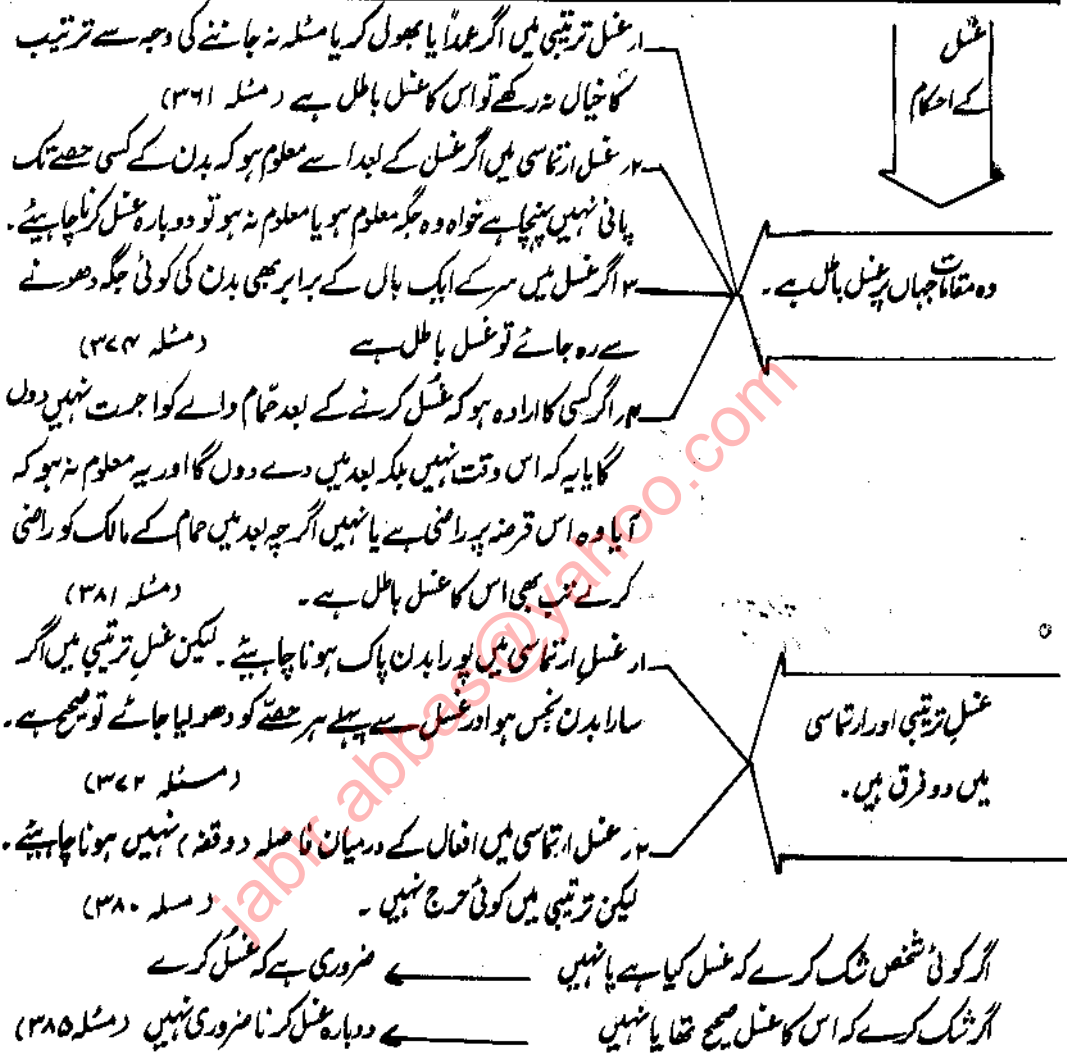
حرام ہیں :-

(مسئلہ ۳۵۵)

جنابت کے احکام

۴۵

غسل
کے احکام





۱۔ وضو کے بدلے میں
۲۔ غسل کے بدلے میں

۳۔ (نیت) البتہ ضروری ہے کہ معین کرے کہ غسل کے بدلے میں ہے یا وضو کے بدلے میں (مسئلہ ۷۰۵)

۴۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر ایسی چیز پر مارنا جس پر تیمم صحیح ہے۔
۵۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو تمام پیشانی اور اس کے دونوں اطراف پر سر کے بال اگنے کی جگہ سب سے اوپر وائے حصے تک کھینچنا، احتیاطاً واجب ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں ابروؤں کے اوپر بھی کھینچنا ضروری ہے۔
۶۔ ہر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پوری پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پوری پشت پر کھینچنا۔

۷۔ تیمم میں ضروری ہے کہ پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں ہاتھوں کی پشت پاک ہو۔ (مسئلہ ۷۰۶)

۸۔ انسان کو چاہیے کہ تیمم کرنے کے لئے ہاتھ سے انگوٹھی اتار دے (مسئلہ ۷۰۷)۔
۹۔ اگر غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو پھر نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے لیکن اگر کسی اور غسل کے بدلے تیمم کرے تو وضو ضروری ہے لیکن اگر وضو نہ کرے تو ایک اور تیمم وضو کے بدلے کرے۔ (مسئلہ ۷۰۸)

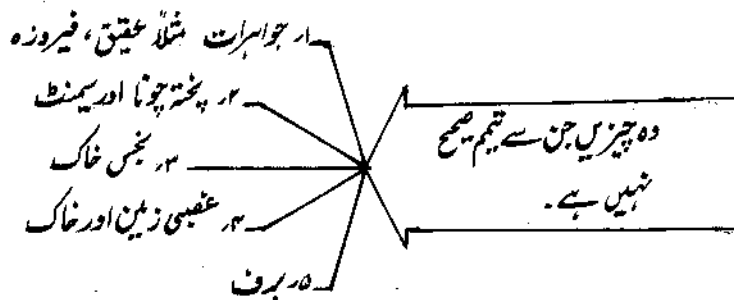
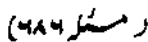
۱۰۔ اگر پانی نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور عذر کی بنا پر تیمم کرے تو عذر ختم ہونے کے بعد اس کا تیمم باطل ہے۔ (مسئلہ ۷۰۹)

تیمم کی دو قسمیں ہیں
تیمم کا طریقہ

تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں
(مسئلہ ۷۰۰)

تیمم کے احکام

(ومثل ۷۸۴)



تحریر الوسیلہ جلد ۱ ص ۱۰۹ مسئلہ ۴۴

تیمم کے احکام

۴۸

۳۔ وضو یا غسل کی مقدار میں پانی مہیا ہونا ممکن نہ ہو (مسئلہ ۴۳۸)۔
 ۴۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے یا بچہ اور درندے وغیرہ کے ڈر سے یا
 کنویں سے پانی نکلنے کے وسائل نہ ہونے کی وجہ سے پانی حاصل نہ
 کر سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ تیمم کرے۔ اسی طرح اگر پانی کا حصول اس قدر
 سخت ہو جو ناقابل برداشت ہو تو تیمم کرنا چاہیے (مسئلہ ۴۶۹)۔
 ۵۔ اگر پانی کے استعمال سے جان کا خطرہ ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ پانی کے
 استعمال سے کوئی بیماری یا بدن میں عجیب لگ جانے کا یا موجودہ بیماری
 طول پکڑے گی یا شدت اختیار کرے گی یا اس کا علاج مشکل ہو جائے گا۔
 (مسئلہ ۴۶۹)

۶۔ اگر اندیشہ ہو کہ اگر موجودہ پانی وضو یا غسل کے لئے استعمال کر لیا تو
 خود یا بیوی بچے یا اس کے دوست یا وہ افراد جو اس سے تعلق رکھتے ہیں جیسے
 نوکر یا کنیز وغیرہ پیاس سے مر جائیں گے یا بیمار ہو جائیں گے یا اتنے پیاس سے
 ہوں گے کہ جس کا برداشت کرنا ان کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہوگا یا ایسے
 ممالک یا زمینیں حاصل پر کھانے کے لئے تفتیش نہیں کیا جاتا جیسے گھوٹا پتھر وغیرہ کے
 تلف اور کم ہو جانے کا ڈر ہو یا پیاس سے مر جانے کا اندیشہ ہو اسی طرح اگر کوئی
 ایسا شخص جس کی جان بچانا واجب ہو اور وہ خطرے میں ہو۔ (مسئلہ ۴۷۴)۔
 ۷۔ جس شخص کا بدن یا لباس نجس ہے اور تھوڑا سا پانی اس کے پاس ہے کہ
 اگر اس پانی سے وضو یا غسل کرے تو بدن یا لباس دھونے کے لئے پانی
 نہیں بچے گا۔ (مسئلہ ۴۷۴)

۸۔ اگر اس پانی یا برتن کے سوا کوئی اور پانی یا برتن موجود ہو جس کو استعمال
 کرنا حرام ہے۔ (مسئلہ ۴۷۴)۔
 ۹۔ جب وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے تو پوری نماز یا نماز کا کچھ حصہ
 وقت گزر جانے کے بعد پڑھنا پڑے گا۔ (مسئلہ ۴۷۸)

۱۰۔ موارد میں وضو اور غسل
 کے بدلے تیمم کرنا ضروری ہے

موت

جو مسلمان حالت احتضار میں ہے یعنی ہاں کنی کے عالم میں ہے تو واجب ہے کہ اُسے چت لٹایا جائے اس طرح کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں،

(مسئلہ ۵۳۳)

شیعہ اثنا عشری مسلمان (جو بارہ اماموں کو مانتا ہو) کا غسل، کفن، نماز جنازہ اور دفن، ہر ایک واجب ہے اگر بعض افراد یہ امور انجام دے دیں تو دوسروں سے یہ ذمہ داری ساقط ہو جائے گی اور اگر کوئی بھی انجام نہ دے تو سب گنہگار ہوں گے۔ اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جو مسلمان شیعہ اثنا عشری نہیں اس کا حکم بھی یہی ہے۔

(مسئلہ ۵۴۲)

واجب ہے کہ میت کو تین غسل دیں۔ ہر ایسے پانی کے ساتھ جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں۔ ہر ایسے پانی کے ساتھ جس میں کافور ملا ہو۔

(مسئلہ ۵۵۰)

غسل میت کا طریقہ: غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک غسل ترتیبی ممکن ہو میت کو غسل ازکامی نہ دیا جائے اور احتیاط مستحب ہے کہ غسل ترتیبی میں بدن کے تنوں حصول کو پانی میں غوطہ نہ دیا جائے بلکہ ان کے اوپر ہی پانی ڈالا جائے۔

(مسئلہ ۵۶۵)

اگر کوئی شخص کسی مردے کو جو کہ سرد ہو چکا ہو اور ابھی اسے غسل بھی نہ دیا گیا ہو مس کرے یعنی اپنے بدن کے کسی حصے کو اس سے لگائے تو اسے غسل مس میت کرنا واجب ہے۔۔۔ یہاں تک کہ اگر ناخن اور ہڈی بھی میت کے ناخن اور ہڈی سے لگ جائے تو بھی غسل کرنا ضروری ہے (مسئلہ ۵۶۱)

مختصر

غسل میت

موت کے متعلق
چند مسائل

غسل مس
میت

۷۷۰ جس مُردے کا پورا جسم ابھی ٹھنڈا نہ ہوا ہو تو اُسے مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا خواہ اس جگہ کو مس کرے جو ٹھنڈی ہو چکی ہے۔

(مسئلہ ۵۲۲)

مسلمان کی میت پر نماز پڑھنا واجب ہے خواہ پچھ ہی کیوں نہ ہو البتہ اس بچے کے ماں باپ (دولوں) یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور وہ پچھ پورے چھ سال کا ہو چکا ہو۔



(مسئلہ ۵۹۴)

شہید کے متعلق امام سے چند استفتاءات

س ۱: جو شخص حتیٰ و باطل کی جنگ میں محاذ پر شہید ہو جائے آیا اس کو غسل دینا واجب ہے یا نہیں؟
ج: بسمہ تعالیٰ۔ میدان جنگ میں شہید ہونے والے کا غسل و کفن واجب نہیں اور باقی تمام مسلمان شہداء کا حکم عام مسلمانوں جیسا ہے۔

س ۲: کس حالت میں شہید کو اس کے لباس کے ساتھ دفن کر دینا کافی ہے؟
ج: بسمہ تعالیٰ۔ میدان جنگ میں شہید ہونے والے کے لئے کفن کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں ان کے انہی کپڑوں میں ہی نماز کے بعد دفن کر دیا جائے۔

س ۳: جو شخص دشمن اسلام کی طرف سے شہروں پر بمباری کی وجہ سے شہید ہو جائے۔ کیا اسے غسل دینا واجب ہے یا نہیں؟
ج: بسمہ تعالیٰ۔ انشاء اللہ اگرچہ اسے شہید کا ثواب ملے گا لیکن اس کا غسل ساقط نہیں۔

س ۱: اگر شہید ہو کہ شہید ہونے والا مجاہد مقابلے میں (گھسان کی لڑائی میں) شہید ہوا ہے یا اس کے بعد تو اس کو غسل دینا واجب ہے یا نہیں؟
ج: اگر ایسی واضح نشانیاں موجود ہوں جن سے پتہ چلتا ہو کہ میدان جنگ میں شہید ہوا ہے تو اس کا غسل و کفن قاطع ہے ورنہ ساقط نہیں (غسل و کفن دینا جائزے گا)

س ۲: جو شخص فوجیوں کو سامان پہنچانے اور ان کی خدمت و تعاون کی غرض سے یا تبلیغ دین کرنے کے لئے محاذ پر جائے اور شہید ہو جائے تو اس کو غسل و کفن دینا واجب ہے یا نہیں؟
ج: لبہم قائلے۔ اگر میدان جنگ میں مارا جائے تو دیگر شہیدوں جیسا حکم رکھتا ہے۔

س ۳: شہید کے بدن کو مس کرنے سے کس صورت میں غسل واجب ہوتا ہے اور کس حالت میں غسل کرنا ضروری نہیں ہے؟
ج: لبہم قائلے۔ جو شخص میدان جنگ میں شہید ہو جائے اس کے بدن کو مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

س ۴: وہ افراد جو محاذ پر یا میدان جنگ میں کسی فائرنگ میں شہید ہو جائیں آیا انہیں غسل و کفن دینا ضروری ہے یا نہیں؟
ج: جو شخص میدان جنگ یا محاذ پر شہید ہو جائے اس کا غسل و کفن ضروری نہیں اور اس کو مس کرنے سے بھی غسل واجب نہیں ہے اور اگر محاذ کے علاوہ کہیں شہید ہوا ہو تو اس کا غسل و کفن بھی واجب ہے اور اسے مس کرنے سے بھی غسل واجب ہوگا۔

نماز میت کا طریقہ

نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں اگر نماز پڑھنے والا پانچ تکبیروں کو درج ذیل ترتیب کے ساتھ پڑھے تو کافی ہے۔
ار میت اور پہلی تکبیر کے بعد یہ کہے :-

اشھد ان لا الہ الا اللہ، وان محمد ارسول اللہ۔
۲۔ دوسری تکبیر کے بعد کہے ۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد ----
۳۔ تیسری تکبیر کے بعد یہ کہے ۔

اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات ----
۴۔ چوتھی تکبیر کے بعد اگر میت مرد کی ہو تو یہ کہے ۔ اللھم اغفر لھذا المیت ----
اور اگر میت عورت کی ہو تو یہ کہے ۔ اللھم اغفر لھذا المیت ----
۵۔ اس کے بعد پانچویں تکبیر کہے ، نماز پوری ہو جائے گی۔ (مسئلہ ۶۰۸)

نماز میت کے احکام

*** نماز میت ، اسے غسل اکفن اور حنوط کرنے کے بعد پڑھی جائے اور اگر ان سے پہلے یا ان کے درمیان پڑھی جائے خواہ بھول کر یا مسئلہ جاننے کی وجہ سے ہو تو کافی نہیں (مسئلہ ۵۹۵)

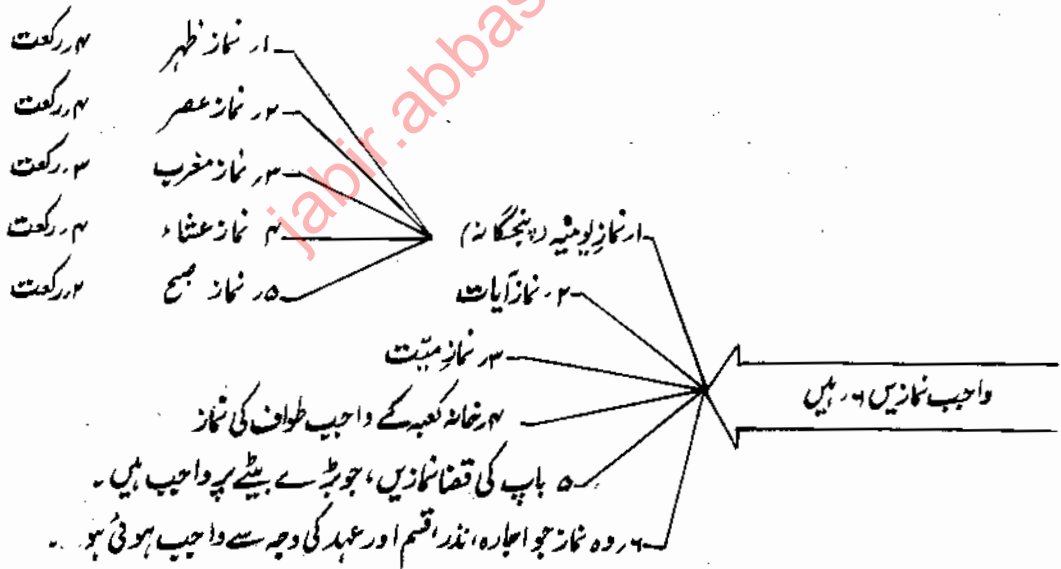
*** جو شخص نماز میت پڑھنا چاہتا ہے تو ضروری نہیں کہ اس نے وضو، غسل یا یتیم کیا ہو اور اس کا بدن اور لباس پاک ہو اگر اس کا لباس غصبی بھی ہو تب بھی کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ تمام چیزیں جو باقی نمازوں میں ضروری ہیں نماز جنازہ میں ان سب کا خیال رکھے۔ (مسئلہ ۵۹۶)

*** نماز جنازہ پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ رو بہ قبلہ ہو اور یہ بھی واجب ہے کہ میت کو اس کے سامنے اس طرح چٹ لٹایا جائے کہ میت کا سر نماز پڑھنے والے کی دائیں طرف اور اس کے پاؤں بائیں طرف ہوں۔

(مسئلہ ۵۹۰)

*** اگر میت نے وصیت کی ہو کہ فلاں شخص اس کی نماز جنازہ پڑھائے تو امتیاط واجب یہ ہے کہ وہ شخص ولی میت سے اجازت لے اور میت کے وارث پر بھی واجب ہے کہ اسے اجازت دے (مسئلہ ۶۰۵)

نماز



(مخصوص) لکڑی یا اس قسم کی چیز کو سیدھا ہموار زمین میں گاڑ دیا جائے تو جب سورج اس پر پڑے اور اس کا سایہ بہت ہی تھوڑی حد تک پہنچ جائے اور دوبارہ مشرق کی طرف بڑھا شروع ہو جائے تو وہ زوال (ظہر شرعی) کا وقت ہے اور وقت ظہر سے لے کر نماز ظہر کے پڑھ لینے کی مقدار تک نماز ظہر کا مخصوص وقت ہے۔ (مسئلہ ۲۹، اور ۳۱)

(مشترک) نماز ظہر کے مخصوص وقت اور نماز عصر کے مخصوص وقت کے درمیان والا حصہ نماز ظہر اور نماز عصر کا مشترک وقت ہے (مسئلہ ۳۱)

(مخصوص) جب مغرب سے اتنا وقت باقی رہ گیا ہو کہ فقط نماز عصر پڑھی جاسکتی ہو۔

(مشترک) ظہر و عصر کے مخصوص اوقات کے درمیان والا حصہ۔

(مخصوص) جب مشرقی طرف کی سرخی جو غروب آفتاب کے وقت نمودار ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے تو وہ مغرب کا وقت ہے (مسئلہ ۳۵)

اور نماز مغرب کا مخصوص وقت، ابتداء مغرب سے اس وقت تک ہے جب مغرب کی تین رکعتوں کے پڑھنے کی مقدار میں وقت باقی ہو، (مسئلہ ۳۶)

(مخصوص) جب آدھی رات سے اتنا وقت باقی رہ جائے کہ صرف نماز عشاء پڑھی جاسکتی ہو۔

(مشترک) نماز مغرب اور نماز عشاء کے مخصوص اوقات کا درمیانی حصہ۔

اذانِ صبح کے قریب مشرق کی طرف سے ایک سفیدی اوپر کی طرف اٹھتی ہے کہ جسے "فجر اول" کہتے ہیں جب وہ سفیدی پھیل جائے تو وہ فجر دوم ہے اور وہی نماز صبح کا اول وقت ہے اور نماز صبح کا آخری وقت وہ ہے جب سورج نکل رہا ہو۔

(مسئلہ ۴۱)

ظہر

عصر

مغرب

عشاء

صبح

نماز یومیہ
کے اوقات

۱۔ انسان اس وقت نماز شروع کر سکتا ہے جب اسے یقین ہو جائے کہ وقت ہو چکا ہے یا دو عادل مرد وقت ہو جانے کی اطلاع دیں (مسئلہ ۷۴)۔

۲۔ انسان کو چاہیے کہ نماز عصر کو نماز ظہر کے بعد اور نماز عشاء کو نماز مغرب کے بعد بجالائے اور اگر نماز عصر کو نماز ظہر سے پہلے اور نماز عشاء کو نماز مغرب سے پہلے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۷۵)۔

۳۔ اگر نماز کا وقت اس قدر تنگ ہو کہ اگر بعض مستحب کام بجالائے تو نماز کا کچھ حصہ وقت ختم ہو جانے کے بعد پڑھا جائے گا تو مستحب کام کو بجالائے مثلاً اگر قنوت پڑھنے کی وجہ سے نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے گا تو قنوت نہ پڑھے (مسئلہ ۷۷)۔

۴۔ جو شخص صرف ایک رکعت پڑھنے کا وقت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ادا کی نیت سے نماز پڑھے البتہ جان بوجھ کر نماز پڑھنے میں اتنی دیر نہیں کرنی چاہیے۔ (مسئلہ ۷۸)۔

۵۔ اگر معصیت و نافرمانی کے طور پر یا کسی عذر کی وجہ سے نماز مغرب اور نماز عشاء کو آدھی رات تک نہ پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اذانِ جمع سے پہلے تک ادا اور قضا کی نیت کے بغیر بجالائے (مسئلہ ۷۹)۔

ضروری نوٹ: ہر جیسے شک ہو کہ سورج غروب کر چکا ہے یا نہیں اگر اس وقت تک نماز نہ پڑھ چکا ہو تو اسے چاہیے کہ ”ما فی الذمہ“ کی نیت سے نماز پڑھے

قبلہ

۱۔ جو شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ قبلہ معلوم کرنے کی کوشش کرے یہاں تک کہ یقین کر لے کہ قبلہ کس طرف ہے۔

ہر اور دو عادل گواہوں کے کہنے پر جو حسی (ظاہری) علامات سے گواہی دے رہے ہوں عمل کر سکتا ہے۔

۲۔ یا اس کے قول پر جو علمی قواعد اور طریقوں سے قبلہ کو پہچانتا ہو اور مورد اطمینان شخص ہو عمل کرے۔

۳۔ اگر ان میں سے کوئی بھی ممکن نہ ہو تو اس گمان پر عمل کر سکتا ہے جو مسلمانوں کی مسجد کے محراب یا ان کی قبروں کی سمتوں سے یا کسی اور ذریعے سے حاصل ہو۔ (مسئلہ ۷۸۲)

اگر کسی ذریعے سے بھی قبلہ معلوم نہ کر سکتا ہو یا اس نے کوشش تو کی ہے لیکن اس کا گمان کسی خاص طرف نہ جاتا ہو اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو واجب ہے کہ چار نمازیں چاروں طرف منہ کر کے پڑھے اور اگر چار نمازیں پڑھنے کا وقت نہیں ہے تو جتنی مقدار میں وقت ہوا اتنی نمازیں پڑھے۔ (مسئلہ ۷۸۴)

اگر کسی کو یقین یا گمان ہو کہ قبلہ ان دو طرفوں میں سے کسی ایک طرف ہے تو ضروری ہے کہ دونوں طرف نماز پڑھے لیکن احتیاطاً متحب یہ ہے کہ گمان کی صورت میں چاروں طرف نماز پڑھے۔ (مسئلہ ۷۸۵)

۴۔ اگر کھڑے ہوئے اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ وہ دیکھنے والے کہیں کہ یہ شخص روبرو قبلہ کھڑا ہے اور ضروری نہیں ہے کہ اس کے گھٹنے اور پاؤں

قبلہ معلوم کرنے
کا طریقہ

قبلہ
احکام

روبرو قبلہ ہونے کا طریقہ

کے انگوٹھے بھی قبلہ کی طرف ہوں۔ (مسئلہ ۷۷)

۲۔ بیٹھ کر اگر صحیح طور پر نہ بیٹھ سکتا ہو بلکہ بیٹھنے کی حالت میں پاؤں کے تلوے زمین پر رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نماز کے وقت اپنا چہرہ سینہ اور شکم مدبر قبلہ رکھے اور ضروری نہیں ہے کہ اس کی پنڈلیاں بھی قبلہ رخ ہوں۔ (مسئلہ ۷۸)

مدبر قبلہ ہونے کا طریقہ

۱۔ داہنی کروٹ اس طرح لیٹے کہ اس کے بدن کا سامنے کا حصہ قبلہ رخ ہو۔

۲۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بائیں کروٹ اس طرح لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ رخ ہو۔

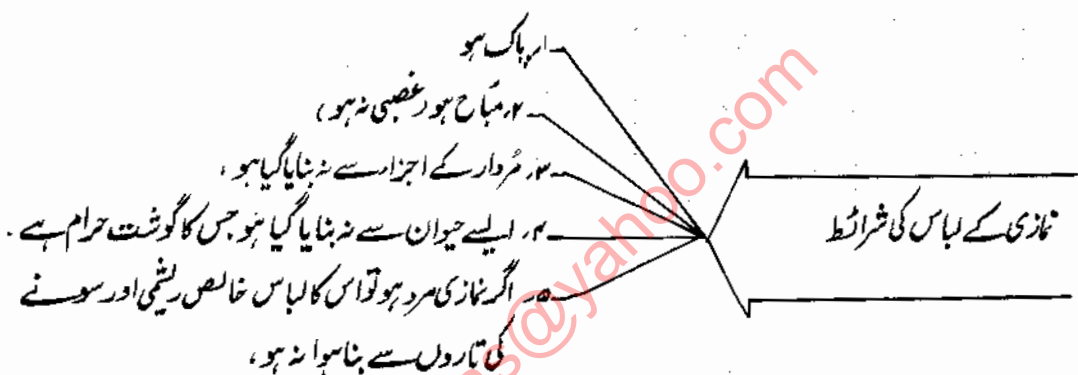
۳۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو اس طرح چت لیٹے کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلہ رخ ہوں۔ (مسئلہ ۷۹)

نوٹ: کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھنے کے متعلق "قیام" کے مسائل میں تفصیل ذکر نمبر چکا ہے (مسئلہ ۹۶۹ سے مسئلہ ۱۰۱۰ تک)

مستحب نماز کو راستہ چلتے ہوئے اور سواری پر بیٹھ کر چڑھ سکتا ہے اور اگر مستحب نماز کو ان دو حالتوں میں پڑھ رہا ہو تو ضروری نہیں ہے کہ قبلہ رخ ہو۔ (مسئلہ ۸۱)



نمازی کا لباس



مسئلہ ۷۹۸

لباس اور بدن کے پاک ہونے کے احکام

نماز کا حکم	لباس اور بدن
اس کی نماز باطل ہے۔	۱۔ اگر کوئی شخص عمدتاً نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے (مسئلہ ۷۹۶)
اس کی نماز باطل ہے۔	۲۔ جو شخص نہ جانتا ہو کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز باطل ہے اور پڑھ لے۔
اس کی نماز باطل ہے۔	۳۔ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اسے کسی نجس چیز کے متعلق معلوم نہ ہو کہ یہ نجس ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔
اس کی نماز باطل ہے۔	۴۔ اگر بھول جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا اور نماز پڑھتے ہوئے یا اس کے بعد اسے یاد آئے تو اسے چاہیے کہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو اس نماز کی قضا بجالائے (۸۰۳)

۵۔	اگر اسے معلوم نہ ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے بعد اسے معلوم ہو کہ نجس تھا تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وقت باقی ہو تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے، (مسئلہ ۸۰۲)	اس کی نماز صحیح ہے۔
۶۔	جیسے شک ہو کہ اس کا بدن یا لباس پاک ہے یا نجس اور وہ نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس کا لباس یا بدن نجس تھا تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے (مسئلہ ۸۰۷)	اس کی نماز صحیح ہے۔
۷۔	اگر لباس کو دھوئے اور اسے یقین ہو جائے کہ پاک ہوگا اسے اور اس کے بعد نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد معلوم ہو کہ پاک نہیں ہوا تھا تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے۔ (مسئلہ ۸۰۸)	اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۔ نمازی کا لباس مباح ہونا چاہیئے (غصبی نہ ہو) اور جو شخص یہ جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے اگر غصبی لباس میں یا ایسے لباس میں جس کے دھالے یا بن وغیرہ غصبی ہوں نماز پڑھے تو احتیاط واجب ہے کہ اس نماز کو دوبارہ غیر غصبی لباس کے ساتھ بجالائے۔ (مسئلہ ۸۱۵)

۲۔ اگر ایسی رقم سے لباس خریدے جس کا قس یا زکات نہ دی ہو اس لباس میں نماز باطل ہے والبتہ احتیاط واجب کے طور پر (اسی طرح اگر کپڑا ادھار پر لے اور معاملہ کرتے وقت یہ ارادہ رکھتا ہو کہ اس رقم سے یہ قرض ادا کرے گا جس کا قس یا زکات ادا نہیں کی ہے تو بھی احتیاط واجب کے طور پر اس کی نماز باطل ہے۔ (مسئلہ ۸۲۰)

۳۔ نمازی کا لباس حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بنا ہوا نہ ہو اور اگر ایسے جانور کا ایک بال بھی نماز کے ساتھ ہو تو اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۸۲۲) نوٹ: اس مسئلے کی روشنی میں اگر بلی کے بال نمازی کے بدن اور لباس میں ہوں تو اس کی نماز باطل ہے (کیونکہ بلی کا گوشت بھی حرام ہے۔

۴۔ اگر حلال گوشت جانور کے مُردار کی کوئی چیز مثلاً بال یا پشیم کہ جن میں روح نہیں ہے نمازی کے ساتھ ہو یا اس کے لباس کے ساتھ نماز پڑھے

نمازی کے لباس کے احکام

نمازی کا لباس

۶۰

جوان چیزوں سے بنا ہوا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۸۳۳)
 ۵۔ اگر کسی کو شک ہو کہ یہ لباس حلال گوشت ہالور سے بنا ہوا ہے یا حرام
 گوشت ہالور سے، خواہ اندرون ملک تیار کیا گیا ہو یا بیرون ملک سے بن کر
 آیا ہو اس لباس میں نماز پڑھنا کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۸۳۷)
 ۶۔ رسولؐ سے زینت کرنا دشنام سونے کی زنجیر گلے میں لگانا اور سونے کی
 انگوٹھی پہننا اور سونے کی گھڑی کھانی پر باندھنا

عورت

برائے

مرد

خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں کوئی حرج
 نہیں۔

حرام ہے اور اس کے ساتھ نماز باطل ہے
 اور احتیاط واجب ہے کہ سونے کی مینک
 لگانے سے بھی اجتناب کرے۔

۵۔ رموار دایے ہیں کہ اگر نمازی کا لباس یا بدن پاک نہ ہو تب بھی اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۔ اس کا چھوٹا لباس مثلاً جوڑا اور رومال نجس ہو۔
 ۲۔ اس عورت کا لباس نجس ہو چکا ہو جو کسی بچے کی پردیش کرتی ہے۔

نفس نمازی کا لباس نجس ہو در صورتی

۱۔ اس زخم یا پھوڑے کی وجہ سے جو اس کے بدن میں ہے لباس یا اس
 کا بدن خون آلود ہو جائے۔

۲۔ اس کا بدن یا لباس ایک درہم سے کم مقدار خون آلود ہو جو تقریباً
 ایک اشرفی کے برابر ہوتا ہے۔

۳۔ نجس بدن یا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہو۔

نمازی کا بدن یا لباس نجس ہو در صورتی

مسئلہ ۸۳۸

نمازی کے بدن اور لباس کے احکام

۶۱

۱۔ انسان کے بدن یا سلال گوشت حیوان کا خون اگرچہ بدن اور لباس کے کئی مقامات پر لگا ہو تو اگر مجموعی طور پر ایک درہم کی مقدار کے برابر ہو تو اس میں نماز پڑھنا کوئی حرج نہیں۔

(مسئلہ ۸۵۵)

۲۔ اگر بدن یا لباس پر خون نہ لگے بلکہ خون سے مس ہونے کی وجہ سے بخش ہو جائے تو جتنا حصہ بخش ہو اسے خواہ وہ ایک درہم کی مقدار سے کم بھی ہو اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

(مسئلہ ۸۵۶)

۳۔ اگر خون ایسے لباس پر لگے کہ جس میں استر ہو اور خون استر تک پہنچ جائے یا خود استر پر لگے اور لباس کے باہر والی طرف تک پہنچ جائے تو ہر ایک کو علیحدہ شمار کیا جائے گا۔ لہذا اگر لباس اور استر کا خون ایک درہم کی مقدار سے کم ہو تو نماز صحیح ہے۔

(مسئلہ ۸۵۷)

۴۔ اگر نمازی کے چہرے پر مثلاً زوال اور جراب سر جن خیمہ گاہ کو نہیں چھایا جاسکا بخش ہوں تو اگر وہ کپڑے مردار اور حرام گوشت حیوان سے نہ بنائے گئے ہوں تو ان کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر انکو مٹی بخش ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۸۶۱)

۵۔ اگر نمازی کے بدن یا لباس میں زخم یا پھوڑے کا خون لگا ہو ہو تو اگر اس طرح ہے کہ بدن یا لباس کا پاک کرنا یا تبدیل کرنا عا کوگوں کے لئے یا بالخصوص اسی شخص کے لئے مشکل ہے تو جب تک یہ زخم جراثیم یا پھوڑا درست نہ ہو جائے اس وقت تک اس خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

اور اسی طرح وہ پیپ جو خون کے ساتھ باہر آتی ہے یا وہ دوائی جو زخم کے اوپر لگی ہے بخش ہو گئی ہو اور وہ نمازی کے بدن یا لباس پر لگا جائے تو

اس بدن یا لباس کے بعض احکام جو خون وغیرہ سے بخش ہو چکا ہو۔

تو اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے (مسئلہ ۸۴۹)

نمازی کی جگہ

۱۔ مباح ہو (غضبی نہ ہو)

۲۔ متحرک نہ ہو۔

۳۔ اس کی چھت اتنی اونچی ہو کہ سیدھا کھڑا ہو سکتا ہو۔

۴۔ اگر شخص ہو تو ایسی ترہ ہو کہ اس کی رطوبت نمازی کے بدن یا

لباس پر لگ جائے۔

۵۔ نمازی کی پیشانی کی جگہ اس کے گھٹنوں کی جگہ سے علی ہونی چاہیگی

سے زیادہ اونچی یا اونچی نہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے پاؤں

کی انگلیوں سے بھی اس مقدار سے زیادہ اونچی یا اونچی نہ ہو۔

نمازی کی جگہ کی
شرطیں ہیں۔

۱۔ ایسی جگہ میں کہ جس کی منفعت کسی اور کی ملکیت ہو اگر منفعت کے

مالک کی اجازت کے بغیر نماز پڑھی جائے مثلاً ایسے مکان میں جو

کرایہ پر ہو اس میں مکان کا مالک یا کوئی دوسرا شخص کرایہ دار کی

اجازت کے بغیر نماز پڑھے تو باطل ہوگی۔

۲۔ ایسی جگہ میں کہ جس میں کسی دوسرے کا حق بھی ہو مثلاً اگر میت وصیت

کر جائے کہ اس کے مال کے تیسرے حصے کو فلاں کام پر صرف کیا

جائے جب تک تیسرا حصہ جدا نہ کیا جائے تو اس جگہ پر نماز نہیں

پڑھی جاسکتی۔

وہ مقامات جہاں مکان کے
عقبی ہونے کی وجہ سے نماز
باطل ہے۔

(مسئلہ ۸۶۷)

۳۔ اگر کوئی دوسرا شخص اس کی جگہ کو عصب

کرے اور وہاں نماز پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس نماز کو کسی دوسری جگہ دوبارہ ادا کرے۔ (مسئلہ ۸۶۷)

۴۔ اگر اُسے معلوم ہو کہ یہ جگہ غصبی ہے لیکن نہ جانتا ہو کہ غصبی جگہ یہ نماز پڑھنا باطل ہے اور وہاں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔

(مسئلہ ۸۷۰)

۵۔ جو شخص کسی مکان میں دوسرے کا شریک ہے اگر اس کا حصہ لنگ نہ ہو چکا ہو تو اس شریک کی اجازت کے بغیر اس مکان میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا اور نہ ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔ (مسئلہ ۸۷۲)

۶۔ میت کی اس ملکوتی جگہ میں جس کا خسر یا زکوٰۃ میت نے ادا کرنا تھا کوئی تصرف کرنا حرام ہے اور اس میں نماز باطل ہے۔ مگر یہ کہ میت کا خسر نہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ (مسئلہ ۸۷۵)

۷۔ ردہ وسیع زمین جو گاؤں سے دور ہو اور جانوروں کی چراگاہ بن چکی ہو اگرچہ اس کے مالک راضی نہ ہوں تاہم وہاں نماز پڑھنے، بیٹھنے اور سونے میں کوئی حرج نہیں اور وہ زرعی زمین جو گاؤں کے نزدیک ہوں اور ان کے گرد چار دیواری ہی نہ ہو اگرچہ ان کے مالکوں میں بچے اور دیولنے ہوں لیکن ان میں نماز پڑھنا راستہ عبور کرنا اور چھوٹے چھوٹے تصرفات کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگرچہ مالکوں میں کوئی ایک بھی ناراض ہو یعنی اُن میں تصرف کرنے کی اجازت نہ دے تو اس میں تصرف کرنا حرام اور نماز باطل ہے۔

۱۔ نماز پڑھنے کی جگہ متحرک نہ ہو اور اگر وقت کے تنگ ہونے کی وجہ سے
یا کسی اور مجبوری کی بنا پر ایسی جگہ نماز پڑھے جو متحرک ہو جیسے موٹر کار، کشتی
اور ٹرین تو جس قدر ممکن ہو حرکت کی حالت میں کوئی چیز نہ پڑھے اور اگر
وہ سواری قبلہ سے دوسری طرف حرکت کرے تو نماز کو چاہیے کہ وہ قبلہ کی طرف
منہ کرے۔ (مسئلہ ۸۸۰)

۲۔ کشتی اور گاڑی وغیرہ میں جبکہ وہ کھڑی ہو نماز پڑھنا کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۸۸۱)
۳۔ اگر گندم جو اور اس قسم کی چیزوں کی ڈھیروں پر جو ہمیشہ متحرک رہتی ہیں نماز پڑھنا
باطل ہے۔ (مسئلہ ۸۸۲)

۴۔ وہ جگہ جہاں ٹھہرا حرام ہو مثلاً ایسی چھت کے نیچے جو گرنے والی ہو وہاں
نماز نہیں پڑھنی چاہیے لیکن اگر کوئی شخص نماز پڑھے تو باطل نہیں ہے اور
اسی طرح وہ چیزیں کہ جس پر کھڑا ہونا یا بیٹھنا حرام ہے مثلاً وہ فرش جس پر اللہ
کا نام لکھا ہو وہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیے لیکن اگر پڑھے تو صحیح ہے (مسئلہ ۸۸۳)
۵۔ وہ جگہ جہاں پیشانی رکھنی ہو رعبدہ گاہ، اگر نجس ہو جائے اگرچہ خشک ہے نماز
باطل ہے۔ اور احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ نماز پڑھنے کی پوری جگہ پاک ہو
اور کوئی حصہ نجس نہ ہو۔

۶۔ رانا محمد مراد اور عورت کا خلوت کی جگہ پر ہونا مکروہ ہے اور اس کے ترک کرنے
میں شدید احتیاط ہے اور احتیاط یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔
لیکن اگر پڑھے تو نماز باطل نہیں ہے (مسئلہ ۸۸۹)

نماز پڑھنے کی جگہ
کے احکام

نوٹ :- چونکہ اس درس کے مسائل نسبتاً کم ہیں لہذا اگر وقت کی گنجائش ہو تو استاد محترم
پچھلے درس کے مسائل کو دہرا کر وضاحت کر دیں۔

مسجد کے احکام

۱۔ مسجد کی زمین، چھت اور دیوار کے اندر وہی حصے کو نجس کرنا حرام ہے اور جسے معلوم ہو جائے کہ مسجد کا کوئی حصہ نجس ہو گیا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ فوراً اس کی نجاست کو دور کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مسجد کی دیوار کا بیرونی حصہ بھی نجس نہ کریں اور اگر نجس ہو جائے تو نجاست کو دور کریں مگر یہ کہ وقف کرنے والے نے اس حصے کو مسجد کا جزو در حصہ قرار نہ دیا ہو۔ (مسئلہ ۹۰۰)

۲۔ اگر نمازی دیکھے کہ مسجد نجس ہے تو اسے چاہیئے کہ پہلے مسجد کو پاک کرے اور اس کے بعد نماز پڑھے لیکن اگر وہ پہلے نماز پڑھ لے تو وہ گنہگار ہوگا البتہ اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۷۵۴)

۳۔ اگر مسجد غصب کر کے اس جگہ مکان وغیرہ بنالیں اور اب اسے مسجد نہ کہاجاتا ہو تو پھر بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے نجس کرنا حرام اور اگر نجس ہو جائے اسے پاک کرنا واجب ہے۔ (مسئلہ ۹۰۳)

۴۔ اگر مسجد کی چٹائی نجس ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے دھو لیں (پاک کر لیں) لیکن اگر دھونے کی وجہ سے اس کے خراب ہونے کا خطرہ ہو اور نجس ٹکڑے کو کاٹنا بہتر ہو تو اسے کاٹ دینا چاہیئے۔ اور وہ شخص کاٹے جس نے اسے نجس کیا تھا۔ تو اسے ہچا چاہیئے کہ وہ اس کو درست کرے۔

(مسئلہ ۹۰۵)

۵۔ عین نجاست مثلاً خون کا مسجد کے اندر سے جانا جبکہ مسجد کی بے حرمتی کا سبب بنے حرام ہے اور اسی طرح اس چیز کا مسجد میں سے جانا جو نجس ہوگئی ہو اگر مسجد کی بے احترامی کا موجب ہو تو حرام ہے۔

مسجد کے احکام

۶۶

۷۔ اگر مسجد گر بھی جائے تب بھی اسے بیچا نہیں جاسکتا اور نہ ہی کسی کی ملکیت میں یا سڑک میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ (مسئلہ ۹۰۹)

۸۔ مسجد کے دروازے، کھڑکیاں اور دوسری چیزوں کو بیچنا حرام ہے اور اگر مسجد گر جائے تو ان چیزوں کو اسی مسجد کی تعمیر میں خرچ کیا جائے۔ اور اگر وہ چیزیں اس مسجد میں کام نہ آئیں تو دوسری مسجد میں صرف کریں لیکن اگر کسی مسجد کے کام نہ آسکیں تو انہیں بیچ کر اگر ممکن ہو تو اسی مسجد کی تعمیر پر خرچ کر دیا جائے۔ ورنہ کسی اور مسجد کی تعمیر پر صرف کریں۔ (مسئلہ ۹۱۰)

۹۔ جان دار چیزوں کی تصویریں (جیسے انسان اور دیگر حیوانات) مسجد میں نقش نہیں کرنی چاہیئے اور غیر جان دار چیزوں مثلاً پھول بوٹے وغیرہ کی نشاں کرنا مکروہ ہے۔ (مسئلہ ۹۰۸)

۱۰۔ استفتاء: اگر پاؤں پر پسینہ آیا ہو اور اسی حالت میں مسجد میں جاؤں جس سے مسجد کا فرش گندہ ہو جائے۔ اور پسینے کی بو سے لوگوں کو تکلیف پہنچے تو کیا مکرم ہے؟
ج: اگر مسجد کا فرش گندہ ہو یا ہو اور مؤمنین کو اذیت اور تکلیف پہنچے تو اس حالت کے ساتھ مسجد میں جانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ امام خمینی۔

نماز

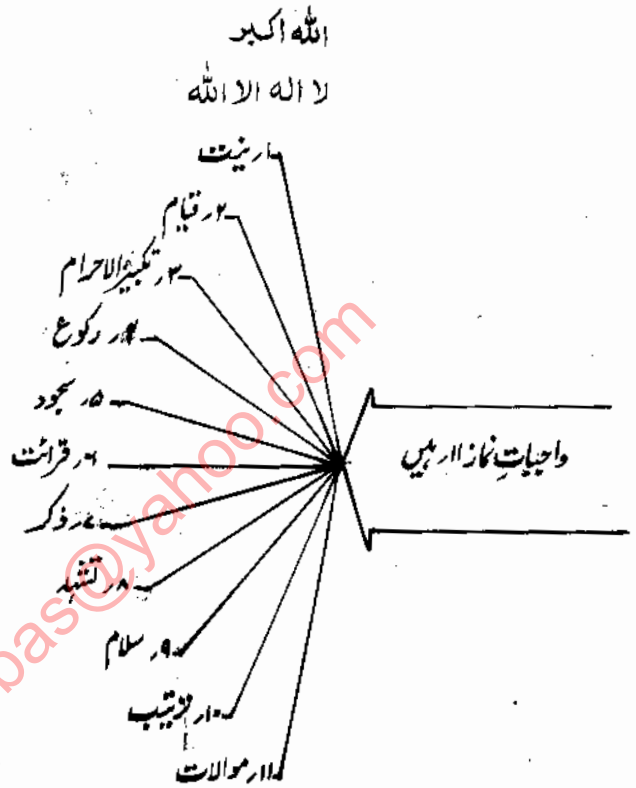
ہر مرد اور عورت کے لئے مستحب ہے کہ نماز پنجگانہ سے پہلے اذان اور اقامت کہیں۔ (۱، مسئلہ ۹۱۶)

۲۰ مرتبہ	اللہ اکبر
۲۰ مرتبہ	اشھد ان لا الہ الا اللہ
۲۰ مرتبہ	اشھد ان محمد رسول اللہ
۲۰ مرتبہ	اشھد ان علیا ولی اللہ
۲۰ مرتبہ	حی علی الصلوٰۃ
۲۰ مرتبہ	حی علی الفلاح
۲۰ مرتبہ	حی علی خیر العمل
۲۰ مرتبہ	اللہ اکبر
۲۰ مرتبہ	لا الہ الا اللہ
۲۰ مرتبہ	اللہ اکبر
۲۰ مرتبہ	اشھد ان لا الہ الا اللہ
۲۰ مرتبہ	اشھد ان محمد رسول اللہ
۲۰ مرتبہ	اشھد ان علیا ولی اللہ
۲۰ مرتبہ	حی علی الصلوٰۃ
۲۰ مرتبہ	حی علی الفلاح
۲۰ مرتبہ	حی علی خیر العمل
۲۰ مرتبہ	قد اقامت الصلوٰۃ

اذان

اقامت

۲ مرتبہ
۱ مرتبہ

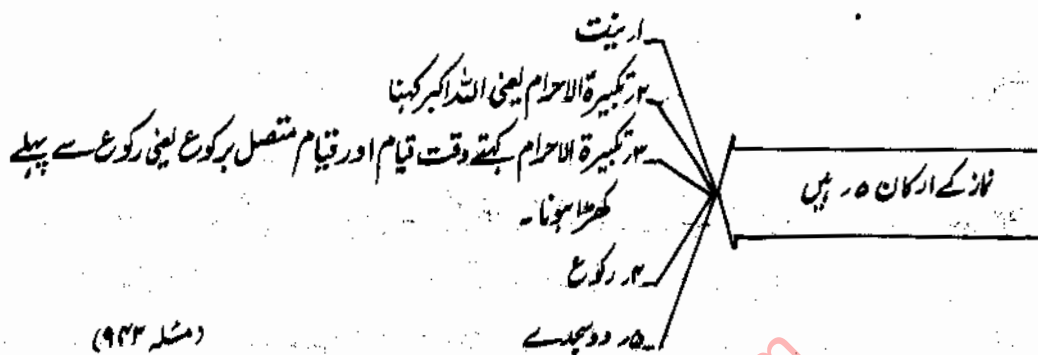


ار اذان و اقامت اگرچہ مستحب ہیں لیکن نماز کی اہمیت کے پیش نظر انہیں ذکر کیا گیا ہے۔
۳۱۲ اشہدان علی ولی اللہ اذان و اقامت کا جزو نہیں ہے۔ لیکن اشہدان محمد رسول اللہ کے بعد فقہ قرہت کے ساتھ
کہا جائے۔ (مسئلہ ۹۱۹)

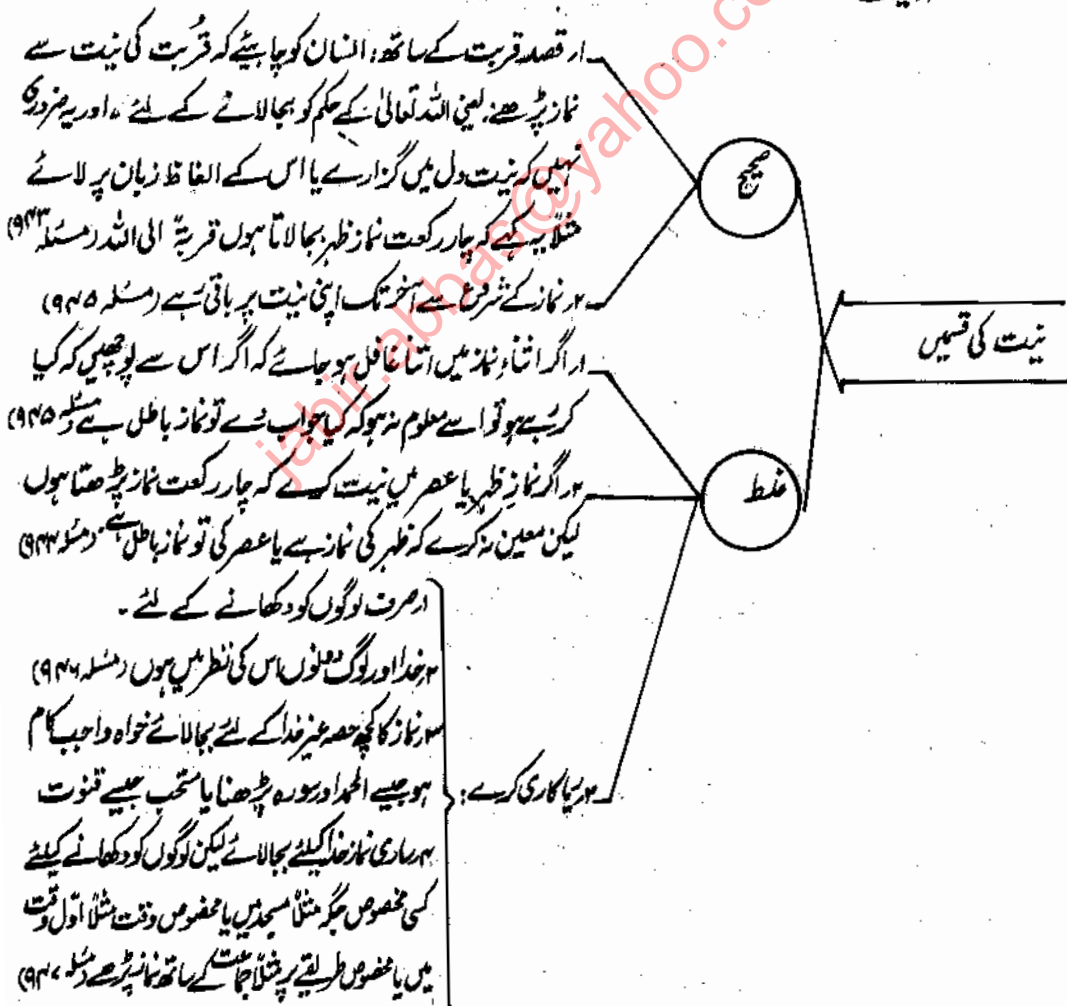
ار رکن : وہ واجب لفعال کہ اگر انسان انہیں بجالائے یا نماز
میں ان کا اضافہ کرے خواہ عمدًا یا غلطی سے تو نماز باطل
ہے۔

۲ غیر رکن : اگر عمدًا ان میں کمی یا اضافہ کرے تو نماز باطل ہو
گی لیکن اگر بھول کر یا غلطی سے کمی یا زیادتی ہو جائے تو
نماز باطل نہیں ہوگی۔

واجبات نماز کی دو قسمیں ہیں :-



ار نیت



۲۔ تکبیرۃ الاحرام

۱۔ اللہ کے حروف اور اکبر کے حروف اور اللہ اکبر دونوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنے

۲۔ صحیح طور پر عربی زبان میں کہنے چاہئیں (مسئلہ ۹۴۸)

۳۔ احتیاطاً واجب یہ ہے کہ نماز کی تکبیرۃ الاحرام کو اس چیز سے نہ

ملائے جو تکبیرۃ الاحرام سے پہلے پڑھی جاتی ہے مثلاً اقامت (مسئلہ ۹۴۹)

۴۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن ساکن ہو (مسئلہ ۹۵۱)

نوٹ: اگر انسان چاہے کہ اللہ اکبر کو اس چیز سے ملا دے جو اس کے بعد پڑھنا چاہتا ہے جیسے بسم اللہ الرحمن

الرحیم کے ساتھ تو اکبر کی ”ر“ کو پیش دے دے

(مسئلہ ۹۵۰)

۳۔ قیام

تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت قیام

۱۔ رکن رکوع سے پہلے قیام کہ جسے قیام متصل رکوع کہتے ہیں۔

۲۔ الحمد اور سورہ پڑھتے وقت قیام

(مسئلہ ۹۵۸)

۳۔ رکوع کے بعد قیام

۱۔ واجب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہنے سے پہلے اور اس کے بعد تھوڑی

دیر کھڑے رہیں تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں تکبیر کہی ہے۔ (۹۵۹)

۲۔ جب تک کھڑا ہے بدن کو حرکت نہ دے

۳۔ کسی طرف نہ جھکے

۴۔ کسی چیز پر سہارا نہ کرے نہ کھڑا ہو لیکن اگر مجبوری ہو یا رکوع کے لئے جھکتے

وقت پاؤں کو ہلائے تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۹۶۱)

۵۔ احتیاطاً واجب ہے کہ قیام کی حالت میں دونوں پاؤں زمین پر ہوں۔ (مسئلہ ۹۶۳)

۶۔ دونوں پاؤں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو جو شخص سیدھا کھڑا ہو سکتا ہو اگر اپنے دونوں

پاؤں کو اتار پھیل کر کھڑا ہو جو معمول کے مطابق نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۹۶۴)

واجبات قیام

مستحب ہے کہ دونوں پاؤں کے درمیان تین کھلی ہوئی انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک فاصلہ رکھیں (اگر مرد ہو) اور اگر عورت ہو تو پاؤں کو ملا کر رکھے (مسئلہ ۹۷۷)۔ اگر حالت حرکت میں کوئی ذکر پڑھے مثلاً رکوع میں جاتے وقت یا سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہے اگر اسے اس ذکر کی نیت سے پڑھے تو حکم نماز میں دیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ احتیاطاً نماز کو دوبارہ پڑھے لیکن اگر اس قصد سے نہ کہے بلکہ صرف ذکر کے علاوہ سے پڑھے تو صحیح ہے۔ (مسئلہ ۹۷۶)

۴ رکوع

۱۔ واجب ہے کہ اس قدر جھکے کہ اپنے ہاتھ زانو پر رکھ سکے (مسئلہ ۱۰۲۲)۔ اگر رکوع کی مقدار تک خم ہو لیکن اپنے ہاتھ زانو پر نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۱۰۲۳)۔
 ۲۔ جو شخص بیٹھ کر رکوع کر رہا ہو اسے چاہیئے کہ اس قدر جھکے کہ اس کا چہرہ اس کے زانو کے مد مقابل ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ اس کا چہرہ سجدہ کی جگہ کے قریب تک پہنچ جائے۔ (مسئلہ ۱۰۳۷)

رکوع

رکوع کے احکام

۱۔ انسان رکوع کی حالت میں جو ذکر پڑھے کافی ہے البتہ احتیاط واجب ہے کہ تین مرتبہ "بحان اللہ" یا ایک مرتبہ "بحان ربی العظیم و بجمہ" سے کم نہ پڑھے۔
 ۲۔ رکوع میں واجب ذکر پڑھتے ہوئے بدن کو آرام و سکون کے ساتھ رکھنا چاہیئے اور مستحب ذکر میں بھی اگر اسے اس قصد سے پڑھے کہ جو رکوع میں حکم دیا گیا ہے۔ تو احتیاطاً واجب یہ ہے کہ بدن کو حرکت نہیں دینی چاہیئے (مسئلہ ۱۰۲۱)۔
 ۳۔ اگر رکوع کی مقدار تک جھکنے اور بدن کے ساکن ہونے سے پہلے عداً ذکر رکوع کرے تو نماز باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۰۳۲)

ذکر رکوع

۵۔ سجود

سجود

۱۔ ار سجدہ کا مطلب یہ ہے کہ پیشانی، دونوں ہاتھوں کی پھلیاں
دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے انگوٹھوں کے سرے زمین
پر رکھے۔ (مسئلہ ۱۰۴۵)

۲۔ اگر ذکر سجدہ کہتے وقت سات اعضاء میں کسی ایک عضو کو
عمداً زمین سے اٹھالے تو نماز باطل ہے لیکن جب ذکر میں
مشغول نہیں اور پیشانی کے علاوہ کسی دوسرے عضو کو زمین سے
اٹھا کر دوبارہ رکھے تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۱۰۵۳)

۳۔ ار سجدہ کی حالت میں جو ذکر پڑھے کافی ہے لیکن احتیاطاً جب
یہ ہے کہ ذکر کی مقدار تین مرتبہ سبحان اللہ یا ایک مرتبہ سبحان بنی
الاسلامی و بحمدہ سے کم نہ ہو۔ (مسئلہ ۱۰۴۹)

سجدے کے احکام

ذکر سجدہ

۴۔ پہلے سجدے کے ختم ہونے کے بعد بیٹھ جائے یہاں تک
کہ اس کا بدن ساکن ہو جائے اور اس کے بعد دوبارہ
سجدہ کرے۔ (مسئلہ ۱۰۵۶)

۵۔ ہر پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہونی چاہیے
پس اگر سجدہ گاہ اتنی لمبی ہو کہ پیشانی سجدہ گاہ تک نہ پہنچ سکے
تو سجدہ باطل ہے لیکن اگر صرف سجدہ گاہ کا رنگ تبدیل ہوا
ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۱۰۶۰)

نوٹ: رکوع اور سجدے کے بعض مسائل مشترک اور ایک جیسے ہیں۔

۶ اور ۷۔ قرأت اور ذکر

۱۔ پنجگانہ واجب نمازوں میں پہلے "الحمد" اور اس کے بعد کوئی

ایک مکمل سورہ پڑھنا چاہیئے (مسئلہ ۹۷۸)

*** مستحبی نمازوں میں "الحمد" کا پڑھنا واجب اور نماز کے صحیح

ہونے کی شرط ہے البتہ سورہ کا پڑھنا واجب نہیں ہے اگرچہ نذر

وعیزہ کی وجہ سے واجب ہو گیا ہو۔ (تحریر الوسیلہ جلد ۲ مسئلہ ۱۶۵)

۲۔ مرد پر واجب ہے کہ الحمد اور سورہ کو صبح، مغرب اور عشاء کی

نمازوں میں بلند آواز سے پڑھے اور مرد و عورت دونوں پر واجب

ہے کہ نماز ظہر و عصر میں الحمد اور سورہ کو آہستہ پڑھیں۔ (مسئلہ ۹۹۲)

۳۔ جہاں نماز کو بلند آواز سے پڑھنا ہے اگر عمداً آہستہ پڑھے

تو نماز باطل ہے اسی طرح اگر آہستہ پڑھنے کی جگہ عمداً بلند

آواز سے پڑھے تو نماز باطل ہے لیکن اگر بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے

کی وجہ سے ایسا کرے تو صحیح ہے۔ (مسئلہ ۹۹۵)

۴۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں ایک مرتبہ سورہ الحمد یا تین مرتبہ

تسبیحات اربعہ یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

پڑھ سکتا ہے اور اگر ایک مرتبہ بھی تسبیحات اربعہ کہے تو کافی ہے

اور ایک رکعت میں الحمد اور دوسری رکعت میں تسبیحات اربعہ

بھی پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات

پڑھے۔ (مسئلہ ۱۰۰۵)

۵۔ اگر وقت تنگ ہو تو تسبیحات اربعہ کو ایک مرتبہ کہنا

چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۰۰۶)

۶۔ ہر مرد اور عورت پر واجب ہے کہ نماز کی تیسری اور

چوتھی رکعت میں سورہ الحمد یا تسبیحات اربعہ کو آہستہ پڑھے

(مسئلہ ۱۰۰۷)

پہلی اور دوسری
رکعت

قرأت اور ذکر کے احکام

تیسری اور چوتھی
رکعت

نوٹ: اساتذہ کو چاہیے کہ ان درس کے اختتام پر سورہ الحمد اور دوسرا کوئی سورہ اور نماز کے دیگر ذکر و اذکار کے ساتھ شاگردوں سے پوچھیں اور ان کی غلطیوں اور اشتباہات کی تصحیح کریں۔

۸۔ تشہد

تمام واجب نمازوں کی دوسری اور نماز مغرب کی تیسری اور ظہر و عصر اور عشاء کی نمازوں کی چوتھی رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ جانے کے بعد سکون کی حالت میں تشہد پڑھنا چاہیے اور وہ یہ ہے۔

اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمد عبدہ ورسولہ اللہ صلی علی محمد وال محمد

(مسئلہ ۱۱۰۰)

۹۔ سلام

منتخب ہے کہ ہر نماز کی آخری رکعت کے تشہد کے بعد بیٹھے ہوئے سکون کی حالت میں یہ کہنا چاہیے۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کہنا چاہیے۔

(مسئلہ ۱۱۰۵)

۱۰۔ ترتیب

اگر عذر نماز کی ترتیب کو بدل دے مثلاً کسی سورہ کو الحمد سے پہلے پڑھے یا سجدے کو رکوع سے پہلے بجالائے تو نماز باطل ہے

(مسئلہ ۱۱۰۸)

۱۱۔ مولات

نماز کو مولات کے ساتھ پڑھنا چاہیے یعنی نماز کے احوال مثلاً رکوع، سجدہ اور تشہد کو یکے بعد دیگرے درپے درپے بجالانا چاہیے اور جو چیزیں نماز میں پڑھی جاتی ہیں انہیں معمول کے مطابق پے درپے پڑھنا چاہیے۔ اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا ہو جائے کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ یہ شخص نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

(مسئلہ ۱۱۱۴)

مستحبات

۱۔ تمام واجب و مستحب نمازوں میں دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔

ہر مستحب ہے کہ انسان ہر نماز کے بعد غھوڑی دیر تک تعقب دے، پڑھے، البتہ تمام تعقیبات سے زیادہ حضرت فاطمہ الزہراء علیہا السلام کی تسبیح کی تاکید کی گئی ہے۔

ہر حبیب بھی انسان حضرت رسول اکرمؐ کا اسم گرامی محمدؐ یا لقب مصطفیٰ یا کینت الہی القام، خود کہے یا سُنے تو مستحب ہے کہ صلوٰت پڑھے خواہ نماز کی حالت میں کیوں نہ ہو۔

۱۔ زمین اور زمین سے اُگنے والی وہ چیزیں جو کھائی نہ جاتی ہوں

جیسے لکڑی اور درخت کے پتے ان پر سجدہ کرنا چاہیے (مسئلہ ۱۰۷۶)

۲۔ زمین سے اُگنے والی وہ چیزیں جو حیوانات کی خوراک ہوں

جیسے گھاس اور بھوسا۔ (مسئلہ ۱۰۷۸)

۳۔ ایسے پھول جو کھائے نہ جاتے ہوں۔ (مسئلہ ۱۰۷۹)

۴۔ پتوں کا پتھر

۵۔ پتوں کے پتھر

۶۔ پرکھ

۷۔ پرکا ہوا چونا

۸۔ اینٹ

۹۔ مٹی کے لوٹے اور اس جیسی دیگر اشیاء (مسئلہ ۱۰۸۳)

۱۰۔ ایسی خاک یا ڈھیلی مٹی جس پر پیشانی نہ ٹھہرتی ہو۔

لیکن اگر کچھ نیچے دب جانے کے بعد ٹھہر جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۱۰۸۵)

۱۱۔ اگر کاغذ ایسی چیز سے بنا ہوا ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے

جیسے گھاس اور بھوسا تو اس پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور

روٹی وغیرہ سے بنے ہوئے کاغذ پر بھی سجدہ کرنے میں

کوئی حرج نہیں۔

(مسئلہ ۱۰۸۲)

کن چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟

کن چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح نہیں

۱۔ کھائی جانے والی چیزوں پر

۲۔ پھینکی جانے والی چیزوں پر

۳۔ معدنیات پر (جیسے سونا، چاندی، عقیق، فیروزہ، لکڑی)

۴۔ انور کے درخت کے پتے، اگر تازہ ہوں (احتیاط واجب)

۵۔ کے طور پر (مسئلہ ۱۰۷)

۶۔ ایسی جڑی بوٹیاں جو دوا کے طور پر کھائی جاتی ہوں اور

زمین سے اُگتی ہوں۔ (جیسے بنفشہ، گل گاندیاں، (مسئلہ ۱۰۸)

۷۔ ایسی گھاس جو بعض شہروں میں کھائی جاتی ہیں اور بعض شہروں

میں نہیں کھائی جاتی۔

۸۔ پانچتہ اور کچے میوے پر، البتہ تنباکو پر سجدہ کرنا جائز ہے

(مسئلہ ۱۰۸)

سجدہ کرنے کے لئے سب سے بہتر خاک شفا تربت امام حسین علیہ السلام ہے، اگر وہ نہ ہو تو مٹی، اگر مٹی نہ ہو

تو پتھر اور اگر پتھر نہ ہو تو گھاس بہتر ہے۔ (مسئلہ ۱۰۸)

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، تمام زمینوں سے افضل تربت امام حسین علیہ السلام ہے تحقیق خاک شفا پر سجدہ کرنا

سات پر دوں کو چاک کر دیتا ہے۔ (جوہر الکلام جلد ۸ ص ۴۳)

مبطلات نماز

مبطلات نماز

۱۔ نماز کی حالت میں نماز کی شرائط میں سے کوئی ایک شرط ختم ہو جائے جیسے نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہو جائے کہ نماز کی جگہ غصی ہے (مسئلہ ۱۱۲۶)۔
 ۲۔ نماز کی حالت میں عمد یا بھول کر یا کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی ایسی چیز سرزد ہو جائے جس سے وضو یا غسل باطل ہو جاتا ہو مثلاً پیشاب آجائے (مسئلہ ۱۱۳۶)۔
 ۳۔ ہاتھوں کا باندھنا (مسئلہ ۱۱۳۹)۔

۴۔ سورۃ الحمد پڑھنے کے بعد آمین کہنا۔ (مسئلہ ۱۱۴۲)۔
 ۵۔ جان بوجھ کر یا بھول کر قبلہ کی طرف پشت کرنا یا قبلہ سے دہائی یا بائیں طرف کو پھر جاننا بلکہ اگر عمدًا انناظر ملنے کے لئے رو بہ قبلہ نہ کہیں اگرچہ دائیں یا بائیں طرف پوری طرح نہ پھرا ہو۔ (مسئلہ ۱۱۳۰)۔

۶۔ عمدًا ایسا کلمہ زبان پر جاری کرنا جس سے اس کے معنی کا ارادہ بھی کیا ہو خواہ اس کا کوئی معنی نہ بھی ہو اور صرف ایک حرف ہو، بلکہ اگر ارادہ بھی نہ کیا ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھیں جبکہ وہ کلمہ دو حرف سے زیادہ پیش منقول ہو لیکن اگر سہواً اور معمول کر کہیں تو نماز باطل نہیں ہے (مسئلہ ۱۱۳۱)۔
 ۷۔ عمدًا بلند آواز سے سننا لیکن اگر بھول کر بلند آواز سے سنیں یا سیکڑیں تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ (مسئلہ ۱۱۵۰)۔

۸۔ کسی مینادی کا کیلئے جان بوجھ کر بلند آواز سے گریہ کرنا۔
 ۹۔ ایسا کام کرنا جس سے نماز کی صورت ختم ہو جائے جیسے تالیاں بجانا، اچھلنا کودنا اور اس قسم کے دوسرے کام خواہ وہ کم بول یا زیادہ عمدًا ہوں یا بھول کر لیکن ایسا کام جس سے نماز کی صورت خراب نہ ہوتی ہو جیسے ہاتھ سے شانہ کرنا اس میں کوئی حرج نہیں۔
 ۱۰۔ کھانا اور پینا۔ اگر کھانا پینا اس طرح سے ہو کہ دیکھنے والے اسے نہ کہہ سکیں کہ یہ شخص نماز پڑھ رہا ہے (مسئلہ ۱۱۵۵)۔

۱۱۔ دو کھیتی باڑی کی نمازوں کی رکعتوں میں یا چار کھیتی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں تنگ کرنا۔
 ۱۲۔ عمدًا یا بھول کر نماز کے کسی رکعت کو کم یا زیادہ کرنا یا اس چیز کو عمدًا کم یا زیادہ کرنا جو رکعت نہیں ہے۔

۱۴۔ چیزیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں۔

مبطلات نماز کے احکام

س: کھانا، دھار لینا اور آہ کھینچنا نماز کو باطل کر دیتا ہے یا نہیں؟
ج: نہیں۔ (مسئلہ ۱۱۳۳)

س: کیا آخ اور آہ یا اس قسم کے ایسے الفاظ و حرکی ہوں اگر غدا کیے جائیں تو نماز باطل ہو جاتی ہے یا نہیں؟
ج: ہاں (مسئلہ ۱۱۳۴)

اگر کسی کلمہ کو ذکر کی نیت سے کہیں مثلاً ذکر کے لڑے سے "اللہ اکبر" کہیں تو اس کی دوسری بات سمجھائیں (نماز باطل ہے)۔
اگر اسے کہتے وقت اپنی آواز کو اتنا بلند کریں تاکہ دوسرے شخص اس سے کوئی بات سمجھ لے (کوئی حرج نہیں)۔
لیکن اگر اس نیت اور لڑے سے کہیں کہ دوسرا آدمی کو کوئی بات سمجھائیں (نماز باطل ہے)۔

۲۔ قرآن پڑھنا رکعت والی چار سورتوں کے علاوہ، اور دعا کرنا اگرچہ فارسی یا کسی دوسری زبان میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۱۱۳۵)

۳۔ اسلام کرنا، نماز کی حالت میں کسی کو سلام نہیں کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۱۳۶)

اگر اسلام مذاق و میزہ کے طور

پر ہو (مسئلہ ۱۱۳۷، ۱۱۳۸)

۴۔ یا نمازی کو غلط طریقے پر سلام

کریں۔

۵۔ سلام کا جواب

۶۔ صحیح طور پر: جواب دینا واجب ہے البتہ اگر طرح

جواب دیں کہ لفظ سلام پہلے کہیں مثلاً یوں کہیں السلام علیکم

یا سلام علیکم لیکن علیکم السلام کہنا چاہیئے (مسئلہ ۱۱۳۹)

۷۔ اگر نمازی سلام کا جواب دے تو ذکر گار ہوگا البتہ اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۱۱۴۰)

۸۔ ارعدا اور بلند آواز سے (نماز باطل ہے)

۹۔ بھول کر نماز باطل نہیں ہے (مسئلہ ۱۱۵۰)

۱۰۔ الفاظ اور دیگر افعال جو کبھی کبھی نماز میں واقع ہو جاتے ہیں۔

۱۔ کسی دنیاوی کام کے لئے، جان بوجھ کر اور بلند آواز سے (ٹھیک نہیں)
 ۲۔ کسی دنیاوی کام کے لئے، مگر بغیر آواز کے (کوئی حرج نہیں)
 ۳۔ خوفِ خدا کی وجہ سے [آہستہ ہو یا بلند آواز سے (کوئی حرج نہیں)
 ۴۔ آخرت کے لئے۔] بلکہ بہترین اعمال میں سے ہے (مسئلہ ۱۱۵)

۵۔ رونا

اختیار واجب نماز کو توڑنا حرام ہے (مسئلہ ۱۱۵۹)

۱۔ مال و دولت کی حفاظت کے لئے اور مالی یا سبانی نقصان
 سے بچنے کے لئے، کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۱۵۹)
 ۲۔ اگر اپنی جان کی حفاظت یا کسی ایسی جان کی حفاظت جس
 کی حفاظت واجب ہے یا ایسا مال کہ جس کی حفاظت واجب
 ہے اور نماز توڑنے کے بغیر ممکن نہ ہو تو نماز کو توڑ دینا چاہیئے۔
 لیکن ایسا مال کہ جس کی کوئی اہمیت نہ ہو اس کے لئے نماز کو
 توڑنا مکروہ ہے۔ (مسئلہ ۱۱۶۰)

۳۔ ہر رقم خواہ اسپے قرض کی حالت میں نماز پڑھ کر سہا ہے، اگر
 وسیع وقت میں نماز پڑھ سہا ہو تو اگر نماز کی حالت میں قرض ادا کر
 سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں ادا کرے لیکن اگر
 نماز کو توڑنے کے بغیر ادا نہ کر سکتا ہو تو واجب ہے کہ نماز کو
 توڑے اور اس کا قرضہ دے کر دوبارہ نماز پڑھے (مسئلہ ۱۱۶۱)

۴۔ نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہو جائے کہ مسجد خالی ہے، اگر نماز کا
 وقت تنگ ہے تو نماز کو پورا کرنا چاہیئے اگر وقت وسیع ہو اور
 مسجد کو پاک کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو نماز کی حالت میں
 مسجد کی تعمیر کر کے نماز کا باقی حصہ پورا کرے اور اگر نماز ٹوٹ

وہ مقامات جہاں واجب
 نماز کو توڑا جا سکتا ہے۔

جاتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے اور مسجد کو پاک کر کے
بعد میں نماز پڑھے۔ (مسئلہ ۱۱۶۲)

بہرہ اگر رکوع کی حد تک ٹھکنے سے پہلے یاد آجائے کہ اذان اور
اقامت کو بھول گیا ہے تو اگر نماز کا وسیع وقت ہو تو مستحب ہے
کہ اذان اور اقامت کہنے کے لئے نماز کو توڑ دے۔ (مسئلہ ۱۱۶۳)

وہ شخص جسے نماز توڑ دینی چاہیئے اگر وہ نماز کو نہ توڑے اور اسی طرح پوری کرے تو وہ
گنہگار ہے۔ لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۶۴



شکایات نماز

- ۱۔ وہ شک جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں۔ (۸ طرح پر)
 ۲۔ وہ شک جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے (۶ طرح پر)
 ۳۔ وہ شک جو صحیح ہیں۔ (۹ طرح پر)

شک کی تین قسمیں ہیں جو مجموعاً
 ۲۳ طرح پر ہیں۔

وہ شک جو نماز کو باطل کر
 دیتے ہیں۔

- ۱۔ دو رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک
 ۲۔ تین رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک
 ۳۔ چار رکعتی میں اگر یہ شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ
 ۴۔ چار رکعتی نماز میں دوسرا سجدہ پورا کرنے سے پہلے شک ہو کہ
 دو رکعت پڑھی ہیں یا زیادہ۔

۵۔ ۲ اور ۵ کے درمیان یا ۲ اور ۵ سے زیادہ رکعتوں کے

درمیان شک

- ۶۔ ۳ اور ۶ یا ۳ اور ۶ سے زیادہ رکعتوں میں شک
 ۷۔ نماز کی رکعتوں میں شک ہو کہ معلوم نہ ہو کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔
 ۸۔ ۴ اور ۶ یا ۴ اور ۶ سے زیادہ رکعتوں میں شک، تو احتیاط
 واجب یہ ہے کہ چوتھی رکعت سمجھتے ہوئے نماز کو پورا کریں اور
 نماز کے بعد دو سجدہ سہو بجالائیں اور نماز کو بھی دوبارہ پڑھیں

(مسئلہ ۱۱۶۵)

۱	۲ رکعتی نماز میں شک	رکعتوں کی تعداد میں
۲	۳ رکعتی نماز میں شک	رکعتوں کی تعداد میں
۳	۴ رکعتی نماز میں شک	۱ یا زیادہ
۴	۵ رکعتی نماز میں شک	۲ یا زیادہ، دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے پہلے۔
۵	۴ رکعتی نماز میں شک	۲ اور ۵ یا ۲ اور ۵ سے زیادہ
۶	۵ رکعتی نماز میں شک	۳ اور ۶ یا ۳ اور ۶ سے زیادہ
۷	۴ رکعتی نماز میں شک	
۸	معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں	

۱۔ ایسے کام میں شک کہ جس کے بجا لانے کا موقع گزر چکا ہو جیسے رکوع میں شک ہو کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں راگر اس کے بعد والے کام میں مصروف نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ جس کام میں شک ہوا ہے اسے انجام دے لیکن اگر اس کے بعد والے کام میں مصروف ہو گیا ہو تو اسے اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے مثلاً رکوع اور سجدے کرنے کے بعد شک کرے کہ رکوع اور سجدوں کے واجب کام انجام دینے ہیں یا نہیں جیسے ذکر وغیرہ تو اسے اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

۲۔ نماز کا سلام پڑھنے کے بعد شک؛ اگر نماز کے سلام پڑھنے کے بعد شک کرے کہ نماز صحیح تھی یا نہ مثلاً شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں... تو اسے اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

۲ وقت گزرنے کے بعد شک اگر نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا یہ گمان کرے کہ نماز نہیں پڑھی تو ان صورتوں میں نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں لیکن اگر وقت ختم ہونے سے پہلے شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا گمان ہو کہ نماز نہیں پڑھی تو ان صورتوں میں نماز پڑھنی ضروری ہے۔ بلکہ اگر گمان کرے کہ پڑھ لی ہے تب بھی پڑھنی چاہیے۔

۴ کثیر الشک کا شک، یعنی جو شخص زیادہ شک کرتا ہو اگر کوئی شخص ایک ہی نماز میں تین مرتبہ شک کرے یا تین نمازوں میں مثلاً صبح، ظہر اور عصر میں پے در پے شک کرے تو اسے کثیر الشک کہتے ہیں۔

۵ امام کا شک نماز کی رکعتوں کی تعداد میں، اگر ماموم ان کی تعداد کو جانتا ہو اور اسی طرح اگر ماموم کو تعداد میں شک ہو لیکن امام جانتا ہو۔

۶ مستحب نماز میں شک، رکعتوں کی تعداد میں شک ہو تو کم سے کم پر بنا رکھنی چاہیے۔

۱۱۶۷ء سے ۱۱۹۸ء تک

۱ موقع و محل گزر جانے کے بعد شک

۲ وقت گزر جانے کے بعد شک

۳ سلام کے بعد شک

۴ کثیر الشک کا شک

۵ امام اور ماموم کا رکعتوں کی تعداد میں شک

۶ مستحب نماز میں شک

صحیح شک کی نوصدیں ہیں جو صرف چار رکعتی نمازوں میں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد اگر شک ہو کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا تین رکعت (تو تیسری رکعت سمجھ کر ایک رکعت اور پڑھے اور نماز کو پورا کرے اور نماز ختم کر کے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھنی چاہیئے۔

۲۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا چوتھی (تو چوتھی رکعت قرار دے کر نماز کو پورا کرے اور نماز کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے)

۳۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد اگر شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری یا چوتھی (تو چوتھی رکعت قرار دے کر نماز کو پورا کرے اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔ لیکن اگر پہلے سجدے سے پہلے یا دوسرے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک شک پیش ہو تو نماز کو توڑ سکتا ہے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

۴۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد اگر شک ہو کہ چوتھی رکعت ہے یا پانچویں (تو چوتھی رکعت قرار دے کر نماز کو پورا کرے اور نماز ختم کرنے کے بعد دو سجدہ سہو بجالائے۔)

۵۔ تین اور چار میں شک (نماز میں جس جگہ بھی ہو تو چوتھی قرار دے کر نماز کو پورا کرے اور نماز کو ختم کر کے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے)

۶۔ قیام کی حالت میں ۴ اور ۵ کے درمیان شک (بیٹھ جانا چاہیئے اور تشہد پڑھ کر سلام پڑھے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے)

۷۔ ۳ اور ۵ کے درمیان شک، قیام کی حالت میں ہو تو ۲ رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی چاہیئے۔

۸۔ قیام کی حالت میں ۳ اور ۴ اور ۵ کے درمیان شک (نماز ختم کرنے کے بعد ۲ رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور ۲ رکعت بیٹھ کر پڑھے۔)

۹۔ ۵ اور ۶ کے درمیان شک: دو سجدہ سہو بجالائے۔

صبح شنگ

۸۵

حکم	شنگ کی حالتیں	دوسرے سجدے کے بعد	نماز کی کسی جگہ پر	قیام کی حالت میں
۱	رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا ۲ رکعت بیٹھ کر	۲ اور ۳ کے مابین شنگ	۳ اور ۵	۳ اور ۵
۲	رکعت کھڑے ہو کر	۲ اور ۳ کے مابین شنگ	—	۳ اور ۵
۳	رکعت کھڑے ہو کر اور ۲ رکعت بیٹھ کر	۲ اور ۳ کے مابین شنگ	—	۳ اور ۵ اور ۵
۴	سجدہ سہو	۲ اور ۳ کے مابین شنگ	—	۵ اور ۳



نماز

نماز احتیاط:

- ۱۔ نیت: جس شخص پر نماز احتیاط واجب ہو تو نماز کا سلام پڑھنے کے فوراً بعد نماز احتیاط کی نیت کرے۔
- ۲۔ تکبیر: پھر "اللہ اکبر" کہے۔
- ۳۔ حمد: پھر سورہ "الحمد" پڑھے۔
- ۴۔ رکوع: پھر رکوع کرے۔
- ۵۔ سجدہ: پھر دو سجدے کرے۔

نماز احتیاط کا طریقہ

(مسئلہ ۱۲۱۵)

۱۔ الحمد کے بعد دوسرا سورہ نہیں ہے۔

۲۔ قنوت نہیں ہے

۳۔ نماز کو آہستہ پڑھے

۴۔ نماز کی نیت نہان پر نہ لائے

۵۔ احتیاط واجب ہے کہ اس کی بسم اللہ بھی آہستہ کہے (مسئلہ ۱۲۱۶)

نماز احتیاط

✽ نماز کے سلام کے بعد تین چیزوں کے لئے:

۱۔ نماز پڑھتے ہوئے بھول کر کوئی بات کرے

۲۔ ایک سجدہ بھول جائے۔

۳۔ چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے بعد شک ہو کہ چار رکعت نماز پڑھی ہے

یا ۵ رکعت

✽ احتیاط واجب یہ ہے کہ ان دو مقامات میں بھی سجدہ سہو بجالائے

سجدہ سہو:

کن چیزوں کے لئے سجدہ سہو بجا

لانا ضروری ہے۔

اے ایسی جگہ جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہیے مثلاً پہلی رکعت میں بھول کر سلام دے۔
پھر تشہد پڑھنا بھول جائے۔

(مسئلہ ۱۲۳۶)

*** بے جا قیام کے لئے بھی دو سجدہ سہو بجالانے چاہئیں (مسئلہ ۱۲۶۶)
اگر سجدہ سہو کو نماز کے سلام کے فوراً بعد جان بوجھ کر بجائے تو گنہگار ہوگا اور واجب ہے کہ جتنا جلدی
ممکن ہو سجدہ سہو کو بجالائے لیکن اگر بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے فوراً انجام دے البتہ نماز کو دوبارہ
پڑھنا ضروری نہیں (مسئلہ ۱۲۴۶)

☆ سجدہ سہو کا طریقہ ☆

نماز کے سلام کے بعد فوراً سجدہ سہو کی نیت کرے اور پیشانی کو ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے
اور یہ کہے ”بسم اللہ وبالله وصلى الله على محمد وآله“ بسم اللہ وبالله اللہ صل علی محمد وآل محمد لیکن بہتر ہے
یہ کہے ”بسم اللہ وبالله اسلام علیہا ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ اس کے بعد بیٹھے اور دوبارہ
سجدہ کرے اور سجدے میں مذکورہ بالا ذکر میں سے کوئی ایک کہے، پھر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر سلام دے۔

(مسئلہ ۱۲۵۰)

(نماز کے اجزاء و شرائط کا کم یا زیادہ کرنا)

اوجہات نماز میں سے کسی چیز کا کم یا زیادہ کرنا خواہ ایک حرف ہو نہ باطل ہے (مسئلہ ۱۲۴۳)
کم یا زیادہ کرنے کی اقسام
مسئلہ نہ جاننے کی صورت میں
ارکن نہ ہو (نماز صحیح ہے بشرطیکہ جاہل قاصر یعنی مسئلہ پوچھنے
کی طرف بالکل توجہ ہی نہ رکھتا ہو۔ (مسئلہ ۱۱۶۴)

ارکن ہو دا احتیاط واجب کی بنا پر نماز باطل ہے

ار نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہو کہ اس کا وضو یا غسل باطل تھا۔

(مسئلہ ۱۲۶۵)

کن صورتوں میں نماز کو توڑ سکتا ہے:

۱۔ وضو یا غسل کے بغیر نماز شروع کر چکا ہے۔

مذکورہ بالا دو صورتوں میں ضروری ہے کہ وضو یا غسل کرے دوبارہ نماز پڑھے اور اگر نماز کے بعد معلوم ہو تو وضو یا غسل
کرے دوبارہ نماز بجالائے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا کرنی چاہیے۔

۱۔ اگر رکوع میں جلانے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۲۔ اگر رکوع تک پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے کہ پلٹ کر دونوں سجدوں کو بجالائے پھر طحا کہہ کر حمد اور سورہ یا تسبیحات اربعہ کو پڑھے اور نماز کو پورا کرے اور بے جا قیام کے لئے دو سجدہ سہوہ بجالائے (مثلاً ۱۳۶۲)۔

۳۔ اگر السلام علینا اور السلام علیکم کہنے سے پہلے یاد آجائے کہ آخری رکعت کے ”سجدے“ بجا نہیں لایا تو ضروری ہے کہ دو سجدے بجالائے اور دوبارہ تشہد اور سلام پڑھ کر نماز کو پورا کرے۔ (مثلاً ۱۳۶۷)۔

۴۔ اگر سلام سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے کہ بھولی ہوئی مقدار کو بجالائے (مثلاً ۱۳۶۸)۔

۵۔ اگر سلام کے بعد یاد آئے تو اگر کوئی ایسا کام انجام دے چکا ہو جس کے عذاب یا بھول کر بجالانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جیسے قبلہ کی طرف پیٹھ کر لی ہو تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے جس کے عذاب یا سہوہ بجا لانے سے نماز باطل ہو جاتی ہو تو ضروری ہے کہ اس مقدار کو جو بھول چکا ہے فوراً بجالائے۔ (مثلاً ۱۳۶۹)۔

پوشخص پہلی رکعت کے دو سجدے بھول گیا ہو

اگر یاد آجائے کہ نماز کی آخری ایک رکعت یا زیادہ نہیں پڑھیں



مسافر کی نماز

(مسافر کو چاہیئے کہ



کی نمازوں کو ۸ شرائط کے ساتھ قصر یعنی دو رکعت بجلائے)

(مسئلہ ۱۲۷ تا ۱۳۵۵)

۱۔ اس کا سفر ۸ شرعی فرسخ سے کم نہ ہو۔

۲۔ شروع سفر ہی سے ۸ فرسخ کا ارادہ رکھتا ہو۔

۳۔ راستے میں اپنے ارادے کو تبدیل نہ کرے،

۴۔ ۸ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے عبور کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو

اور کسی جگہ دس دن یا دس دن سے زیادہ رہنا بھی نہ چاہتا ہو۔ پس وہ شخص جو

۸ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے عبور کرے یا دس دن تک کسی

جگہ رہ جائے تو اسے چاہیئے کہ نماز کو پورا پڑھے۔

۵۔ اس کا سفر کسی حرام کام کے لئے نہ ہو۔

آٹھ شرطیں

۶۔ بادیہ نشین لوگوں میں سے نہ ہو کہ جو صحرائوں میں بھرتے رہتے ہیں اور جہاں بھی

پانی اور خوراک مل جائے وہاں ٹھہر جاتے ہیں پھر چند دنوں کے بعد کسی دوسری جگہ

چلے جاتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے ہر سفر میں نماز کو پورا پڑھیں۔

۷۔ سفر کہنا اس کا شغل دکاروبار نہ ہو،

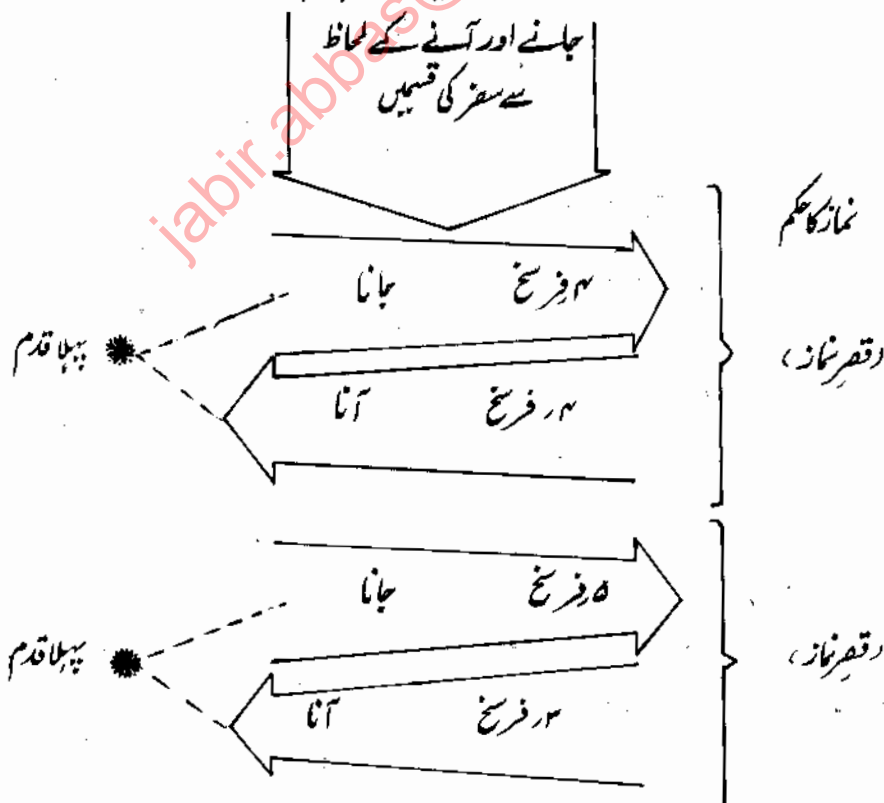
۸۔ حد ترخص تک پہنچ جائے یعنی اپنے وطن سے یا اس جگہ سے جہاں دس

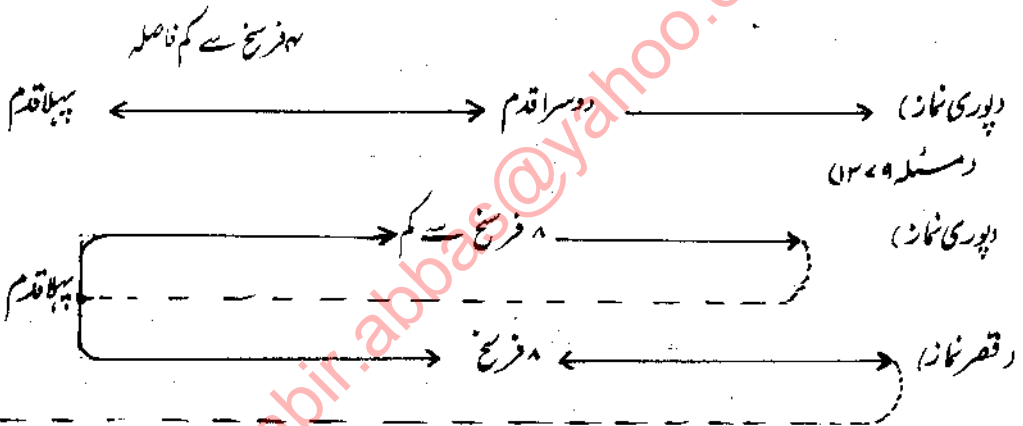
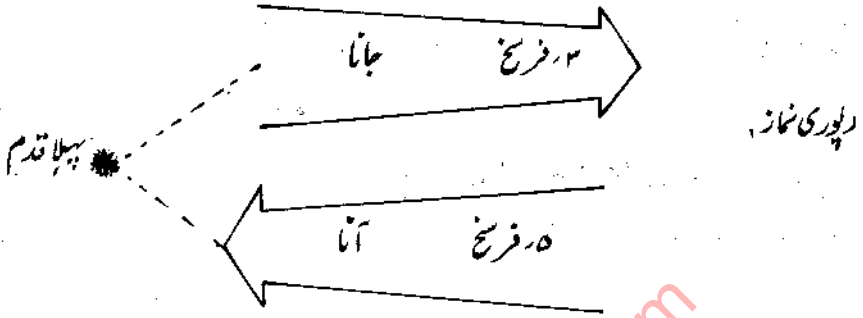
دن تک رہنے کا ارادہ کر چکا ہو اتنا دور چلا جائے کہ شہر کی دیوار نظر نہ

آئے اور اذان کی آواز نہ سنے

امام سے استفتاء
 س: جو مجاہدین جنگ کے محاذوں پر ہیں اور مکن ہے کبھی کہیں چلے جائیں یا ایسے افراد جو مختلف
 ڈیوٹیوں کے باعث ایک ہی شہر میں آتے جاتے رہتے ہیں ان کی نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے؟
 ج: وہ لوگ مسافروں والا حکم رکھتے ہیں مگر یہ کہ ایک مہینے تک کسی جگہ پر غیر یقینی حالت میں رہیں تو
 اس صورت میں ۳۰ دن کے بعد نماز پوری پڑھیں۔

شرط اول کے احکام ۱ (مسافر ۸ فرسخ سے کم نہ ہو)
 جس کا جانا اور آنا ۸ فرسخ ہو تو اگر اس کا جانا ۴ فرسخ سے کم نہ ہو تو اسے نماز قصر پڑھنی چاہیئے لہذا اگر
 اس کا جانا ۳ فرسخ اور واپس آنا ۵ فرسخ ہو تو اسے چاہیئے کہ نماز کو پورا پڑھے (مسئلہ ۱۲۷۳)





پہلے مقام سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے سفر شروع کیا ہو جیسے انسان کا وطن)

۱۔ انسان خود تحقیق کرے

۲۔ دو عادل گواہی دیں کہ ۸ فرسخ ہے

(مسئلہ ۱۳۷۴)

۳۔ لوگوں میں مشہور ہو

۸ فرسخ معلوم کرنے کے طریقے

۴۔ اگر ایک عادل شخص گواہی دے تو قصر بھی پڑھے اور پوری

(مسئلہ ۱۳۷۵)

بھی پڑھے

۵۔ اگر شہر کی دیوار ہو تو آٹھ فرسخ کا حساب شہر کی دیوار سے کیا جائے۔

۶۔ اگر شہر کی دیوار نہ ہو تو شہر کے آخری مکانوں سے حساب کیا

(مسئلہ ۱۳۸۰)

جائے۔

۸ فرسخ کہاں سے شروع ہوتے ہیں؟

*** دوسری شرط کے احکام (سفر کے شروع ہی سے ۸ فرسخ کا ارادہ ہو)

۱۔ شروع ہی سے ارادہ رکھتا ہو کہ ۸ فرسخ سفر کرے گا وحدتِ شخص سے نکلتے ہی نماز قصر ہو جائے گی۔

۲۔ ایسی جگہ جائے جو ۸ فرسخ سے کم ہو پھر اس جگہ پہنچ کر ارادہ کرے کہ آگے اس جگہ جائے جس سے طے شدہ فاصلے کو ملا کر ۸ فرسخ بنتا ہو (نماز پوری پڑھنی چاہئے) لیکن اگر چاہے کہ وہاں سے ۸ فرسخ جائے یا نہ ۸ فرسخ جا کر اپنے وطن یا اس جگہ جہاں دس دن رہنا چاہتا ہے وہاں آئے تو نماز قصر پڑھے (مثلاً، دوسری شرط)

۳۔ شروع ہی میں یہ ارادہ نہ ہو۔

قصد و ارادہ

*** تیسری شرط کے احکام (سفر کے دوران اپنا ارادہ تبدیل نہ کرے)

۱۔ ۴ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے مقرر ہو جائے یا اپنے ارادے کو بدل دے (پوری نماز)

۲۔ وہاں جانے کا پختہ ارادہ کرے (نماز قصر ہے) مسئلہ ۱۲۸۸

۳۔ اسی جگہ رہنے کا پختہ ارادہ ہو

۴۔ ۱۰ دن کے بعد وہاں کا ارادہ کرے۔

۵۔ وہاں جانے اور وہاں ٹھہرنے میں بغیر یقینی حالت میں

ہو (نماز پوری ہے) (مسئلہ ۱۲۸۷)

ارادہ بدلنے کی دو صورتیں ہیں

امام سے استفتاء

س: جو لوگ روزانہ اپنے کام کے لئے فخری مسافت سے زیادہ دور جاتے ہیں اور وہاں آتے ہیں اور آپ کے فتوے کے مطابق ان کی نماز قصر ہے اور روزہ بھی نہیں رکھ سکتے تو کیا وہ اس مسئلے میں کسی دوسرے مرجع تقلید کی طرف رجوع کر سکتے ہیں؟

ج: بسمہ تعالیٰ۔ یہ مسئلہ اور اس قسم کے دیگر وہ مسائل جن میں مزید فتویٰ موجود ہو ان میں کسی دوسرے کی طرف رجوع نہیں ہو سکتا۔

۱۔ اگر کسی حرام کام مثلاً چوری کرنے کے لئے سفر کرے۔

۲۔ اگر وہ سفر کرنے والے کے

لئے نقصان دہ ہو۔

۳۔ یا عورت کا سفر شوہر کی

اجازت کے بغیر

۴۔ یا بیٹے کا سفر ماں یا باپ کے

منع کرنے کے باوجود جبکہ

وہ سفر ان کے لئے واجب

بھی نہ ہو۔ (مسئلہ ۱۳۹۷)

۵۔ جس سفر سے ماں باپ کو تکلیف پہنچتی ہو۔

۶۔ اگر سفر کے دوران ارادہ کرے کہ باقی سفر گناہ کرنے کے لئے

کرے گا۔ (مسئلہ ۱۳۹۸)

جن مقامات پر سفر کے حرام

ہونے کی وجہ سے نماز پوری

پڑھنی چاہیئے۔

یہ دو تفریق کی غرض سے سفر کو حرام نہیں لہذا ایسے سفر میں نماز قصر پڑھنی چاہیئے

(مسئلہ ۱۳۰۰)

۱۔ وہ شکار ہو و لوب اور خوش گزرائی کے لئے ہو اس

کی نماز پوری ہے)

۲۔ روزی کی تلاش کے لئے ہو (نماز قصر ہے)

۳۔ مال میں اضافے کی نیت سے ہو احتیاط واجب ہے

کہ قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے لیکن روزہ رکھے (مسئلہ ۱۳۰۱)

۴۔ اونٹ چرانے والا، ڈرائیور، چوکیدار (جو عام طور پر چلتے

پھرتے رہتے ہوں) ملاج رکشتی چلانے والا اور اس قسم کے

دوسرے افراد۔ پہلے سفر میں نماز قصر اور باقی ہر سفر میں نماز

پوری پڑھے۔

۵۔ جس شخص کا سال کے کچھ دنوں میں شغل سفر ہو جیسے وہ ڈرائیور

شکار کے لئے سفر کرنے

کی تین صورتیں ہیں۔

وہ شخص جس کا شغل سفر ہو۔

جو صرف گرمیوں یا صرف سردیوں میں اپنی گاڑی کو کرایہ پر دیتا ہو تو جس سفر میں وہ اپنے کام میں مصروف ہے نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب ہے کہ قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔ (مسئلہ ۱۳۱۰)

۳۔ جس کا شغل سفر ہو اگر وطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ ۱۰ دن رہ جائے تو ۱۰ دن کے بعد اپنے پہلے سفر میں نماز کو قصر پڑھے خواہ شروع ہی سے دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا تھا یا نہیں (مسئلہ ۱۳۱۳)

جو مسافر تیس دن تک جانے اور رہنے میں تردد (غیر یقینی حالت میں) ہو تو وہ اسی صورت میں نماز پوری پڑھے گا جب ۳۰ دن تک ایک جگہ رہے لیکن اگر کچھ دن کہیں اور کچھ دن کہیں رہے تو اسے ایک ماہ کے بعد بھی نماز قصر پڑھنی چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۳۵۵)

امام سے استفتاء
بسمہ تعالیٰ: اگر محاذ جنگ میں جانا وغیرہ شرعاً اس شخص پر متعین نہ ہو چکا ہو تو والدین کو ناراض نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ ان کی اجازت ضروری نہیں۔



قضاء نماز

۱۔ جو شخص اپنی واجب نماز وقت کے اندر سہانہ لائے
تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی قضا پڑھے
(مسئلہ ۱۳۷۰)

۲۔ جو شخص نماز کا وقت گزر جانے کے بعد جانے کہ جو
نماز پڑھ چکا ہے وہ باطل تھی تو واجب ہے کہ اس
کی قضا پڑھے۔ (مسئلہ ۱۳۷۱)

۳۔ جس شخص نے قضا نماز پڑھنی ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ اسے سہانہ
لانے میں کوتاہی نہ کرے لیکن یہ ضروری نہیں کہ فوراً بجالائے۔
(مسئلہ ۱۳۷۲)

۴۔ ہنگامہ نمازوں کی قضا ترتیب کے ساتھ بجالانی چاہیئے۔ مثلاً جس
نے ایک دن عصر کی نماز نہ پڑھی ہو اور دوسرے دن ظہر کی نماز
نہ پڑھی ہو تو ضروری ہے کہ پہلے عصر اور اس کے بعد ظہر کی نماز کی
قضا بجالائے۔ (مسئلہ ۱۳۷۵)

۵۔ جب تک انسان زندہ ہے اگرچہ اپنی قضا نمازیں ادا نہ کر سکتا
ہو لیکن کوئی دوسرا اس کی نیابت میں اس کی قضا نمازیں ادا نہیں کر
سکتا۔ (مسئلہ ۱۳۸۷)

۱۔ اس کے مرنے کے بعد
اس کا بڑا بیٹا، بھالائے

۲۔ اور یہ بھی جانتا ہو کہ اس کا

باب کی قضا نماز
اور روزے پڑے بیٹے
پر واجب ہیں

قضا نماز اور روزے کی
قیس اور احکام

بتیہ :-

کے باپ کی نمازیں } باپ انہیں سجا نہیں } ۲ یا اس کی طرف سے کسی
 قضا ہیں ۔ } لایا ۔ } کو اجیر مقرر کرے ۔
 (مسئلہ ۱۳۹۰)

۲ رشک ہو کہ سجا لایا تھا یا نہیں (احتیاط واجب ہے
 کہ ان کی قضا سجا لائے ۔ (مسئلہ ۱۳۹۲)

۲ بڑے بیٹے کو رشک ہو کہ اس کے باپ کی نمازیں قضا ہوئیں یا نہیں
 (اس پر کچھ واجب نہیں ہے ۔ (مسئلہ ۱۳۹۱)

جب بڑا بیٹا اپنے باپ کی قضا نماز پڑھتا چاہیے تو اسے چاہیے وظیفہ شرعی
 کے مطابق اس کے مثلاً نمازوں کی قضا کھڑے ہو کر سجا لائے ۔
 (مسئلہ ۱۳۹۵)



نماز جماعت اور اس کی اہمیت

۱۔ مستحب ہے کہ تمام واجب نمازوں بالخصوص پنجگانہ نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھیں اور صبح مغرب اور عشاء کی نمازوں کو خاص طور پر مسجد کے بسایہ لوگوں اور جو اذان کی آواز سنیں جماعت کے ساتھ پڑھنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ (مسئلہ ۱۳۹۹)

۲۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر ایک شخص امام (پیش نماز) کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو ہر ایک رکعت کا ثواب ۱۵۰ نمازوں کے برابر ہے اور اگر دو آدمی اقتداء کریں تو ہر رکعت کا ثواب ۲۰۰ نمازوں کے برابر ہے اور جس قدر نماز کی زیادہ ہوں ثواب بھی زیادہ ہوگا۔ اور جب دس افراد سے زیادہ ہو جائیں تو پھر اگر تمام آسمان کا غذا اور تمام دریا، سیاحی اور تمام درخت ظہیں اور تمام جن اور انسان لکھنے والے ہوں تو ایک رکعت کا ثواب بھی نہیں کھ سکیں گے۔ (مسئلہ ۱۴۰۰)

۳۔ لاپرواہی کرنے ہوئے نماز جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہے اور بغیر کسی وجہ و عذر کے نماز جماعت میں شرکت نہ کرنا اچھا نہیں (مسئلہ ۱۴۰۱)

۴۔ مستحب ہے کہ انسان نماز جماعت کا انتظار کرے کیونکہ آخر وقت میں نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا اول وقت میں جماعت کے بغیر پڑھنے سے بہتر ہے اور نماز جماعت کو اختصار کے ساتھ پڑھنا اس نماز سے بہتر ہے جو طوالت کے ساتھ بغیر جماعت کے ہو۔ (مسئلہ ۱۴۰۲)

۵۔ جب نماز جماعت شروع ہو جائے تو مستحب ہے کہ جو شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس کی پہلی نماز باطل تھی تو دوسری نماز کافی ہے۔

(مسئلہ ۱۴۰۳)

۱۔ جو شخص نماز کی حالت میں دسواں کا شکار ہوتا ہو تو اگر اسے یقین ہو کہ صرف جماعت کے ساتھ پڑھنے میں دسواں کا شکار نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۱۴۰۵)

۲۔ اگر ماں باپ اپنے فرزند کو حکم دیں کہ نماز کو جماعت کے ساتھ بجائے تو چونکہ ماں باپ کی اطاعت واجب ہے۔ لہذا احتیاط واجب ہے کہ فرزند دہیا ہو یا بیٹی نماز باجماعت پڑھے۔ اور جماعت میں استجاب کی نیت کرے۔ (مسئلہ ۱۴۰۶)

۳۔ جو شخص سورہ الحمد اور دوسرا سورہ اور نماز کے دیگر افعال کو اچھی طرح نہ جانتا ہو تو اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو اسے چاہیے کہ وہ سیکھ لے۔ لیکن وقت تنگ ہو تو احتیاط واجب ہے کہ حتی الامکان نماز کو جماعت کے ساتھ بجائے (مسئلہ ۱۴۰۸)

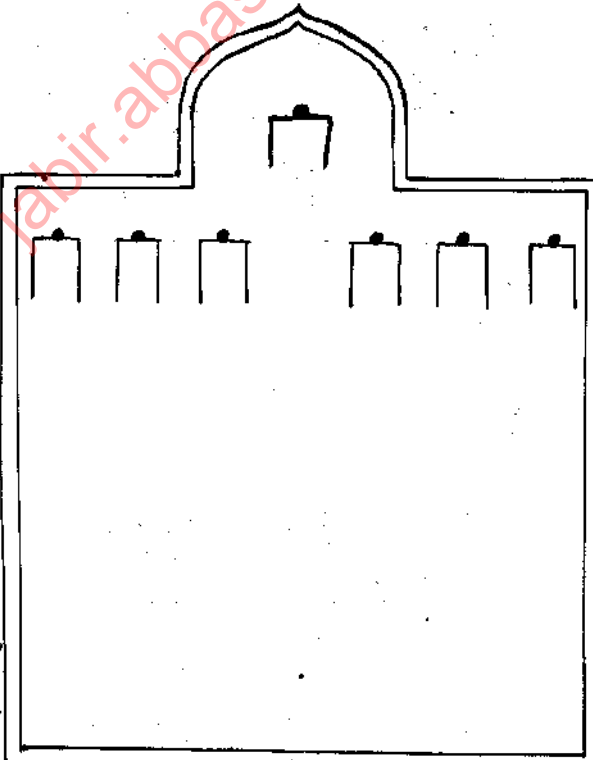
وہ مقامات جہاں نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔



نماز جماعت کی صفوں کی ترتیب

اگر پیش نماز محراب میں ہو اور اس کے پیچھے کوئی شخص نماز نہ پڑھ رہا ہو تو جو لوگ محراب کے دائیں بائیں جانب کھڑے ہیں اور دیوار کی وجہ سے پیش نماز کو نہیں دیکھ سکتے تو وہ اس امام کی اقتداء نہیں کر سکتے بلکہ اگر کوئی شخص امام کے پیچھے کھڑا ہو اور دیواروں کی وجہ سے دائیں بائیں کھڑے ہونے والے افراد امام کو نہ دیکھ سکتے ہوں تو ان کی نماز میں اشکال ہے (ٹھیک نہیں) (مسئلہ ۱۴۱)

امام خیمتی سے استفتاء
س، آپ کے فتوے کے
مطابق نماز جماعت کی تمام
صفوں کا اتصال اور آپس
میں ملا ہونا ضروری ہے
اور ستون کے پیچھے کھڑے
ہونے والے افراد اگرچہ
دائیں بائیں طرف سے اتصال
رکھتے ہوں کی نماز باطل ہے تو
جو لوگ کثرت افراد کی وجہ سے



جو شخص ستون کے پیچھے
کھڑا ہو اگر دائیں یا بائیں
طرف سے دیگر مقتدیوں کی
وجہ سے پیش نماز کو متصل نہ
ہو تو وہ اقتداء نہیں کر سکتا
بلکہ اگر دونوں طرف سے
متصل ہو لیکن سامنے کی طرف
سے متصل نہ ہو تو اس کی
نماز جماعت ٹھیک نہیں
(مسئلہ ۱۴۱)

جماعت نماز کی صفوں میں ترتیب

100

عام طور پر اسی طرح کھڑے

ہوتے ہیں ان کی نماز کا کیا

حکم ہے؟

ج: دائیں یا بائیں جانب سے

انقلاب کی صورت میں اگر سامنے

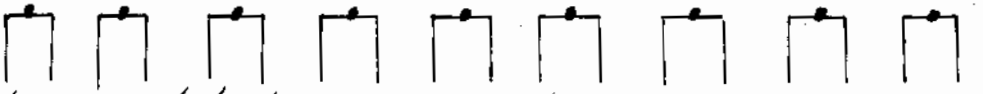
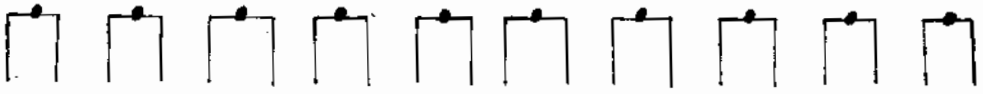
دالی صف کے کسی ایک شخص

کو بھی دیکھ سکا ہو تو کوئی حرج

نہیں بہت صحیح ہے۔

اگر جماعت کی صفیں مسجد کے دروازے تک پہنچ جائیں تو جو شخص مسجد کے دروازے میں اگلی صف کے پیچھے کھڑا ہو اس کی نماز صحیح ہے اور اسی طرح ان لوگوں کی نماز بھی صحیح ہیں جو اس شخص کے پیچھے کھڑے ہوں لیکن ان لوگوں کی نماز صحیح نہیں جو اس کے دائیں یا بائیں کھڑے ہوں اور اپنی اگلی صف کو نہ دیکھ سکیں۔ (مسئلہ ۱۴۱۳ھ)

*** اگر ان افراد کے درمیان جو ایک صف میں کھڑے ہوں کوئی میز بچہ کھڑا ہو دینی وہ بچہ چوہے اور بڑے کی تیز کر سکتا ہو، جبکہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس بچے کی نماز باطل ہے تو اقتدا کر سکتے ہیں۔ (مسئلہ ۱۴۱۷ھ)



اگر پہلی صف اتنی لمبی ہو کہ دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہونے والے افراد پیشوا کو نہ دیکھ سکتے ہوں تو وہ اقتدا کر سکتے ہیں لیکن اگر کسی دوسری صف کے لمبا ہونے کی وجہ سے اس صف کے دونوں طرف کھڑے ہونے والے افراد اپنی اگلی صف کو نہ دیکھ سکیں تو وہ بھی اقتدا کر سکتے ہیں۔ (مسئلہ ۱۴۱۷ھ)

نماز جماعت

۱۔ ابتدائے نماز سے اگر پہلی صف میں کھڑا ہو تو امام کی تکبیر کے فوراً بعد تکبیر کہے اور اگر پیچھے والی صفوں میں کھڑا ہو تو سامنے والی صف کے نماز اور تکبیر کہنے کے وقت تکبیر کہہ سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب ہے کہ انتظار کرے تاکہ سامنے والی صف کی تکبیر ختم ہو جائے۔ (مسئلہ ۱۴۱۸)

۲۔ پہلی رکعت کے بعد سورہ کے درمیان (نیت کر کے تکبیر کہے گا اور نماز پڑھے گا) البتہ اگر ابتدائے نماز میں یا حمد و سورہ کے درمیان اذکار کرے اور اس کے رکوع میں جانے سے پہلے پیش از رکوع سے سر اٹھالے تو اس کی نماز جماعت صحیح ہے اور اسے چاہیے کہ رکوع میں جائے اور پیش از کے ساتھ مل جائے۔

(مسئلہ ۱۴۲۰)

۳۔ امام کے رکوع تک پہنچ جائے اگرچہ امام کا ذکر رکوع ختم بھی ہو چکا ہو اس کی نماز باجماعت صحیح ہے اور ایک رکعت شمار کی جائے گی۔ (مسئلہ ۱۴۲۱)

۴۔ امام کے رکوع تک پہنچے اس کی نماز بغیر جماعت کے صحیح ہے اور اسے پورا کرنا چاہیے۔ (مسئلہ ۱۴۲۲)

۵۔ امام کے رکوع تک پہنچے یا نہیں اس کی نماز صحیح ہے اور فردی بغیر جماعت کے ہوگی۔ (مسئلہ ۱۴۲۳)

اذکار کرنے کے مقامات

۳۔ جب امام رکوع میں ہو۔

۴۔ رکوع کی مقدار میں جھک جائے۔

۱۔ فرادی نماز کی نیت کر سکتا ہے۔

۲۔ یا انتظار کرے تاکہ پیشازدوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور وہ (ماموم) اس رکعت کو اپنی پہلی رکعت قرار دے۔

(مسئلہ ۱۴۲۹)

۳۔ پیشاز کی دوسری رکعت میں: قنوت اور تشہد کو امام کے ساتھ پڑھے اور احتیاطاً مستحب ہے کہ تشہد پڑھتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں اور پیروں کے سینے کو زمین پر رکھے اور اپنے زانوؤں کو اونچا رکھے اور امام کے تشہد کے بعد کھڑا ہو جائے اور حمد و سورہ کو پڑھے اور اگر سورہ پڑھنے کے لئے وقت نہ ہو تو الحمد کو پڑھے کہ رکوع میں یا سجدے میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ ملائے یا فرادی نماز کی نیت کرے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر سجدے میں امام سے جملے تو بہتر ہے کہ احتیاطاً نماز کو دوبارہ پڑھے۔

(مسئلہ ۱۴۳۹)

۴۔ تیسری یا چوتھی رکعت میں، ماموم کو یقین ہو کہ اگر اقتدار کر لے اور الحمد کو پڑھے تو امام کے رکوع تک نہیں پہنچ سکتا احتیاط واجب ہے کہ انتظار کرے یہاں تک کہ امام رکوع تک پہنچ جائے پھر اقتدار کرے۔

(مسئلہ ۱۴۴۱)

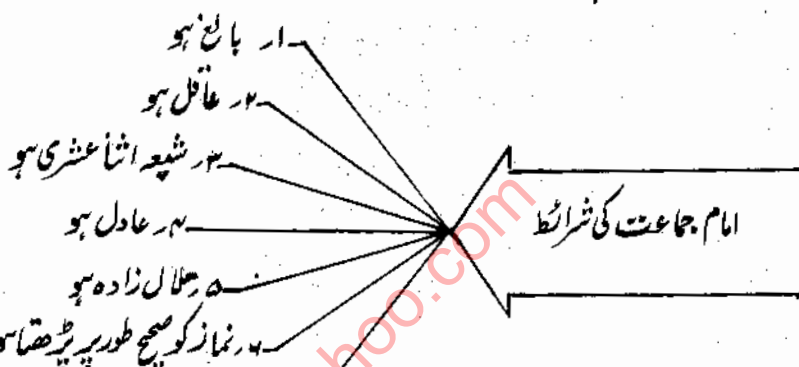
۵۔ نماز کے آخری تشہد میں: اگر نماز جماعت کا ثواب لینا چاہے تو نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور ٹیٹھ جائے اور تشہد کو امام کے ساتھ پڑھے لیکن سلام نہ کہے اور انتظار کرے یہاں تک کہ امام نماز کا سلام پڑھے اس کے بعد کھڑا ہو جائے اور دوبارہ نیت کرنے اور تکبیر کہنے کے بغیر الحمد اور سورہ کو پڑھے اور اسے اپنی نماز کی پہلی رکعت قرار دے۔

(مسئلہ ۱۴۴۱)

۶۔ رائے معلوم نہ ہو کہ امام کون سی رکعت میں ہے اقتدار کر سکتا ہے لیکن الحمد و سورہ کو قصد قربت کے ساتھ پڑھے اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

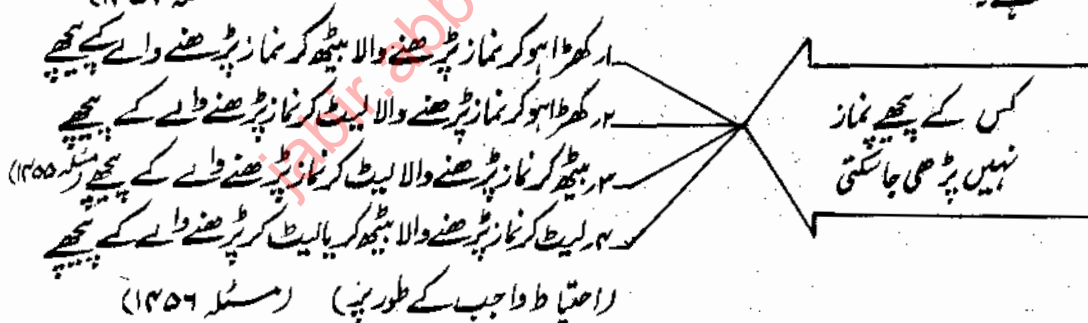
(مسئلہ ۱۴۴۶)

جو شخص ایک رکعت پیشاز سے پیچھے رہ گیا ہو تو جب امام کھڑی رکعت کا تشہد پڑھے تو کھڑے ہو کر نماز کو پورا کر رکنا ہے اور یا ہاتھ کی انگلیوں اور پاؤں کے بیٹے کو زمین پر رکھے اور زالوں کو اونچا اٹھائے رکھے اور انتظار کرے یہاں تک کہ پیشاز نماز کے سلام کو کہے اور اس کے بعد کھڑا ہو جائے۔ (مسئلہ ۱۴۵۲)



۷۔ احتیاط واجب ہے کہ مرد ہو۔ (مسئلہ ۱۴۵۳)

جس پیشاز کو عادل سمجھتا تھا اگر شک کرے کہ وہ عدالت پر باقی رہا ہے یا نہیں اس کی اقتدار کر سکتا ہے۔ (مسئلہ ۱۴۵۴)



جماعت کے احکام

ماہوم نیت کرتے وقت امام کو معین کرے البتہ پیشاز کا نام جاننا ضروری نہیں مثلاً اگر نیت کرے کہ موجودہ پیشاز کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(مسئلہ ۱۴۶۰)

نماز جماعت

۱۴۳۰

۱۔ پیشاز سے آگے نہ کھڑا ہو، البتہ برابر میں کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۴۳۲)

۲۔ الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کے باقی تمام افعال خود بجالائے لیکن اگر اس کی پہلی یا دوسری رکعت ہو اور پیشاز کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو الحمد و سورہ کو پڑھنا چاہیے۔ (مسئلہ ۱۴۶۱)

۳۔ صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں اگر پیشاز کے حمد و سورہ کی آواز کو سن رہا ہو تو الحمد و سورہ کو نہیں پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر نہ سن رہا ہو تو مستحب ہے کہ خود پڑھے لیکن آہستہ (مسئلہ ۱۴۶۲)

۴۔ ظہر و عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں الحمد و سورہ کو نہیں پڑھنا چاہیے۔ اور مستحب ہے کہ ان کی جگہ کوئی ذکر پڑھے۔ (مسئلہ ۱۴۶۳)

۵۔ پیشاز سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہنی چاہیے بلکہ احتیاط واجب ہے کہ امام کی تکبیر ختم ہونے تک تکبیر نہ کہے۔ (مسئلہ ۱۴۶۴)

ماموم کے فرائض

امام سے استفتاء

س: بعض ہائی سکولوں میں نماز باجماعت ہوتی ہے اور چونکہ اکثر طلبہ ۱۱ سے ۱۴ سال کی عمر کے ہوتے ہیں تو کیا ان کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا صحیح ہے اور اس کی شرائط کیا ہیں؟

ج: اگر امام جماعت بالغ اور عادل ہو تو صفوں کے اتصال کو برقرار رکھتے ہوئے نماز جماعت پڑھ سکتے ہیں۔

تکمیلۃ الاحرام، ماموم کو امام سے پہلے نہیں کہنی چاہیئے (مسئلہ ۱۴۶۷)۔
 ۲۔ سلام: اگر ماموم امام سے پہلے عذر اسلام کہے تب بھی اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۴۶۸)

۳۔ رکوع و سجود: اُن چیزوں کے علاوہ جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں ماموم نماز کے دیگر افعال مثلاً (رکوع و سجود) کو امام کے ساتھ یا تھوڑا سا اس کے بعد بجالائے اور اگر عذر امام سے پہلے یا امام کے کافی دیر بعد انجام دے تو گنہگار ہوگا البتہ اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن اگر اس وقت رکوع میں چلا جائے جب امام قرائت میں مشغول ہے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ اور اسی طرح اگر پہلے درپے دو ارکان نماز کو امام سے پہلے یا بعد بجالائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو پورا کر کے دوبارہ پڑھے اگرچہ ممکن ہے اس کی نماز صحیح ہو اور قراوی شمار کی جائے۔ (مسئلہ ۱۴۷۰)

نماز جماعت کے افعال کو
مقدم اور مؤخر کرنے کے احکام

۴۔ اگر غلطی سے رکوع یا سجدے سے سر اٹھائے اور بھول کر یا اس خیال سے کہ امام تک نہیں پہنچ سکتا رکوع یا سجدہ نہ کرے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۴۷۲)

۵۔ رکوع اگر بھول کر یا اس کے پہلے

۶۔ رکوع سے سر اٹھائے

۷۔ رکوع اگر رکوع میں جائے اور رکوع تک پہنچنے سے پہلے امام سر اٹھائے تو اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۱۴۷۱)

۸۔ رکوع اگر رکوع میں جائے اور امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۱۴۷۶)

۹۔ رکوع اگر رکوع میں چلا جائے

۱۔ جن چیزوں کی وجہ سے نماز آیات واجب ہوتی ہے وہ
جس شہر میں واقع ہوں تو صرف اسی شہر کے لوگوں کو نماز
آیات کا پڑھنا واجب ہے دوسرے علاقوں کے لوگوں
کو نماز آیات پڑھنا واجب نہیں، لیکن اگر وہ دونوں مقامات
اتنے زیادہ نزدیک ہوں کہ دونوں کو ایک شہر کہا جاتا ہو تو
اس صورت میں دونوں علاقوں کے رہنے والوں پر واجب ہو
گا کہ نماز آیات پڑھیں۔ (مسئلہ ۱۴۹۴)

۲۔ سورج گرہن یا چاند گرہن شروع ہوتے ہی نماز آیات
پڑھنی چاہیے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اتنی دیر نہیں
کرنی چاہیے کہ گرہن ختم ہونا شروع ہو جائے۔

(مسئلہ ۱۴۹۵)

۳۔ جب زلزلہ یا بجلی کی کڑک وغیرہ ہو تو فوراً نماز آیات
پڑھنی چاہیے اور اگر نہ پڑھے تو گنہگار ہوگا اور زندگی کے
آخری لمحوں تک اس پر واجب رہے گی اور ہمیشہ ادا کی
ینت سے پڑھے۔

(مسئلہ ۱۴۹۶)

۴۔ اگر سورج یا چاند گرہن ختم ہو جانے کے بعد معلوم
ہو کہ سارے سورج یا چاند کو گرہن لگا تھا تو واجب
ہے کہ نماز آیات کی قضا بجلائے لیکن اگر معلوم ہو
کہ کچھ مقدار گرہن لگا تھا تو اس کی قضا واجب نہیں
ہے۔ (مسئلہ ۱۴۹۹)

نماز آیات کے احکام

نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں ۵ رکوع ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے۔

نہیں پہنچ سکتا تو احتیاطاً واجب ہے کہ اپنا سر اٹھا لے اور امام کے ساتھ نماز کو پورا کرے اس کی نماز صحیح ہے اور اگر سر نہ بھی اٹھائے تب بھی اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۴۷)

۶۔ سجدہ: اگر غلطی سے سر کو اٹھا لے اور دیکھے کہ امام ابھی سجدے میں ہے تو اسے چاہیے کہ سجدے میں چلا جائے۔ (مسئلہ ۱۴۸)

۷۔ سجدہ: اگر امام سے پہلے سجدے میں چلا جائے تو احتیاطاً واجب ہے کہ سر اٹھا کر امام کے ساتھ سجدے میں جائے اور اگر سر نہ اٹھائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۴۸)

نماز آیات

۱۔ سورج گرہن
۲۔ چاند گرہن خواہ اُن کے ٹھوٹے سے حصے کو گرہن لگے اور اسی سے کوئی شخص نہ ڈرے۔

۳۔ زلزلہ اگرچہ کوئی بھی اس سے خوفزدہ نہ ہو۔

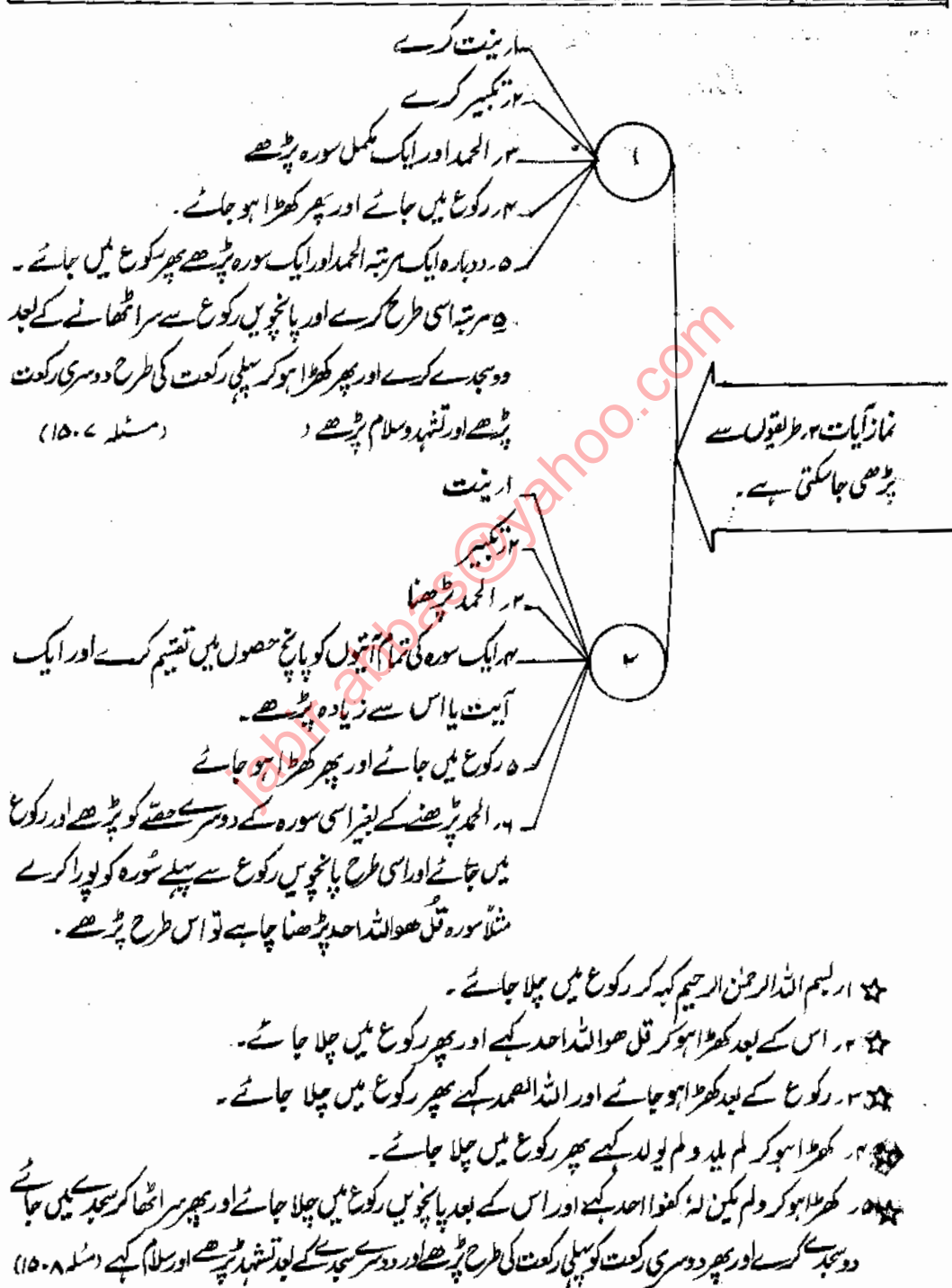
۴۔ بجلی کی چمک، آگ، آبرس، آندھیاں، اور احتیاطاً واجب کے

طور پر خوفناک حادثات میں جیسے زمین کا پھٹ جانا اور دھنس جانا وغیرہ کہ جن سے اکثر لوگ ڈر جائیں تو نماز آیات پڑھنی چاہیے

(مسئلہ ۱۴۹)

نماز آیات ۴ وجہ

سے واجب ہوتی ہے۔



روزہ کے احکام

س: روزہ کیا ہے۔

ج: روزہ سے مراد یہ ہے کہ انسان خداوند عالم کے فرمان کو بجالانے کے لئے صبح سے مغرب تک اُن چیزوں سے اجتناب اور پرہیز کرے جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں۔

نیت

۱۔ ضروری نہیں ہے کہ انسان نیت کی نیت کو اپنے دل میں گزارے یا مثلاً اس طرح کہے کہ کل روزہ رکھوں گا بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ خداوند عالم کے فرمان کو بجالانے کے لئے صبح کی اذان سے لے کر مغرب تک کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اس بات کا یقین حاصل کرنے کے لئے کہ اس پوری مدت میں روزہ سے تھالے سے چاہیئے کہ صبح کی اذان سے کچھ دیر پہلے اور مغرب کی اذان کے کچھ دیر بعد تک ان کا مومل سے باز رہے جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں۔ (مسئلہ ۱۵۵۰)

نیت کے احکام

۲۔ اگر ماہ رمضان کے روزوں کے علاوہ کوئی اور روزہ رکھنا ہو تو اسے معین کرنا چاہیئے مثلاً نیت کرے کہ قضا روزہ رکھ رہا ہوں یا نذر وشت کا روزہ رکھتا ہوں لیکن ماہ رمضان میں رمضان کے روزے کی نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر نہ جانتا ہو کہ ماہ رمضان ہے یا بھول جائے اور کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو وہ ماہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا۔

(مسئلہ ۱۵۵۵)

۳۔ اگر کوئی شخص مثلاً ماہ رمضان کے پہلے روزے کی نیت سے روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہو کہ دوسرا یا تیسرا تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے (مسئلہ ۱۵۵۷)

۱۔ ہر اگر اذانِ صبح سے پہلے نیت کر کے سو جائے اور مغرب کے بعد جاگے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۲۔ جس دن شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی ہے تو اس دن روزہ رکھنا واجب نہیں ہے (مسئلہ ۱۵۶۸)

۳۔ اگر واجب معین روزہ میں مثلاً رمضان کے روزے میں روزے

کی نیت سے پلٹ جائے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر کوئی ایسا

کام کرنے کا ارادہ کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اسے

انجام نہ دے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (مسئلہ ۱۵۷۰)

۴۔ اگر ماہ رمضان میں ظہر (زوال) سے پہلے شفا یاب ہو جائے اور صبح

کی اذان سے بے کر اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزہ کو

ٹوڑ دیتا ہے تو ضروری ہے کہ نیت کر کے اس دن کا روزہ رکھے۔

۵۔ ہر اگر ظہر کے بعد شفا یاب ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

بیمار آدمی (مسئلہ ۱۵۶۷)

نیت

۱۔ ماہ رمضان کی ہر رات کو دوسرے دن روزہ رکھنے کے لئے نیت

کر سکتا ہے اور سبتر ہے کہ ماہ رمضان کی پہلی رات کو پورے مہینے کے

روزے رکھنے کی نیت کرے۔ (مسئلہ ۱۵۵۱)

۲۔ ماہ رمضان کے روزے کی نیت کا وقت معین نہیں ہے اذانِ

صبح تک جس وقت چاہے روزے کی نیت کرے کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۵۵۲)

۳۔ اگر ظہر سے پہلے بیدار ہو جائے اور نیت کر لے

تو اس کا روزہ صحیح ہے خواہ اس کا روزہ واجب

ہو یا مستحب۔

۴۔ اگر ظہر کے بعد جاگے تو واجب روزہ کی نیت

نہیں کر سکتا۔ (مسئلہ ۱۵۵۳)

نیت کا وقت

جو شخص اذانِ صبح سے پہلے روزے کی نیت کے بغیر ہو جائے

۱۔ اگر کوئی بچہ صبح کی اذان سے پہلے بالغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور اگر اذان کے بعد بالغ ہو تو اس دن کا روزہ رکھنا اس پر واجب نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۵۶۲)

روزہ کے احکام

۲۔ جس شخص کے ذمے قضا روزہ یا کوئی اور واجب روزہ ہے تو وہ کوئی مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا۔ (مسئلہ ۱۵۶۳)

مبطلات روزہ
وہ چیزیں جو روزہ کو توڑ دیتی ہیں۔

۹ چیزیں روزہ کو باطل کر دیتی ہیں

- ۱۔ کھانا اور پینا
- ۲۔ جماع
- ۳۔ استمناء
- ۴۔ خدا، پیغمبر اور ائمہ علیہم السلام پر جھوٹ بولنا۔
- ۵۔ گناہ عباد کا حلق میں سپینا۔
- ۶۔ لپڑے سر کو پانی کے اندر ڈبو دینا۔
- ۷۔ صبح کی اذان تک حیض، نفاس اور جنابت کی حالت پر باقی رہنا۔
- ۸۔ بننے والی چیزوں سے حلقہ کرنا
- ۹۔ قے کرنا

(مسئلہ ۱۵۶۲)

۱۔ کھانا اور پینا

۱۔ عمدہ اگر روزہ دار جان بوجھ کر کوئی چیز کھائے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے خواہ وہ شے عام طور پر کھائی اور پی جاتی ہو جیسے روٹی اور پانی، خواہ عام طور پر نہ کھائی اور پی جاتی ہو جیسے مٹی یا درخت سے نکلنے والا شیرہ کم ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر مسواک کو منہ سے باہر نکلے اور دوبارہ منہ میں ڈالے اور اس کی رطوبت کو نگل جائے تو اس کا روزہ باطل ہوگا مگر یہ کہ مسواک کی تزی نہ کھائے دھن کے ساتھ اس طرح مل گئی ہو کہ اسے باہر کی تزی نہ کہیں۔ (مسئلہ ۱۵۷۲)

۲۔ سہواً اگر روزہ دار بھول کر کوئی چیز کھائے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۱۵۷۵)

کھانا پینا

۱۔ جان بوجھ کر اس چیز کو نگل لینا جو دانتوں میں رہ گئی ہو۔ (مسئلہ ۱۵۷۷)

۲۔ سر اور سینے کے بیچ کو نگلنا جب کہ منہ کی اندرونی فضا تک پہنچ جائے، احتیاط واجب کی بنا پر۔ (مسئلہ ۱۵۸۰)

۳۔ ایسا انجکشن دیکھ لو گونا جو غذا اور طاقت کے لئے ہو (احتیاط واجب کی بنا پر)۔ (مسئلہ ۱۵۷۹)

۱۔ اگر اتنا پیاسا ہو کہ پیاس سے مر جانے کا خوف لاحق ہو جائے تو اتنی مقدار میں پانی پی سکتا ہے جس سے مرنے سے بچ جائے لیکن اس کا روزہ باطل ہو جائیگا اور اگر ماہ رمضان ہو تو پانی پینے کے بعد افطار کے وقت تک پسے دن میں کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے روزہ باطل ہو جائے۔ (مسئلہ ۱۵۸۱)

۲۔ کوئی شخص کمزوری کی وجہ سے روزے کو توڑ نہیں سکتا، لیکن اگر اس کی کمزوری اس قدر زیادہ ہو کہ عام طہ پر اس کو برداشت نہیں کیا جاسکتا تو روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۱۵۸۲)

وہ چیزیں جو کھانے اور پینے کے برابر ہیں

اور روزہ کو باطل کر دیتی ہیں۔

وہ صورتوں میں روزہ دار

روزے کو توڑ سکتا ہے۔

*** پھر یا پرندہ کے لئے غذا کو چبانا اور اس قسم کی چیز کو چکھنا جو عام طور پر حلق تک نہیں پہنچتی اگرچہ اتفاقاً حلق تک پہنچ جائے تو روزہ کو باطل نہیں کرتی لیکن اگر انسان پہلے ہی سے جانتا ہو کہ حلق میں پہنچ جائے گی چنانچہ حلق کے اندر پہنچ جائے تو روزہ باطل ہو جائے گا۔ اور اس روزہ کی فضا واجب ہے اور کفارہ بھی واجب ہے۔ (مسئلہ ۱۵۸۲)

۴۔ جماع، مباشرت،

جماع، روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔

۵۔ استنساہ:

اگر روزہ دار استنساہ کرے یعنی ایسا کام کرے کہ جس سے اس کی منی باہر نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۱۵۸۹)

۱۔ اگر بے اختیار منی باہر نکلے تو روزہ باطل نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۵۸۹)

۲۔ اگر کوئی ایسا کام کرے کہ بے اختیار اس سے منی نکلے تو اس

کا روزہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۵۸۹)

۳۔ اگر منی نکلانے کے لئے کوئی کام کرے لیکن منی اس سے خارج

نہ ہو تو اس کا روزہ باطل نہ ہوگا۔

منی کے احکام

(مسئلہ ۱۵۹۴)

۴۔ جب روزہ دار کو علم ہو کہ اگر دن میں سو جائے تو اسے احتلام

ہو جائے گا یعنی سونے کی حالت میں اس سے منی خارج ہو جائے

گی تو وہ شخص سو سکتا ہے اور اگر سونے کی حالت میں اسے احتلام ہو

جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے (مسئلہ ۱۵۹۰)

اگر روزہ دار منی خارج ہوتے وقت بیدار ہو جائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ منی کو خارج ہونے

سے روکے۔ (مسئلہ ۱۵۹۱)

۳۔ خدا و رسولؐ پر جھوٹ بولنا :

۱۔ اگر روزہ دار زبان سے یا لکھ کر یا اشارہ وغیرہ کے ذریعے خدا و رسولؐ عالم اور پیغمبر اکرمؐ اور آپ کے جانشین ائمہ معصومین علیہم السلام کی طرف جان بوجھ کر کوئی جھوٹی نسبت دے اگرچہ اس کے بعد فوراً کہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے یا فوراً توبہ کر لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ الزہراء سلام اللہ علیہا اور دیگر ائمہ کرام و اوصیاء عظام کے متعلق ایسا کرنے والے کا حکم بھی یہی ہے۔

(مسئلہ ۱۵۹۷)

۲۔ اگر کسی چیز کو اس خیال سے کہ یہ حق اور سچ ہے خدا یا پیغمبرؐ کی طرف منسوب کر کے بیان کرے اور اس کے بعد معلوم ہو کہ جھوٹ تھا تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

(مسئلہ ۱۵۹۸)

۳۔ اگر معلوم ہو کہ خدا و رسولؐ پر جھوٹ بولنا روزہ کو باطل کر دیتا ہے اور جس چیز کو جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے اس کی نسبت خدا و رسولؐ کی طرف دے اور بعد میں معلوم ہو کہ جو کچھ اس نے کہا ہے وہ سچ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(مسئلہ ۱۵۹۹)

۴۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ بات جس نے بیان کی ہے اس کے حوالے سے بیان کرے۔

۵۔ احتیاط واجب ہے کہ جس کتاب میں وہ بات لکھی ہوئی ہو اس کتاب کے حوالے سے بیان کرے۔

۶۔ اگر اپنی طرف سے بھی بیان کرے تب بھی اس کا روزہ باطل نہ ہوگا۔

(مسئلہ ۱۵۹۹)

اگر روزہ دار کسی بات کو بیان کرنا چاہے لیکن اسے معلوم نہ ہو کہ یہ سچ ہے یا جھوٹ اور اس کا روزہ بھی باطل نہ ہو تو اسے ان تین طریقوں میں سے ایک طریقہ اختیار کرنا ہوگا۔

۵۔ گاڑھے غبار کا حلق تک پہنچانا

اگر گاڑھے غبار کو حلق تک پہنچانا روزہ کو باطل کر دیتا ہے خواہ وہ غبار اس چیز کا ہو جس کا کھانا جائز ہے جیسے آٹا یا حرام مٹنے کا غبار ہو۔ (مسئلہ ۱۶۰۳)

۶۔ روزہ دار کو چاہیے کہ ایسے گاڑھے غبارات جو منہ میں جانے سے پانی بن جاتے ہیں اور اسی طرح احتیاط واجب کے طور پر سگریٹ اور تباکو کا دھواں بھی حلق تک نہ پہنچائے۔

(مسئلہ ۱۶۰۵)

۷۔ اگر بھول جائے کہ اس کا روزہ ہے اور احتیاط نہ کرے یا غبار وغیرہ بے اختیار اس کے حلق تک پہنچے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور اگر ممکن ہو تو اسے باہر نکال دے۔

(مسئلہ ۱۶۰۷)

۸۔ سر کو پانی میں ڈبونا

۸۔ عمداً، اگر روزہ دار جان بوجھ کر پورے سر کو پانی میں ڈبوئے اگرچہ اس کے بدن کا باقی حصہ پانی سے باہر ہو تو احتیاط واجب ہے کہ اس روزہ کی قضا کرے لیکن سارا بدن پانی کے اندر ہو اور سر کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

(مسئلہ ۱۶۰۸)

۹۔ سہواً، اگر روزہ دار بے اختیار طور پر پانی میں گر جائے اور اس کا پورا سر پانی کے اندر چلا جائے یا بھول جائے کہ اس کا روزہ ہے اور سر کو پانی میں ڈبو دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

(مسئلہ ۱۶۱۳)

گاڑھے غبار کو حلق تک پہنچانے کے احکام

سر کو پانی میں ڈبونا

اگر بھول جائے کہ اس کا روزہ ہے اور غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبو دے اس کا روزہ اور غسل دونوں ٹھیک ہیں۔

(مسئلہ ۱۶۱۶)

اگر معلوم ہو کہ روزے سے ہے اور عمدًا غسل کے لئے سر کو پانی میں ڈبو دے تو اگر اس کا روزہ ماہ رمضان کے روزے کی طرح واجب اور معین ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر دوبارہ غسل کرے اور روزے کی بھی قضا کرے۔ اور اگر مستحب روزہ ہو یا ایسا واجب روزہ ہو جیسے کنارسے کا روزہ کہ جس کا وقت معین نہیں تو اس کا غسل میح اور روزہ باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۱۷)

اگر آدھے سر کو ایک دفعہ اور دوسرے آدھے حصے کو دوسری مرتبہ پانی میں ڈبوئے تو اس کا روزہ باطل نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۰۹)

صبح کی اذان تک جنابت کی حالت پر پانی نہ بنا۔ اگر جان بوجھ کر صبح کی اذان تک غسل نہ کرے یا اگر اس نے تیمم کرنا تھا اور عمدًا تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۶۰۹)

وہ شخص جو جنابت کی حالت میں ہے اور صبح کی اذان تک غسل نہ کرے۔

اگر واجب روزہ میں کہ جو ماہ رمضان کے روزے کی طرح معین وقت رکھتا ہو صبح کی اذان تک غسل نہ کرے اور تیمم بھی نہ کرے لیکن عمدًا نہ ہو مثلاً کوئی دوسرا شخص اسے غسل اور تیمم نہ کرنے دیتا ہو تو اس کا روزہ میح ہے۔ (مسئلہ ۱۶۲۰)

اگر ایک دن کے بعد اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزہ کی قضا کرے۔

اگر جنب والا شخص ماہ رمضان میں غسل کرنا بھول جائے۔

اگر چند دنوں کے بعد یاد آئے تو جتنے دن کا یقین ہو کہ جنابت سے تھا اتنے دن کے روزہ کی قضا کرے مثلاً اگر سبنا تا کو تین دن جنابت سے تھا یا پادری تو سبنا تا تین دن کے روزہ کی قضا کرے۔

۱۔ جو شخص جنابت سے ہو اور ایسا واجب روزہ رکھنا چاہیے کہ ماہ رمضان کے روزوں کی طرح اس کا وقت معین ہو تو اگر عمدًا غسل نہ کرے یہاں تک کہ وقت تھوڑا رہ جائے تو وہ یتیم کر کے روزہ رکھ سکتا ہے اور اس کا روزہ صحیح ہے لیکن گنہگار ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۳۱)

۲۔ جو شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور یہ جانتا ہو کہ اگر سو جائے تو صبح تک بیدار نہ ہوگا تو اسے نہیں سونا چاہیے اور اگر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہوں گے۔ (مسئلہ ۱۶۳۵)

۳۔ جو جنب جنابت والا شخص ماہ رمضان کی رات میں سو جائے اور پھر بیدار ہو اور یہ احتمال ہے کہ اگر دوبارہ سو گیا تو بیدار ہو جائے گا تو غسل کے لئے سو سکتا ہے۔ (مسئلہ ۱۶۳۶)

۴۔ اگر روزہ دار کو دن میں احتمال ہو جائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ فوراً غسل کرے۔ (مسئلہ ۱۶۳۶)

۵۔ جو شخص ماہ رمضان کے روزے کی قضا کرنا چاہتا ہو تو اگر صبح کی اذان تک جنابت کی حالت میں رہ جائے خواہ جان بوجھ کر نہ بھی ہو تب بھی اس کا روزہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۶۳۷)

۱۶۴۔ اگر جنابت والا شخص صبح کی اذان تک غسل نہ کرے یا اگر اس نے یتیم کرنا تھا اور عمدًا یتیم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۶۱۹)

۸۔ حقیقتہً کرنا:

کسی پہننے والی دماغی چیز سے حقیقتہً کرنا اگرچہ کسی مجبوری کی وجہ سے یا علاج کی غرض سے ہو روزہ کو باطل کر دیتا ہے لیکن ایسے کیسپول جو علاج کے لئے بنائے گئے ہوں ان کا استعمال کوئی حرج نہیں اور احتیاط واجب ہے کہ ایسے کیسپول جو لذت پلنے کے لئے ہوں جیسے افیون کے کیسپول ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(مسئلہ ۱۶۴۵)

وقتے کرنا،

وقتے کرنا

(مسئلہ ۱۶۶)

عذرا۔ اگر روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے۔ اگرچہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے مجبور ہو چکا ہو تو اس کا روزہ باطل ہے۔
 سہواً۔ اگر بھول کر یا بے اختیار طور پر قے کرے تو کوئی حرج نہیں

۱۔ اگر روزہ دار قے کو روکنے پر قادر ہو تو اگر اس کے لئے نقصان نہ ہو اور تکلیف کا باعث نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ قے کو روکے۔
 ۲۔ اگر بھول کر کوئی چیز نگل جائے اور پیٹ تک پہنچنے سے پہلے اسے یاد آئے کہ روزہ ہے تو اگر وہ قے اتنی نیچے جا چکی ہو کہ اگر اسے پیٹ کے اندر لے جائے تب بھی یہ نہ کہا جائے کہ اس نے وہ شے کھائی ہے تو ضروری نہیں کہ اسے باہر نکالے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۶۵)

وقتے کرنے کے احکام

۳۔ اگر ڈکارے اور بے اختیار کوئی چیز اس کے حلق یا منہ میں آجائے تو ضروری ہے کہ اسے باہر نکال دے اور اگر بے اختیار اندر چلی جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۶۵)

۴۔ عذرا۔ اگر انسان عذرا اور پوسے اختیار کے ساتھ ایسا کام انجام دے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے خواہ مسئلہ کا عالم ہو یا جاہل اور سیہانتک کہ بنا بر احتیاط واجب جاہل قاصر ہونے کی صورت میں بھی اس کا روزہ باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۳)

ان چیزوں کے احکام جو روزہ کو باطل کر دیتی ہیں۔

۵۔ بھول کر، اگر روزہ دار بھول کر کسی ایسے کام کو انجام دے جس سے روزہ باطل ہوتا ہو اور اس خیال سے کہ اس کا روزہ باطل ہو چکا ہے عذرا و بارہ کسی ایک ایسے کام کو انجام دے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۱۶۴)

روزے کا کفارہ

۱۔ اگر عمدًا حقنہ کرے

۲۔ اگر سرپانی میں ڈلو دے یا احتیاط واجب کی بنا پر (مسئلہ ۱۳۵۸)
ہر اگر روزہ وار ڈلو کارے اور کوئی چیز اس کے منہ میں آ جائے جبکہ اس شے کو عمدًا نگل جائے۔ (مسئلہ ۱۴۷۱)

وہ مقامات جہاں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں

۳۔ جو شخص خود وقت کی پہچان کر سکتا ہو اگر کسی اور آدمی کے کہنے پر کہ مغرب ہو چکی ہے افطار کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ ابھی مغرب نہیں ہوئی۔ (مسئلہ ۱۴۷۳)

۴۔ اگر مسئلہ معلوم کر سکتا تھا تو احتیاط واجب کے طور پر اس پر کفارہ واجب ہے۔ (مسئلہ ۱۴۵۹)

اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کام کرے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہو۔

۵۔ اگر مسئلہ معلوم نہیں کر سکتا تھا یا مسئلے کی طرف متوجہ ہی نہ تھا یا اسے یقین تھا کہ فلاں کام روزے کو باطل نہیں کرتا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

۶۔ ایک غلام آزاد کرے

۷۔ زیادہ مہینے روزے رکھے۔ (۲۱ دن پہلے درپے ہونے چاہئیں)
۸۔ ۶۰ فقراء کو کھانا کھلائے۔ یا ہر ایک فقیر کو ایک مد یعنی دس چھٹانک کھانا مثلاً گندم یا جو وغیرہ دے اور اگر یہ اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو جتنی مقدار میں فقراء کو دے سکتا ہوئے شے لے لے۔ (مسئلہ ۱۴۶۶)

جس شخص پر ماورعفتان کے روزے کا کفارہ واجب ہو تو اسے چاہئے۔

روزے کا کفارہ

۱۲۰

۱۔ اگر کسی حرام چیز سے روزہ کو باطل کرے تو احتیاط کے طور پر کفارہ جمع اس پر واجب ہے یعنی ایک غلام آزاد کرے اور دو مہینے روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔

(مسئلہ ۱۶۶۵)

۲۔ اگر روزہ دار خدا و رسول کی طرف جھوٹی نسبت دے (مسئلہ ۱۶۶۶)

۳۔ اگر ماہ رمضان میں ایک دن حرام جماع کرے۔

(مسئلہ ۱۶۶۷)

۴۔ اگر روزہ دار حرام جماع کرنے کے بعد حلال جماع کرے۔ (مسئلہ ۱۶۶۹)

۵۔ اگر روزہ دار ڈکار لے اور ڈکار بیٹے وقت خون یا بولیدہ غذا اس کے منہ میں آئے اور عہد اسے نگل لے۔

۶۔ اگر روزہ دار ماہ رمضان میں ایک دن کئی مرتبہ ایسا کام انجام دے جو روزے کو باطل کرتا ہو مثلاً جماع کرے۔ (مسئلہ ۱۶۶۸)

۷۔ اگر روزہ دار کوئی ایسا کام کرے جو حلال ہو لیکن اس روزہ باطل ہوتا ہو پانی پی لے اور اس کے بعد ایسا کام کرے جو حرام ہو اور روزے کو باطل کر دیتا ہو مثلاً حرام غذا کھائے۔ (مسئلہ ۱۶۷۰)

۸۔ اگر نذیقہ کے کہ فلاں دن روزہ رکھوں گا تو اگر اس دن عہد اپنے روزے کو باطل کر دے۔ (مسئلہ ۱۶۷۲)

نوٹ: اگر کلاس میں جماع کے مسئلے کو بیان کرنا مناسب نہ ہو تو نہ کریں۔ یا اجمالی طور پر بیان کریں۔

کفارہ جمع

ایک کفارہ

روزے سے پہلے کفارے کی دو قسمیں ہیں

۱۔ روزہ دار ماہ رمضان کے دن میں جان بوجھ کر قے کرے۔
 ۲۔ ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو جائے اور صبح کی اذان تک تیسری نیند سے بھی بیدار نہ ہو۔
 ۳۔ کوئی ایسا کام نہ کرے جو روزے کو باطل کر دیتا ہو لیکن روزے کی نینت ہی نہ کرے۔ یا رپا کاری کرے یا ارادہ کرے کہ روزہ نہ رکھے گا۔

۴۔ ماہ رمضان میں غسل جنابت کو بھول جائے اور جنابت کی حالت میں ایک دن یا چند دن روزے رکھے،
 ۵۔ ماہ رمضان میں صبح ہو جانے یا نہ ہونے کی تحقیق کرنے کے بغیر ہی ایسا کام انجام دے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔

۶۔ کوئی دوسرا شخص کہے کہ صبح نہیں ہوئی اور انسان اس کے کہنے پر کوئی ایسا کام کرے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہو اس کے بعد معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔

۷۔ کوئی شخص کہے کہ صبح ہو چکی ہے اور انسان اس کے کہنے پر یقین نہ کرے یا اسے مذاق سمجھتے ہوئے کوئی ایسا کام انجام دے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے پھر معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔

۸۔ کوئی نہ مانا یا اس جیسا شخص کسی اور آدمی کے کہنے پر اخطار کرے پھر معلوم ہو کہ ابھی مغرب نہیں ہوئی تھی

۹۔ رعایت موسم میں اندھیرے کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ مغرب ہو چکی ہے اور اخطار کرے پھر معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی لیکن اگر ابراہ اور قضا میں مغرب ہو جانے کے گمان پر اخطار کرے پھر معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو قضا ضروری نہیں ہے۔
 ۱۰۔ معتد ہونے کے لیے یا بغیر کسی وجہ کے گلی کے لیے منہ میں پانی

دس مقامات میں صرف روزے کی قضا واجب ہے۔

ڈٹے اور وہ بے اختیار طور پر اندر چلا جائے، لیکن اگر بھول جائے کہ اس کا روزہ ہے اور پانی کو نکلے یا وضو کے لئے کلی کرے اور بے اختیار طور پر پانی پیچے چلا جائے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے

(مسئلہ ۱۶۸۸)

۱۔ اگر کسی بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھے اور اس کی بیماری آئندہ سال ماہ رمضان تک طول پکڑ جائے تو جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مد یعنی دس چٹانک کھانا یعنی گندم یا جو وغیرہ کی فقیر کو دے لیکن اگر کسی اور عذر کی وجہ سے مثلاً سفر کرنے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اور اس کا عذر آئندہ ماہ رمضان تک باقی ہو تو جو روزے اس نے نہیں رکھے ان کی قضا کرے اور احتیاط مستحب ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مد کھانا بھی فقیر کو دے

(مسئلہ ۱۷۰۲)

۲۔ اگر کوئی سال تک ماہ رمضان کے روزے کی قضا میں تاخیر کرے تو اسے چاہیے کہ روزے کی قضا سمیلائے اور ہر ایک دن کے بدلے میں ایک مد کھانا فقیر کو دے۔ (مسئلہ ۱۷۰۹)

۳۔ باپ کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ کی قضا نماز اور روزہ سمیلائے۔

(مسئلہ ۱۷۱۲)

ظہر کے بعد نماز اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر کرے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے۔

(مسئلہ ۱۷۱۳)

ظہر سے پہلے نماز اگر ظہر سے پہلے سفر کرے تو جب حد ترخص تک پہنچے یعنی اس جگہ تک جہاں سے شہر کی دیواروں کو نہ دیکھ سکتا ہو اور اذان کی آواز بھی نہ سن سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ توڑے اور اگر اس سے پہلے روزے کو توڑے گا تو احتیاط کے طور پر اس پر کفارہ بھی واجب ہے۔

(مسئلہ ۱۷۲۱)

ظہر سے پہلے نماز اگر مسافر ظہر سے پہلے اپنے وطن واپس آجائے

قضا روزہ کے احکام

مسافر کے روزے کے احکام

سفر کرے

سفر سے واپس آئے

۱۔ تو اگر کوئی ایسا کام نہ کر چکا ہو جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے تو اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے۔
۲۔ اور اگر ایسا کام انجام دے چکا ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

یا ایسی چیز پہنچ جائے جہاں دس دن پہنچے کا ارادہ رکھتا ہو

(مسئلہ ۱۷۲۳)

فلبر کے بعد ہے اگر مسافر فلبر کے بعد اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے کہ جہاں دس دن رہنا چاہتا ہے تو اس دن کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔

(مسئلہ ۱۷۲۳)

☆ امام سے استفتاء

س: جس شخص نے کسی عذر شرعی مثلاً سفر اور بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان المبارک کا روزہ افطار کر لیا ہو آیا وہ اس روزے کی قضا دوسرے ماہ رمضان سے تاخیر میں ڈال سکتا ہے۔ اور اگر تاخیر کرے تو اس کا شرعی وظیفہ کیا ہے؟
ج: بسم اللہ تعالیٰ۔ احتیاطاً واجب یہ ہے کہ تاخیر نہ کرے اور اگر تاخیر کرے تو ہر ایک دن کے عوض ایک یعنی تقریباً ۱۰ چٹانک گندم یا روٹی اور اس جیسی دوسری چیزیں فقیر کو دے۔

۱۔ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا اس کے لئے تکلیف دہ ہے لیکن دوسری صورت میں ہر ایک دن کے عوض ایک مد طعام، گندم یا جو وغیرہ فقیر کو دے۔

(مسئلہ ۱۷۲۵)

۲۔ اگر انسان کو ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے اسے زیادہ پیاس لگتی ہو اور پیاس کو برداشت بھی نہ کر سکتا ہو یا اس کے لئے پیاس تکلیف دہ ہو لیکن دوسری صورت میں ہر دن کے عوض ایک مد طعام، گندم یا جو وغیرہ فقیر کو دے۔ (مسئلہ ۱۷۲۶)

ک، کن لوگوں پر روزہ

واجب نہیں ہے؟

روزہ کے احکام

۱۳۳

ہر ایک دن کے عوض ایک مد طعام یعنی گندم یا جو و میزہ فقیر کو دے
اور یہی حکم ہے کہ اگر اس کے لئے روزہ رکھنا ضرر اور تکلیف کا باعث
ہو۔ (مسئلہ ۱۷۲۸)

۳۔ ہر وہ عورت جو بچے کو دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ کم ہو، اگر روزہ
رکھے تو اس کے دودھ پینے والے بچے کو یا خود اس کو تکلیف ہوتی ہو
اور ہر ایک دن کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے۔ (مسئلہ ۱۷۲۹)

د مذکورہ بالا چاروں صورتوں میں اگر طاقت ہو تو احتیاط واجب ہے کہ روزوں کی قضا بجالائیں۔

۴۔ انسان خود چاند کو دیکھے

۲۔ ایسے چند افراد جن کے کہنے سے یقین حاصل ہوتا ہو کہیں کہ ہم
نے چاند دیکھا ہے اور اسی طرح ہر وہ ذریعہ جس سے یقین حاصل
ہو جائے۔

۵۔ ہر وہ عاقل و بالغ کہیں کہ ہم نے رات کو چاند دیکھا ہے۔

۶۔ ہر شعبان کی پہلی تاریخ سے ۲۰ دن گزر چکے ہوں، کہ اس
سے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے اور اسی طرح
جب ماہ رمضان کی پہلی تاریخ سے ۲۰ دن گزر جائیں تو اس
سے ماہ شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے۔

۷۔ حاکم شریعت (مجتہد) حکم کر دے کہ آج پہلی تاریخ ہے۔

”اگر حاکم شرع فیصلہ نہ کرے کہ آج چاند کی پہلی تاریخ ہے تو جو شخص اس کا قتل نہ ہو اس کے لئے بھی اس حکم پر عمل
کرنا ضروری ہے۔“ (مسئلہ ۱۷۳۱)

۸۔ غریبوں کی چٹکونیوں سے: لیکن اگر ان کے کہنے سے یقین حاصل ہو جائے

(مسئلہ ۱۷۳۱)

تو اس یقین پر عمل کرنا چاہیے۔

۹۔ چاند کے اونچا ہونے یا دیر میں غروب کرنے سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ

(مسئلہ ۱۷۳۲)

گذشتہ رات مہینہ کی پہلی رات تھی۔

چاند کی پہلی تاریخ ۵ طریقوں
سے ثابت ہوتی ہے۔

پہلی تاریخ کن چیزوں سے
ثابت نہیں ہو سکتی۔

کہ ہزار ٹیلیگراف سے، لیکن جس شہر سے ٹیلیگرام آیا ہے وہ اس شہر سے جہاں تارا آیا ہے قریب ہو یا دونوں شہروں کا اتنی ایک ہو اور انسان کو یقین ہو کہ یہ تارا حاکم شرع کے حکم یا دو عادل مرد کی گواہی کی وجہ سے بھیجا گیا ہے۔ (توضیح: ۷) مسئلہ ۱۱۷۳

۱۔ ہر ماہ رمضان المبارک کے روزے واجب
۲۔ نذر و منت، عہد، قسم
واجب روزے بہت زیادہ ہیں لیکن ہم نے صرف چند کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۔ عید الفطر کے دن کا روزہ
۲۔ عید قربان کے دن کا روزہ
۳۔ اس دن جب انسان کو یقین نہ ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تو شعبان کی پہلی تاریخ کی نیت سے روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۱۷۴

۱۔ دسویں محرم کے دن کا روزہ
۲۔ جس دن کے باسے میں انسان کو شک ہو کہ عرفة کا دن ہے یا عید قربان کا دن

مسئلہ ۱۱۷۵

حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ سال بھر کے باقی تمام دنوں میں روزہ رکھنا

(مسئلہ ۱۱۷۸)

(مستحب ہے)

مستحب (حسن دنوں کے باسے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات کا

۱۔ کا دن اور ہر مہینے کی ۱۰ تاریخ کے بعد والا پہلا بدھ

۲۔ ہر مہینے کی ۱۳ اور ۱۴ اور ۱۵ تاریخ

۳۔ رجب اور شعبان کے پورے مہینے اور ان دونوں

مہینوں میں سے کچھ دن خواہ ایک ہی دن ہو۔

۴۔ عید نوروز کے دن۔

۵۔ ماہ ذیقعد کی ۲۵ اور ۲۶ تاریخ

۶۔ ماہ ذیقعد کی پہلی تاریخ سے ۹ تاریخ تک (روز

عرفہ)

۷۔ عید سعید غدیر کے مبارک دن (۱۸ ذی الحجہ)

۸۔ محرم الحرام کی پہلی اور تیسری تاریخ

۹۔ عید میلاد النبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۲

ربیع الاول)

۱۰۔ یوم بشتہ النبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲۰

رجب)

مستحب



غس کے احکام

جب تک کوئی شخص اپنے مال کا غس ادا نہ کرے اس مال میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا خواہ بعد میں غس دینے کا ارادہ بھی رکھتا ہو۔ (مسئلہ ۱۷۹۰)

۱۔ وہ نفع جو کاروبار سے حاصل ہو۔

۲۔ معدن۔ دکان

۳۔ خزانہ (دفعیہ)

۴۔ وہ حلال مال جو حرام سے مل گیا ہو۔

۵۔ وہ جو اس بات جو سمندر میں غوطہ لگانے سے حاصل ہوئے ہوں۔

۶۔ جنگ میں حاصل ہونے والا مالِ فینیت

۷۔ وہ زمین جو کا فر زمی کسی مسلمان سے خریدے (مسئلہ ۱۷۵۱)

۸۔ کوئی مالی فائدہ حاصل کرے۔ اور وہ مال اس کے

بچنے اور اس کے عیال و اولاد کے سال بھر کے

اخراجات سے زیادہ ہو تو اس بیعت کا غس لینی

پانچواں حصہ لے اور اگر

د مسئلہ ۱۷۵۲

۱۔ چیزوں میں غس واجب ہوتا ہے۔

۲۔ ارکان کا نفع

جب کوئی شخص

تجارت

یا صنعت

یا کسی دوسرے کاروبار کے ذریعے

یا شراکتی بیعت کی نماز روزہ و حج

پر بمالنے اور اس طریقے سے

یا کوئی مال لے میراث میں لے یہ مال جس کی طرف سے اسے میراث میں ملا ہے اگر اس

نے اس کا غس نہ دیا ہو تو اس کا غس دینا چاہیئے۔

غس کے احکام

۱۲۸

۱۔ اور اسی طرح اگر اس مال پر غس نہ ہو لیکن انسان جانتا ہو کہ یہ مال جس شخص کا ہے اس نے غس دینا ہے تو ضروری ہے کہ اس کے مال

سے غس دیا جائے۔ (مسئلہ ۱۷۵۵)
یا اگر کفایت شعاری کی وجہ سے سال بھر کے اخراجات کے بعد کچھ

پہنچ جائے تو اس کا غس دینا چاہیے۔ (مسئلہ ۱۷۵۶)
۲۔ اگر کاروبار کے علاوہ کوئی سرمایہ حاصل ہو مثلاً کوئی چیز اُسے ہدیہ

یا تحفہ دی جائے۔ (مسئلہ ۱۷۵۳)

۳۔ وہ حق مہر جو عورت لیتی ہے
۴۔ وہ میراث جو کسی کو ملے۔ (مسئلہ ۱۷۵۴)

۵۔ وہ مال جو کسی کا فریا ایسے شخص سے حاصل ہو جو غس کا اعتقاد نہ رکھتا ہو
(مسئلہ ۱۷۶۲)

۶۔ جو مال تجارت کے لئے لیا ہے اس کی قیمت زیادہ ہو جائے اور اسے
نہ بیچے یہاں تک کہ اس کی قیمت سال کے دوران کم ہو جائے تو
امانہ سرمایہ پر غس واجب نہیں۔ (مسئلہ ۱۷۶۸)

۷۔ کاروبار کی منفعت سے سال بھر
کے دوران جو کچھ

۸۔ وہ مال جو فقیہ نے
غس
زکوٰۃ

اور مستحب صدقہ
کے طور پر حاصل

کیا ہو
(مسئلہ ۱۷۵۹)

اس کی شان سے زیادہ نہ ہو (مسئلہ ۱۷۵۵) اور فضول خرچی بھی نہ کی ہو

وہ چیزیں جن پر
غس نہیں ہے

۱۔ وہ شخص جس کے اخراجات کوئی اور شخص دیتا ہو اسے چاہیے کہ جو مبلغ اسے حاصل ہوا اس کا فحش ادا کرے لیکن اگر اس میں کچھ زیارت و میز پر خرچ کرے تو متنازع کیا ہوا اس کا فحش ادا کرے۔ (مسئلہ ۱۷۵ء)

۲۔ اگر اصل سرمایہ سے فحش نہ دیا ہو اور کوئی چیز خریدے یعنی بیچنے والے سے کہے کہ اس شے کو اس سرمایہ سے خریدتا ہوں یا خریدتے وقت اس کا ارادہ یہ ہو کہ اس مال کی قیمت اس پیسے سے دے گا کہ جس کا فحش ادا نہیں کیا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

فحش کے احکام

الف۔ اگر حاکم شرع و مجتہد اچھے حصے کا معاملہ کرنے کی اجازت دے دے تو اسی مقدار میں معاملہ کرنا صحیح ہے اور انسان کو چاہیے کہ جو چیز خریدے اس کا اچھا حصہ حاکم شرع کو دے۔

ب۔ اگر حاکم شرع اجازت نہ دے تو اتنی مقدار کا معاملہ باطل ہوگا اس صورت میں مسئلے کے دو پہلو ہو سکتے ہیں۔

الف۔ اگر وہ رقم جو بیچنے والے نے لی ہے موجود ہو تو حاکم شرع اسی رقم کا فحش وصول کرے گا۔

ب۔ اور اگر وہ رقم موجود نہ ہو تو اس کے فحش کا عوین حاکم شرع خریدنے والے یا بیچنے والے سے مطالبہ کرے گا۔ (مسئلہ ۱۷۶ء)

۳۔ وہ شخص جس نے آج تک فحش نہ دیا ہو اس کا کیا حکم ہے؟

ا۔ اگر کاروبار کے نفع سے کوئی ایسی چیز خریدے جس کی اسے ضرورت نہ ہو اور ایک سال گزر جائے تو اس کا فحش ادا کرے۔

۴۔ اور اگر گھر کا سامان اور دیگر ایسی چیزیں جن کی اسے ضرورت ہو خریدے اور وہ چیزیں اس کی حیثیت کے مطابق ہوں تو اس صورت میں مسئلے کی دو حالتیں ہو سکتی ہیں۔

الف۔ اگر اسے معلوم ہو کہ میں نے اسے اس سال میں خریدا ہے جس میں نفع حاصل ہوا تو اس کے فحش دینے کی ضرورت نہیں۔

ب۔ اگر معلوم نہ ہو کہ سال کے دوران خرید یا بیس یا سال ختم ہونے کے بعد (تو احتیاط واجب ہے کہ حاکم شرع کے ساتھ مصالحت کرے) (مسئلہ ۱۷۹۷)

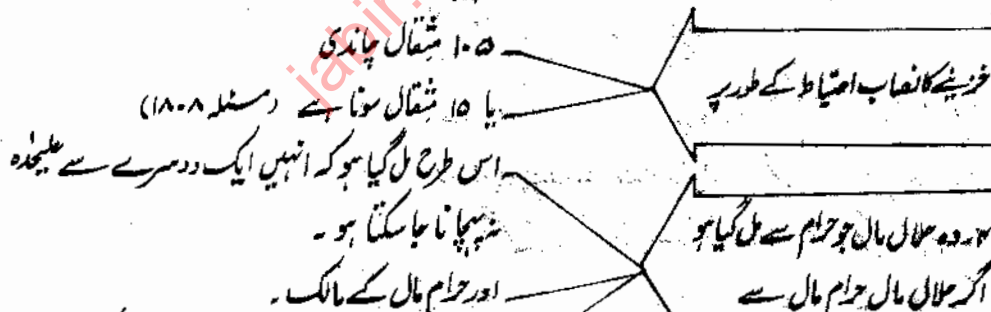
ہرمعدن (دکان)

اگر کسی کان سے سونا، چاندی، پتیل، تانبہ، لوہا، مٹی، کاتیل، پتھر، کاکڑ، فیروزہ، عقیق، پھٹکڑی، نمک، اور دیگر معدنی اشیاء حاصل ہوں بشرطیکہ مقررہ نصاب کے برابر ہوں، تو ان کا خمس ادا کرنا واجب ہے۔

(مسئلہ ۱۷۹۸)



یا دریا میں چھپا ہوا ہو اور کوئی شخص اسے تلاش کرے اور اس طرح سے ہو کہ اسے خزینہ (دوفینہ) کہا جاسکتا ہو۔ (مسئلہ ۱۸۰۶)



۲۔ وہ حلال مال جو حرام سے مل گیا ہو اگر حلال مال حرام مال سے اور اس کی مقدار کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہ ہو۔ تو تمام مال کا خمس نکالنا چاہیئے۔ اس کے بعد بقیہ مال حلال ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۱۸۱۳)

فحس کے احکام

۱۳۱

تو اس کے مالک کی نیت سے مدد دے
اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع
سے اجازت لے۔ (مسئلہ ۱۸۱۴)

دونوں ایک دوسرے کے ساتھ رضامندی
کر لیں۔ اور اگر مال کا مالک راضی نہ ہو تو
اگر علم ہو کہ ایک معین مذنب اس کا مال ہے
اور اس سے زیادہ کے بارے شک ہو کہ
اس کا مال ہے یا نہیں تو جس مقدار کا یقین ہو
کہ اس کا مال ہے وہ اسے دے دینا چاہیے۔
اور احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ جس مقدار کا بھی
احتمال ہو کہ یہ اس کا مال ہے وہ اسے دے
دے۔ (مسئلہ ۱۸۱۵)

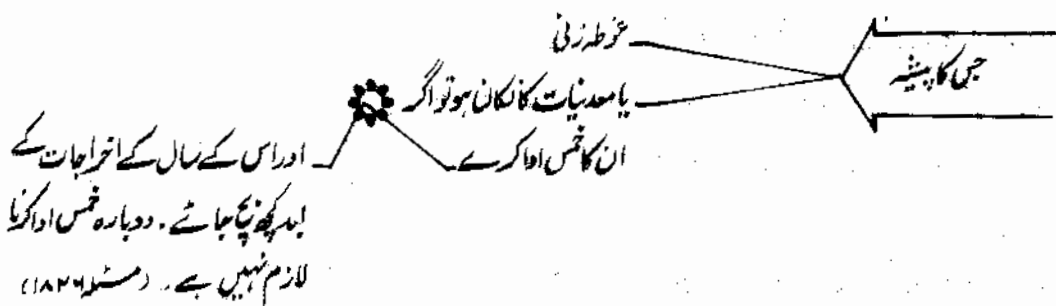
یہ اگر انسان جانتا ہو کہ اس کا مالک ان چند افراد میں سے ایک ہے لیکن
اسے نہ پہچانتا ہو کہ ان میں سے کون سا ہے تو اسے چاہیے کہ قرعہ ڈالے
اور جس کے نام پر قرعہ نکلے اسے مال دے۔ (مسئلہ ۱۸۱۶)

اگر اس حلال مال کا فحس ادا کرے جو حرام سے مل گیا تھا یا وہ مال جس کا مالک معلوم نہ تھا اور مالک کی طرف
سے اسے بطور صدقہ دے دیا تھا۔ اور بعد میں اس کا مالک مل جائے تو احتیاطاً واجب یہ ہے کہ اس کے مال کی
مقدار اسے دے دے۔ (مسئلہ ۱۸۱۷)

۵۰۰ روپے جو اس وقت جو دریا میں غوطہ زنی سے حاصل ہوں۔

ٹوٹا اور مرجان

اگر دریا میں غوطہ لگانے سے
یا کوئی اور جو اس وقت نکلیں تو اگر ان کی قیمت ۱۸ انغود (تقریباً پچیس روپے) سے
سونے کے برابر ہو تو ان کا فحس نکالنا چاہیے۔ (مسئلہ ۱۸۱۹)



۶۔ غنیمت:

اگر مسلمان امام علیہ السلام کے حکم سے کفار کے ساتھ جنگ کریں اور جنگ میں کچھ مال و اسباب مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو اسے مال غنیمت کہتے ہیں۔ مال غنیمت کی حفاظت، حمل و نقل وغیرہ کے اخراجات یا وہ مقدار جسے امام علیہ السلام اپنی مصلحت سے جہاں چاہیں صرف کریں اور وہ چیزیں جو امام مسکے لئے مخصوص ہیں انہیں مال غنیمت سے علیحدہ کر لیا جائے اور بقایا مال کا فخس ادا کیا جائے۔

(مسئلہ ۱۸۲۸)

۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی کی مسلمان سے خریدی گئی

اگر کافر ذمی کوئی زمین کسی مسلمان سے خریدے تو اسے چاہیے کہ اس کا فخس ادا کرے۔ (مسئلہ ۱۸۲۹)

فخس کا صرف

مجتہد جامع الشرائط کو دینا

چاہیے۔

یاد رہاں خرچ کرنا چاہیے

جہاں وہ اجازت دے۔

۸۔ سہم سادات و امتیاط واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے

۹۔ سہم امام، جو اس دور میں

۱۰۔ سہم سادات و امتیاط واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے

۱۱۔ سہم سادات و امتیاط واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے

۱۲۔ سہم سادات و امتیاط واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے

۱۳۔ سہم سادات و امتیاط واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے

۱۴۔ سہم سادات و امتیاط واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے

۱۵۔ سہم سادات و امتیاط واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے

۱۶۔ سہم سادات و امتیاط واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے

۱۷۔ سہم سادات و امتیاط واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے

محتاج و غریب و نادار سید یا یتیم سید یا

اس سید کو دیں جو مسافرت کے عالم میں

نادار ہو جائے۔ (مسئلہ ۱۸۳۳)

۱۸۔ وہ سید جو حالت سفر میں بے خرچ ہو گیا ہو اگر اپنے وطن میں نادار نہ بھی ہو تب بھی اسے فخس دیا جاسکتا ہے۔

(مسئلہ ۱۸۳۵)

خس کے احکام

۱۳۳

*** جو سید عادل نہ ہو اسے خس دیا جاسکتا ہے لیکن جو سید اثنائ عشری نہ ہو اسے خس دینا جائز نہیں

(مسئلہ ۱۸۳۶)

جو شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہو اگر کسی کو اس کے سید ہونے کے بارے میں یقین نہ بھی ہو تب بھی اسے خس دیا جاسکتا ہے۔

(مسئلہ ۱۸۴۰)

۱۔ وہ سید جو حالت سفر میں بے خرچ ہو گیا ہو لیکن

اس کا سفر معصیت و گناہ کا سفر ہے (مسئلہ ۱۸۳۶)

۲۔ وہ سید جو اثنائ عشری نہیں دوبارہ اماموں کا قائل نہیں

۳۔ وہ سید جو گناہ کرتا ہو جب کہ اسے خس دینا اس کے

گناہ میں اس کی مدد کا باعث بننا ہو۔

۴۔ وہ سید جو حکم کھلا گناہ کرتا ہو اگر چہ خس کے دیئے

جانے سے اس کے گناہوں میں مدد نہ بھی ہوتی ہو

تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے خس نہیں

دینا چاہیئے۔

(مسئلہ ۱۸۳۸)

وہ سید جنہیں خس
نہیں دینا چاہیئے



فخس کے بلے میں امام خمینی سے چند استفتاء

۱۔ اس اگر کوئی شخص اپنی آمدورفت کے لئے کوئی سواری خرید کرے تو کیا اس کا فخس دینا ضروری ہے یا وہ اس کے سال کے اخراجات میں سے شمار کی جائے گی؟
ج: بسمہ تعلے: اگر زندگی میں سواری کی اسے ضرورت ہو اور صرف کاروبار وغیرہ کے لئے نہ ہو تو اس کا فخس ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔

۲۔ آیا مکلف شخص اپنے فخس اور زکوٰۃ کا حساب خود کر سکتا ہے اور جو مصرف کے مطابق رسالہ علیہ (توضیح المسائل) میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ان کے مطابق خود خرچ کر سکتا ہے؟
ج: زکوٰۃ میں کوئی حرج نہیں لیکن فخس میں اسے اجازت لینی چاہیئے۔

۳۔ فخس نکالنے کی تاریخ شمسی سال کے حساب سے معین کرنی چاہیئے یا قمری سے؟
ج: شمسی سال سے فخس نکالنے کی تاریخ معین کرنی چاہیئے نہ تو حرج نہیں۔

۴۔ آیا فخس اور سہم امام کی رقم عام رفاہی کاموں کے اکاؤنٹ میں جمع کرائی جا سکتی ہے اور اپنی مرضی کے مطابق اسے خرچ کر سکتے ہیں؟
ج: فخس اور سہم امام کی رقم مرجع تقلید یا ان کے مُسلم وکیل کو دینی چاہیئے یا ان کی اجازت سے خرچ کرنی چاہیئے۔

۵۔ آیا پنشن کی رقم سے فخس ادا کرنا ضروری ہے؟

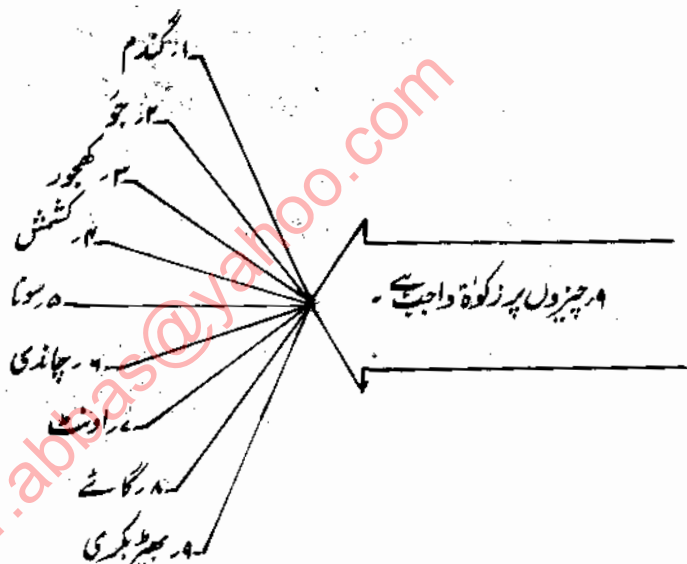
ج: پنشن کی رقم اگر سالانہ تنخواہ سے کم کی گئی ہو تو فُس دینا ہو گا۔

ہر سال اگر کوئی شخص اپنے فُس کے سالانہ دورانیہ چیز بیچ دے جو اس کے سالانہ اخراجات میں شمار کی جاتی ہے۔ جیسے مکان، زیورات، لباس، فرش وغیرہ، یا اسے پیسوں کی ضرورت ہے یا وہ یہ کہ ان کے عوض کوئی اچھی چیز لے یا کوئی اور مقصد رکھتا ہو۔ بہر حال اپنی ضرورت کی چیز کو بیچ دے اور اس کی رقم وصول کرے تو کب اس رقم کا فُس دینا ہو گا یا نہیں؟ اور اگر دینا ہو تو فوراً دے یا سال کے آخر میں اگر بیچ جائے تو فُس دے؟

ج: بسہ تعاطے۔ اگر مذکورہ بالا چیزیں گزشتہ سالوں میں خریدی گئی ہوں۔ تو انہیں بیچنے کی صورت میں ضروری ہے کہ سال کا انتظار کئے بغیر فُس ادا کرے اور اگر اس کے ہرے میں کوئی ایسی چیز خرید کرے جو اس کی ضروریات میں سے ہو تو فُس واجب نہیں ہے۔ اور اگر اسی سال خریدی تھی جس سال میں بیچ رہا ہے تو سال کے آخر میں بتایا رقم کا فُس ادا کرے۔



زکوٰۃ کے احکام



(مسئلہ ۱۸۵۳)

گندم اور جو کی زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب انہیں گندم اور جو کہا جاسکتا ہو اور کشش کی زکات احتیاط واجب کے طور پر اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ عورتہ (مہر رنگ کا خام پھل جو اکثر کھٹا ہوتا ہے) ہو اور جب کھجور تقویری سی خشک ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ لیکن گندم اور جو کی زکوٰۃ دینے کا وقت وہ ہے جب فصل تیار کے بعد کاٹی جائے اور ان کے ٹانے مجھے سے الگ کر لئے جائیں۔ اور کھجور اور کشش کی زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت وہ ہے جب وہ خشک ہو جائیں (مسئلہ ۱۸۵۸)

۱۔ مال، مقررہ نصاب کے برابر ہو

۲۔ اس کا مالک بالغ ہو۔

۳۔ عاقل ہو۔

۴۔ آزاد ہو

۵۔ اور اپنے مال میں شرعاً تصرف بھی کر سکتا ہو، (مسئلہ ۱۸۵۵)

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط

کنویں یا بارش کے پانی سے
آبیاری کرنا

اگر گندم جو، کھجور اور انگور کو بارش کے پانی سے سیراب بھی کیا جائے اور ڈول وغیرہ بھی استعمال کئے جائیں تو اگر اس پانی اس طرح دیا جائے کہ لوگ کہیں کہ ڈول وغیرہ سے آبیاری ہوئی ہے نہ کہ بارش کے پانی سے تو زکوٰۃ بطور ہوگی۔ ۲ اور اگر یہ کہا جائے کہ آبیاری نہر کے پانی سے اور بارش کے پانی سے ہوئی ہے تو اس کی زکوٰۃ ۱/۲ ہوگی۔ بلکہ اگر یہ نہ کہا جاسکے کہ آبیاری بارش کے پانی سے ہوئی یا نہر کے پانی سے لیکن نہر اور بارش کے پانی سے بہ نسبت ڈول کے زیادہ آبیاری ہوئی ہو۔ تو احتیاط واجب کے طور پر اس کی زکوٰۃ ۱/۲ ہوگی۔ (مسئلہ ۱۸۷۶)

۱۔ پہلا نصاب ۲۰ تنگ ہے کہ جب گائیں ۳۰ ہو جائیں تو اگر ان میں باقی شرائط پائی جاتی ہوں تو ان میں سے ایک ایسا بھڑا جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو وہ زکوٰۃ کے عنوان سے دینا چاہیئے۔

۲۔ دوسرا نصاب ۴۰ ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک بھڑی ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو، البتہ تیس (۳۰) اور ۴۰ چالیس کے درمیان عدد پر زکات واجب نہیں ہے۔ اور اسی طرح جب تنگ ان کی تعداد ۶۰ تک نہ پہنچے تو صرف ۴۰ کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ اور جب ان کی تعداد ۶۰ تک پہنچ جائے تو چونکہ یہ پہلے نصاب کا گنا ہے لہذا دو بھڑے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں زکات میں دینے چاہئیں۔ اسی طرح جب تعداد زیادہ ہوتی جائے تو پھر تیس تیس کے حساب پر یا چالیس چالیس کے حساب پر یا تیس اور چالیس کے حساب پر زکوٰۃ دی جائے گی۔ (مسئلہ ۱۹۱۲)

۳۔ اور اس کی زکوٰۃ ایک بھڑیا بکری ہے اور جب تنگ بھڑیا بکری کی تعداد ۴۰ تک نہ پہنچ جائے زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ ۴۔ اور اس کی زکوٰۃ ۲ بھڑیا بکریاں ہیں۔

گائے کے ۲
نصاب ہیں۔

نصاب

بھڑیا بکری کے
۵ نصاب ہیں

۲۔ ۱۲۱ اور ان کی زکوٰۃ ۳ بھیر یا بکریاں ہیں۔

۳۔ ۱۲۲ اور ان کی زکوٰۃ ۴ بھیر یا بکریاں ہیں۔

۵۔ ۲۰۰ اور اس سے زیادہ کہ ان کا حساب سو سو کر کے کرنا چاہیے اور ہر سو کے

لئے ایک بھیر یا بکری زکوٰۃ کے طور پر دینی واجب ہے (مسئلہ ۱۹۱۳)

۱۔ جانور پورا سال بیکار رہے اور اگر سال بھر میں صرف ایک یا دو دن بھی کام

کرے یا ہوتا ہو تو بھی احتیاط یہ ہے کہ اس کی زکات دینی واجب ہے۔

۲۔ پورا سال صحرائی گھاس بھوس چرتا رہے اور اگر پورا سال یا سال کے کسی حصے

میں کاٹے ہوئے گھاس یا مالک کی اپنی زراعت سے یا کسی اور کی ملکیت کی

زراعت سے چرتا رہا ہو تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۹۰۸)

اونٹ یا بھیر یا بکری کی
زکوٰۃ کی دیگر شرائط

۲۰۰، ۸۴۷ کلوگرام (مسئلہ ۱۸۶۴)

۱۔ پہلا نصاب ۲۰۰ مثقال شرعی ہے اور ہر مثقال ۱۸ نخود کے

برابر ہے پس جب سونا ۲۰۰ مثقال شرعی (تقریباً ۳۷ تولے

پاکستانی) کی مقدار تک پہنچ جائے تو اگر اس میں دیگر شرائط پائی

جاتی ہوں تو اس کا پلہ وال حصہ زکوٰۃ کے طور پر دینا چاہیئے

اور اگر اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۔ دوسرا نصاب چار مثقال شرعی ہے جو تقریباً ۱۴۰ مثقال ہندی

ہے یعنی اگر ۱۶ تولہ پر ۱۴۰ مثقال اور زیادہ ہو جائے تو مجموعی مقدار

سے پلہ کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۸۹۶)

۱۔ پہلا نصاب ۵۰ مثقال رائج الوقت ہے کہ اگر چاندی اس مقدار

تک پہنچ جائے یعنی ۴۲ تولہ تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ کے

طور پر دینا چاہیئے۔

۲۔ دوسرا نصاب ۱۲۰ مثقال ہے یعنی اگر ۱۰۵ مثقال (۴۲ تولہ) پر

گندم جو، کھجور، کشمش

سونے کے دو
نصاب ہیں۔

نصاب:

چاندی کے دو
نصاب ہیں۔

۱۲۔ شتال (۸ تولہ ۳۳ ماشہ) اور زیارہ (۳۳ ماشہ) کے مجموعی مقدار ۱۲۹۰ شتال، کی زکوٰۃ ادا کر لی جائے۔ (مسئلہ ۱۸۴)

۱۳۔ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱ بھیڑ یا بکری ہے اور جب تک اونٹوں کی تعداد اس قدر نہ ہو جائے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

۱۴۔ ۱۲ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۱۵۔ ۲۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۲ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۱۶۔ ۳۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۳ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۱۷۔ ۴۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۴ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۱۸۔ ۵۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۵ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۱۹۔ ۶۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۶ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۰۔ ۷۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۷ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۱۔ ۸۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۸ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۲۔ ۹۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۹ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۳۔ ۱۰۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۰ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۴۔ ۱۱۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۱ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۵۔ ۱۲۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۲ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۶۔ ۱۳۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۳ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۷۔ ۱۴۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۴ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۸۔ ۱۵۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۵ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۲۹۔ ۱۶۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۶ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۳۰۔ ۱۷۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۷ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۳۱۔ ۱۸۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۸ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۳۲۔ ۱۹۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱۹ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

اونٹ کے ۱۲ نصاب ہیں۔

۱۔ سئلے ایک ایسا اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہرچکا ہو دینا چاہیے۔
(مسئلہ ۱۹۱۰)

- ۲۔ ارفیقہ وہ شخص جو اپنے اور اپنے عیال و اولاد کے سال بھر کے اخراجات نہ رکھتا ہو۔
۳۔ مسکین (وہ شخص جو فقیر سے زیادہ تنگ دست ہو)
۴۔ جو شخص امام علیہ السلام یا نائب امام کی طرف سے زکوٰۃ جمع کرنے اور اس کی حفاظت کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔
۵۔ وہ کفار کہ اگر انہیں زکوٰۃ دی جائے تو دین اسلام کی طرف مائل ہوں گے یا جنگ میں مسلمانوں کی امداد کریں گے۔
۶۔ غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے انہیں خریدنا۔
۷۔ وہ مفروض جو اپنا قرضہ ادا نہ کر سکتا ہو۔
۸۔ "سبیل اللہ" دینی ایسا کام جو عام دینی منفعت رکھتا ہو۔
(مسئلہ ۱۹۲۵)

زکوٰۃ کا مصرف

زکوٰۃ کی نیت

انسان کو چاہیئے کہ قصد قربت کے ساتھ یعنی خداوند عالم کا فرمان بجالانے کے لئے زکوٰۃ دے اور اپنی نیت میں یہ بھی معین کرے کہ جو کچھ دے رہا ہے یہ مال کی زکوٰۃ ہے یا فطرہ کی زکات۔
(مسئلہ ۱۹۵۷)

زکوٰۃ فطرہ

زکوٰۃ فطرہ کے واجب ہونے کی شرائط
 جو شخص عید کی رات غروب کے وقت

۱۔ بالغ
 ۲۔ عاقل
 ۳۔ ہوشیار ہو

۴۔ ہر اور فقیر یا کسی کا غلام (بندہ) بھی نہ ہو اسے چاہیے کہ خود اپنے لئے اور ان افراد کے لئے جن کا نان و نفقہ اس پر ہے ہر ایک کے لئے ایک صاع (۳۴ کیلو) گندم یا جو یا کشتش یا چاول یا کئی اور اس قسم کی دوسری چیزیں مستحق کو دے اور اگر ان میں سے کسی ایک کی قیمت بھی دے دے تو کافی ہے۔

(مسند ۱۶۶)

حج کے احکام

حج کسے کہتے ہیں؟

حج سے مراد خانہ خدا کی زیارت کرنا اور وہ اعمال بجالانا جن کے باسے میں حکم دیا گیا ہے کہ وہاں بجالائے جائیں۔

۱۔ بالغ ہو

۲۔ عاقل اور آزاد ہو

۳۔ حج پر جانے کی وجہ سے کسی ایسے حرام کام کرنے پر مجبور نہ ہو جائے کہ جس کی حرمت شرعی لحاظ سے زیادہ ہے یا کسی ایسے واجب کام کو ترک کر دے جو حج سے زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔

جس شخص میں یہ شرائط پائی جائیں اس پر زندگی بھر میں ایک مرتبہ حج واجب ہو جاتا ہے۔

حج کے احکام

۱۴۲

۱۔ راستے کا خرچ اور وہ چیزیں جو اس کی شان کے مطابق ہوں اور سفر میں ان کی ضرورت پڑتی ہو وہ رکھتا ہو اور اسی طرح یا تو سواری اس کے پاس ہو یا اتنی رقم موجود ہو کہ جس سے سواری کا انتظام کر سکے۔

۲۔ صحت و سلامتی اور جسم میں اتنی طاقت موجود ہو کہ کمرہ جاکر حج کے اعمال بجالا سکے۔

۳۔ سفر میں کوئی رکاوٹ درپیش نہ ہو۔

۴۔ اعمال حج بجالانے کے لئے کافی وقت رکھتا ہو۔

۵۔ ایسے افراد کے اخراجات بھی اس کے پاس ہوں جن کا مان و نفقہ اس پر واجب ہے۔

۶۔ حج سے واپس آکر اپنے روزگار و غیرہ کے وسائل بھی رکھتا ہو کہ واپس آکر زندگی گزارنے میں تنگدستی کا شکار نہ ہو جائے۔

(مسئلہ ۲۰۳۶)

امام عینی سے استفادہ

س: جو شخص حج پر جانے کی استطاعت رکھتا ہو کیا وہ اسلامی حکومت کی مالی مشکلات کے پیش نظر حج کی رقم حکومت کے ضروری اخراجات میں سے لے سکتا ہے؟
ج: بسبب تقاضے، استطاعت کو چاہئے کہ وہ حج پر جائے اور مذکورہ بالا امور کے لئے رقم دینا واجب حج کی ادائیگی سے کنایت نہیں کرتا۔



معاملات کے احکام

معاملات میں کے احکام

اور نشہ آور چیزیں ۔

۱۔ غنیمی مال کی خرید و فروخت

۳۔ ان چیزوں کی خرید و فروخت جن کی کوئی مالیت نہیں ہے کہے کو ٹریپ۔

ان چیزوں کی خرید و فروخت جن کی منفعت عام طور پر
حرام ہوئے خوا اور موسیقی کے آلات

۳۔ وہ معاملات جن میں مورچہ (سودا گے معاملے)

نوٹ :- بہاروں کے علاج کے لئے خون کی خرید و فروخت جائز ہے۔

یا بطل معاہدے

نامہ بالغ ہو

۲۔ عاقل ہو

سور حاکم غریب نے انہیں ان کے اموال میں تصرف کرنے سے منع نہ کیا ہو یا بلوغ کی حالت میں سفید نہ ہوں۔

۴۔ خرید و فروخت کا ارادہ رکھتے ہوں (مقدار و قیمت ارادے سے معاملہ کریں مذاق وغیرہ کے طور پر نہیں)

رہ کسی نے اٹھیں مجبور نہ کیا ہو۔

خمد نے اور بچنے والے
کی شرائط

دلوں کی طرح صغیر کے اموال کا تصرف اُن کے ہاتھ میں ہو۔

معاملات کے احکام

۱۳۴

۱۔ اگر بچہ میسر ہو اور ایسی تھوڑی قیمت والی چیز کا معاملہ کر رہے ہوں جس کا معاملہ عام طور پر بچے کرتے ہیں۔

نابالغ بچے کے ساتھ معاملہ کرنا
باطل ہے سوائے دو صورتوں میں

۲۔ اگر بچہ صرف رقم مالک کو دینے اور اس سے مال سے کمر خریدار تک پہنچانے کا ذریعہ ہو اس صورت میں گویا دو بالغ افراد کے درمیان معاملہ انجام پایا ہے۔

۳۔ اس کی مقدار، پیمانہ یا گنتی وغیرہ معلوم ہو۔
۴۔ اسے سپرد کر سکتے ہوں دہلدا بھاگے ہوئے گھوڑے کا بیچنا جائز نہیں)

۵۔ وہ خصوصیات معین ہوں جو جنس اور اس کے عوض میں ہیں اور ان کی وجہ لوگوں کی توجہ معاملے کی بابت متعلق ہو جاتی ہے۔

مال اور اس کے عوض کی شرائط

۶۔ کسی اور شخص کا مال اور اس کے عوض میں کوئی حق نہ ہو
۷۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ اصل مال کو بیچنا چاہیے نہ کہ اس کی منفعت کو

خرید و فروخت کا صیغہ:-

خرید و فروخت میں ضروری نہیں کہ صیغہ عربی زبان میں پڑھا جائے مثلاً اگر بیچنے والا فارسی (یا اردو) میں کہے کہ میں اس مال کو اس قیمت پر بیچتا ہوں اور خریدار کہے مجھے قبول ہے تو معاملہ صحیح ہے البتہ ضروری ہے کہ خریدنے اور بیچنے والے کا قصد انشاء یعنی خریدنا اور بیچنا ہی ہو،

۱۔ نقد، وہ ہے کہ جنس دال، اور اس کا عوض دونوں مہیا و موجود ہوں اور خریدنے والا اور بیچنے والا اصل مال اور اس کی قیمت ایک دوسرے سے مانگ سکتے ہوں اور وصول کر سکتے ہوں۔ (مشئلہ ۲۱۰، تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۵۲۵)

۲۔ ردّ حار، وہ ہے کہ جنس دال، موجود ہو اور سپرد کرنے کے لئے حاضر ہو لیکن اس کی قیمت موصول ہو یعنی مقررہ مدت تک ادا کر دی جائے گی تو اس مدت سے پہلے ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

۳۔ سلف، وہ معاملہ ہے کہ خریدار رقم ادا کر دے تاکہ فلاں مدت کے بعد جنس دال، وصول کرے گا مثلاً یوں کہے کہ اس رقم کو دیتا ہوں تاکہ چھ مہینے کے بعد فلاں نئے کو وصول کر دوں گا، (ردّ حار دسے معاملے کے برعکس) (مشئلہ ۲۱۱)

۴۔ صرف، یعنی سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے بیچیں یا سونا چاندی کے مقابلے میں اور چاندی سونے کے مقابلے میں بیچیں کہ جنس اور اس کا عوض ایک دوسرے کو سپرد کر دیں قبل اس کے کہ خریدنے والا اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جدا ہوں۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۵۲۹)

۵۔ جنس اور قیمت (عوض) میں سے کوئی چیز معاملہ کے وقت موجود نہ ہو۔
۱۔ وہ خصوصیات کہ جن کی وجہ سے جنس دال، کی قیمت میں فرق پڑ جاتا ہو وہ معین کرنی چاہئیں، البتہ زیادہ باریکیوں میں جانا ضروری نہیں۔

۲۔ اس سے پہلے کہ خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جدا ہوں خریدنے والا پوری قیمت بیچنے والے کو ادا کر دے۔

۳۔ مدت پوری طرح معین کریں۔

۴۔ احتیاط واجب ہے کہ جنس دال، وصول کرنے کی جگہ معین کریں۔

۵۔ جنس دال، کی وصولی کا وقت بھی معین کریں۔

۶۔ مال کا وزن اور پیمانہ معین کریں۔

(مشئلہ ۲۱۲)

معاملات خرید و فروخت
کی قسمیں :-

معاملہ سلف کی
۴۔ تشریطیں ہیں :-

معاملہ توڑ دینے کے معنی کو "خیار" کہتے ہیں اور خریدار اور بیچنے والا گیارہ صورتوں میں معاملے کو توڑ سکتے ہیں۔

خیارات

وہ مقامات جہاں معاملہ توڑا جاسکتا ہے (مکملہ ۲۱۳)

۱۔ مجلس معاملہ یعنی وہ جگہ جہاں معاملہ انجام پایا ہے وہاں سے متفرق نہ ہونے ہوں اس خیار کو "خیار مجلس" کہتے ہیں۔ ← مجلس
۲۔ دونوں میں سے کسی کے ساتھ یا دونوں کے ساتھ غبن (دھوکا) ہوا ہو۔ یعنی دونوں نے دھوکا کھایا ہو۔ ← غبن
۳۔ معاملے میں معاہدہ کریں کہ دونوں یا ان میں کوئی ایک معاملے کو فلاں وقت تک توڑ سکتا ہے۔ ← شرط
۴۔ بیچنے والا یا خریدار اپنے مال کو جیسا ہے اس سے بہتر بتائے تاکہ اس کی قیمت زیادہ ہو جائے۔ ← تبدیلیں
۵۔ خریدار یا بیچنے والا کوئی شرط مقرر کریں۔ لیکن اس پر عمل نہ کریں۔ ← تخلف شرط
۶۔ جسی و اصل مال یا اس کے عوض میں کوئی عیب پایا جائے۔ ← عیب
۷۔ معلوم ہو جائے کہ جو مال بیچا گیا ہے اس میں کچھ مقدار کسی اور کی ملکیت ہے۔ ← شرکت
۸۔ بیچنے والا جب کسی چیز کی خصوصیات کو خریدار کے سامنے بیان کرے اور خریدار نے اس شے کو نہ دیکھا ہو، بعد میں معلوم ہو کہ وہ نئے ان صفات کی حامل نہیں۔ ← روئیت
۹۔ خریدار نے جس شے کو نقد خریدا ہو اگر تین دن تک اس کی قیمت ادا نہ کرے اور بیچنے والے نے بھی وہ شے تین دن تک خریدار کو نہ دی ہو۔ ← تاخیر
۱۰۔ وہ حیوان جسے خریدا گیا ہو تو خریدار تین دن تک اس معاملے کو توڑ سکتا ہے۔ ← حیوان
۱۱۔ بیچنے والا اس شے کو خریدار کے پردہ رکھے جو اس نے بیچا ہو۔ ← تغلیس

۱۔ خریدتے وقت اس مال کے عیب وار ہونے کو جاننا ہو۔

۲۔ مال کی جو قیمت مقرر ہوئی ہے اس پر راضی ہو۔

۳۔ خریدتے وقت کہے کہ اگر مال میں نقص ہوا تو واپس نہیں کروں گا اور قیمت کا فرق بھی نہیں لوں گا۔

۴۔ بیچنے والا معاملہ کے وقت کہے کہ اس شے کو جس عیب کے ساتھ بھی ہے۔ اسی طرح بیچتا ہوں۔

(مسئلہ ۲۱۳۴)

۱۔ معاملے کے بعد اس شے میں اس طرح تبدیلی پیدا کر دے کہ دیکھنے والے کہیں کہ جس طرح خریدتے اور وصول کرتے وقت فی تھی اس طرح نہیں رہی۔

۲۔ معاملہ کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اس شے میں عیب ہے اور اس نے فقہا واپس کرنے کے حق کو ماقط کیا ہو۔

۳۔ مال وصول کرنے کے بعد اس میں کوئی عیب پیدا ہو جائے۔

(مسئلہ ۲۱۳۵)

اگر خریدار کو معلوم ہو جائے کہ جو مال خریدا ہے اس میں کوئی نقص و عیب ہے تو چار صورتوں میں ذیل معاملے کو توڑ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے لئے کچھ لے سکتا ہے۔

تین صورتوں میں اگر خریدار کو معلوم ہو جائے کہ مال میں کوئی عیب موجود ہے تو معاملے کو توڑ نہیں سکتا البتہ قیمت کا فرق وصول کر سکتا ہے۔



شرکت (پارٹنرشپ)

شرکت کا مطلب

ایک شخص کا دوسرے زیادہ افراد کی ملکیت میں ہونا دوسرے شخصے خواہ عین داخل مال، ہو یا ذین (قرضہ) اور خواہ منقسم ہو یا حق

تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۶۳

۱۔ اگر دو آدمی آپس میں شریک ہونا چاہیں تو اگر ان میں سے ہر ایک اپنا کچھ مال دوسرے کے مال کے ساتھ اس طرح ملا دے کہ ایک دوسرے کے مال کی علیحدہ تمیز نہ ہو سکے اور پھر ہر ایک کسی اور زبان میں شرکت کا صیغہ بھی جاری کر دیں یا ایسا کام کریں کہ جس سے معلوم ہو کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہیں تو ان کی شرکت ٹھیک ہے۔ (مسئلہ ۲۱۴۲)

۲۔ اگر شرکت کے عقد میں یہ شرط کی جائے کہ دونوں مل کر خرید و فروخت کریں گے یا ہر شخص علیحدہ معاملہ کرے گا یا صرف ایک فریق معاملہ کرے گا تو واجب ہے کہ اپنی شرط اور قرارداد پر عمل کریں (مسئلہ ۲۱۴۳)

۳۔ اگر معین نہ کریں کہ ان میں سے کون سا شخص مشترکہ مال سے خرید و فروخت کرے گا تو ان میں کوئی ایک بھی دوسرے کی اجازت سے کوئی معاملہ انجام نہیں دے سکتا۔ (مسئلہ ۲۱۵۰)

۴۔ جب کوئی ایک شریک کہے کہ شرکت واسے سرمایے کو تقسیم کریں تو واجب ہے کہ دوسرے شریک افراد اس کی بات مانیں۔ (مسئلہ ۲۱۵۶)

شرکت کے احکام

شرکت - پارٹنرشپ

۱۲۹

- شریک کی شرائط
- ۱۔ مکلف ہو
 - ۲۔ عاقل ہو
 - ۳۔ اپنے ارادے اور اختیار سے شرکت کریں۔
 - ۴۔ اور اپنے اموال میں تصرف کر سکتے ہوں۔

(مسئلہ ۲۱۲۵)

اگر چند آدمی جو اپنے کام کی مزدوری لیتے ہیں اس مزدوری میں آپس میں شریک ہو جائیں جیسے بال کاٹنے والے آپس میں ملے کریں کہ انہیں جتنی اجرت ملے گی آپس میں تقسیم کریں گے تو ان کی شرکت صحیح نہیں ہے۔

(مسئلہ ۲۱۲۲)

اگر ملے کریں کہ ساری منقوت ایک شخص لے گا تو صحیح نہیں ہے لیکن اگر یہ ملے کریں کہ تمام نقصان یا نقصان کا زیادہ تر حصہ ان میں سے صرف ایک ہی برداشت کرے گا تو ان کی شرکت اور قراردادوں صحیح ہیں۔

(مسئلہ ۲۱۲۴)

اگر شرکا میں سے کوئی ایک مر جائے۔

۱۔ یا دیوانہ ہو جائے۔

۲۔ یا بے ہوش ہو جائے۔

۳۔ یا سفید (بے وقوف) ہو جائے اور حاکم شرع اسے اس کے اموال میں تصرف کرنے سے روک دے۔

(مسئلہ ۲۱۱۵)

وہ شرکا جو شرکت والے طریقے میں تصرف نہیں کر سکتے



مُصَالَحَت

صلح و مصالحت کا مطلب :-

- ۱۔ اپنے مال
- ۲۔ یا مال کی منفعت کا کچھ حصہ اس کی ملکیت میں دے دے۔
- ۳۔ یا اپنے مطالبے (قرضے)
- ۴۔ یا اپنے حق کو چھوڑ دے اور وہ بھی اس کے بدلے میں اپنے مال
- ۵۔ یا مال کی منفعت کا کچھ حصہ اُسے دے دے۔
- ۶۔ یا اپنے قرض یا اپنے حق کو جو اسے حاصل ہے چھوڑ دے۔

مصالحت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص
کسی دوسرے شخص سے ملے کرے کہ

(مسئلہ ۲۱۶۰)

۱۔ مصالحت کا صیغہ عربی زبان میں پڑھنا ضروری نہیں بلکہ جس لفظ سے
بھی اپنے مطلب کو سمجھا سکیں کہ آپس میں مصالحت کر لی ہے ٹھیک ہے مسئلہ ۲۱۶۱

۲۔ جب کوئی شخص اپنے قرض یا اپنے حق کے بدلے میں کسی سے مصالحت
کے لئے اسی صورت میں صحیح ہوگا جب وہ دوسرا قبول کرے۔ (مسئلہ ۲۱۶۲)

مصالحت کے احکام

۱۔ چھ چیزیں مصالحت پر لی ہو اگر وہ عیب دار ہو تو مصالحت کو ختم کیا جاسکتا
ہے۔ البتہ صحیح اور عیب دار شے کی قیمت کا فرق وصول نہیں کر سکتا
(مسئلہ ۲۱۶۱)

۲۔ ہر عیب ان دو چیزوں میں جو ایک ہی جنس سے ہو اور ان کا وزن بھی
معلوم ہے جیسا کہ پتھر یا چاہیں تو اس صورت میں الیا کا ٹھیک ہوگا جب
ان چیزوں میں سے کسی ایک کا وزن دوسری شے سے زیادہ نہ ہو لیکن اگر
ان کا وزن معلوم نہ ہو اگرچہ احتمال ہو کہ ان میں سے ایک کا وزن زیادہ

ہے تو پھر بھی معاہدہ ٹھیک ہے۔

(مسئلہ ۲۱۶۴)

معاہدہ کی
شرائط

جو دو آدمی آپس میں
کسی چیز پر معاہدہ
کریں تو دونوں

- ۱۔ قاتل ہوں۔
- ۲۔ بالغ ہوں۔
- ۳۔ کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو۔
- ۴۔ معاہدہ کا ارادہ رکھتے ہوں
- ۵۔ حاکم شرع نے بھی انہیں ان کے اموال پر تصرف کرنے سے روکا ہو

(مسئلہ ۲۱۶۱)

اگر کرایہ پر دینے والا اور وہ شخص جو کوئی چیز کرایہ پر لے دونوں مکلف ہو۔

۱۔ عاقل ہوں۔

۲۔ اپنے ارادے و اختیار سے کرایہ کو انجام دیں۔

۳۔ اور اپنے اموال میں تصرف کرنے کا حق بھی رکھتے ہوں۔ (مسئلہ ۲۱۶۳)

۴۔ کرایہ پر لینے والے یا لینے والے کے لئے عربی زبان میں صیغہ جاری

کرنا ضروری نہیں (مسئلہ ۲۱۶۴)

۵۔ اگر کوئی کسی سے شرط کرے کہ وہ صرف اسی شخص کا کام کرے گا تو وہ شخص اس

مزدور کو کسی دوسرے کے پاس اجرت پر نہیں لے سکتا۔ (مسئلہ ۲۱۶۵)

۶۔ کرایہ دار جو مال کرایہ کی ہابست دے اسے معلوم ہونا چاہیے

(مسئلہ ۲۱۹۳)

کرایہ کی شرائط اور احکام

۱۔ معین ہونا چاہیے اگر کہے کہ اپنے مکانوں میں سے ایک مکان کرایہ پر دیتا ہوں تو ٹھیک نہیں ہے۔

۲۔ کرایہ دار اس شے کو دیکھے یا کرایہ پر دینے والا اس شے کی تمام خصوصیات مکمل طور پر بیان کرے۔

۳۔ اس شے کا سپرد کرنا ممکن ہو اگر اس گھوڑے کو کرایہ پر دے جو بھاگ گیا ہو تو معاملہ باطل ہے۔

۴۔ وہ شے استعمال کرنے کی وجہ سے بالکل ہی ختم نہ ہو جائے دہزاروٹی، میوہ اور دوسری اشیاء خوردنی کرایہ پر دینا صحیح نہیں۔

۵۔ جس مال کو کرایہ پر دیا جائے اس سے مطلوبہ فائدہ حاصل کرنا ممکن ہو۔

۶۔ جس چیز کو کرایہ پر دے رہا ہو وہ اس کا اپنا مال ہو لہذا اگر کسی دوسرے کا مال کرایہ پر دے تو وہ معاملہ اس صورت میں صحیح ہوگا جب اس کا مالک راضی ہو جائے۔

(مسئلہ ۸۴)

۱۔ حلال ہو۔

۲۔ ایسا فائدہ حاصل کرنے کے لئے رقم مینا جسے مالک بے ہودہ کام نہ کہیں۔

۳۔ جس چیز کو کرایہ پر دیں اگر اس کے چند فوائد ہوں تو جو فائدہ کرایہ پر لینے والا اس سے حاصل کرنا چاہتا ہے اسے معین کرنا چاہیئے مثلاً اگر کسی جانور کو سواری اور سامان اٹھانے کے لئے کرایہ پر دیا جاتا ہو تو کرایہ کرتے وقت

معین کرنا چاہیئے کہ سواری کے لئے ہے یا سامان کے لئے یا دونوں کے لئے۔

۴۔ فائدہ حاصل کرنے کی مدت معین کریں اور اگر مدت معلوم نہ ہو لیکن عمل و کام کو معین کریں مثلاً درزی سے طے کریں کہ لباس کو اس طرح سی کے دے

تو کافی ہے۔

(مسئلہ ۸۷)

وہ فوائد جن کے لئے اموال کو کرایہ پر دینا چاہیئے اور ان کی شرائط

۱۔ اگر کرایہ کی مدت معین نہ کرے اور کہے کہ جب سے آپ اس مکان میں رہیں گے ہر مہینے دس روپے اس کا کرایہ ادا کریں تو یہ معاملہ صحیح نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۱۹۰)

۲۔ اگر کرایہ پر لینے والے سے کہیں کہ آپ کو دس روپے مہینے پر مکان کرایہ پر دیا اور آئندہ بھی اسی کرایہ پر حساب کریں گے تو صرف پہلے مہینے میں کرایہ صحیح ہے۔ لیکن اگر یہ کہے کہ ہر مہینے دس روپے کرایہ ہوگا اور اس کی ابتداء انتہا معین نہ کریں تو پہلے مہینے سمیت تمام معاملہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۱۹۱)

کرایے کی وہ صورتیں جو باطل ہیں۔

۳۔ جس مکان میں مسافر اور زائرین قیام کرتے ہیں اور معلوم نہیں کہ کتنے دن وہاں رہیں گے تو اگر مقرر کریں کہ مثلاً ایک رات کا ایک روپیہ کرایہ ادا کریں گے اور ملک بھی راضی ہو جائے تو اس جگہ سے استفادہ کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن چونکہ کرایہ کی مدت معلوم نہیں ہے لہذا احرام صحیح نہیں ہے۔ اور مکان کا مالک جب چاہے انہیں مکان سے باہر نکال سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۱۹۲)

۴۔ اگر کوئی زمین جو گندم یا کسی اور چیز کی کاشت کے لئے کرایہ پر دیں اور اس کا کرایہ اسی زمین سے حاصل ہونے والے جو یا گندم و دیگرہ کی کو قرار دیں تو یہ معاملہ صحیح نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۲۱۹۳)

۵۔ پس اگر وہ مال ان چیزوں میں سے ہو جنہیں وزن کر کے معاملہ کیا جاتا ہے۔ جیسے گندم تو اس کا وزن معلوم ہونا چاہیئے۔

۶۔ اور اگر ان چیزوں میں سے ہو جو وزن کر کے معاملہ کی جاتی ہیں۔ جیسے مرغی کا انڈا، تو ان کی تعداد معین ہونی چاہیئے۔

۷۔ اور اگر گھوڑے اور بکری و دیگرہ جیسی چیزیں ہوں تو کرایہ دینے والے کو چاہیئے کہ انہیں دیکھے یا کرایہ دار اس کی تمام خصوصیات بیان کرے۔

(مسئلہ ۲۱۹۴)

وہ مال جو کرایہ دار کرایہ کی بابت ادا کرے معلوم ہونا چاہیئے

★ جب کوئی صفت کرایہ دار اس چیز کو جو اس نے لی ہے منافع کر دے تو وہ اس کا ضامن ہے۔

(مسئلہ ۲۲۰۰)

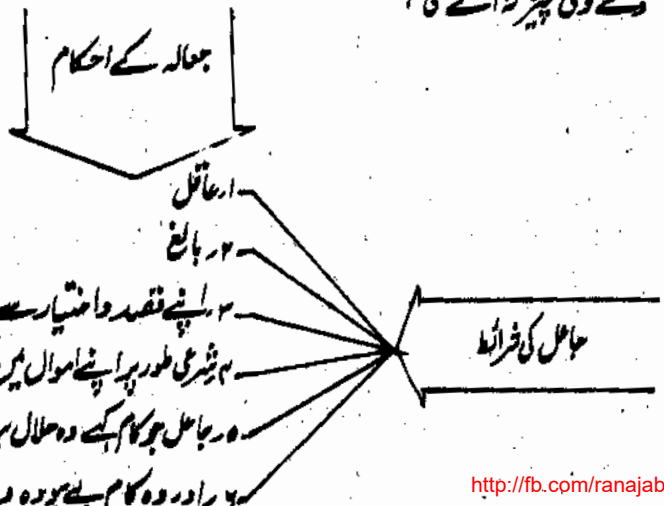
جُعَالہ کے احکام

جُعَالہ سے کیا مراد ہے اور جاعل و عامل کسے کہتے ہیں؟
 جُعَالہ یہ ہے کہ انسان معین کرے کہ فلاں کام اگر اس کے لئے کیا جائے تو وہ اس کے عوض اتنی رقم سے
 کچھ مثلاً کہے کہ جو شخص میری فلاں گشتہ چیز کو دھو کر لائے اس کو دس روپے دوں گا اور جو شخص یہ معین کرتا ہے۔
 اسے "عامل" کہتے ہیں۔ اور جو شخص اس کام کو انجام دیتا ہے اسے "جاعل" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۱۸

جُعَالہ اور کرایہ میں کیا فرق ہے؟
 کرایہ میں معاملے کا صیغہ پڑھنے کے بعد اجیر پہ لازم ہے کہ کام کو انجام دے اور جس نے اسے اجیر بنایا
 ہے وہ اجرت کا مقروض ہو جائے گا۔ لیکن جُعَالہ میں عامل کام کرنے والے کو اختیار ہے کہ کام کرے یا
 نہ کرے البتہ جب تک کام انجام نہ دے گا اس وقت تک جاعل اس کا مقروض نہ ہوگا، یعنی جاعل کے
 ذمے کوئی چیز نہ آنے گی،

مسئلہ ۲۳۱۸



عقلائی عزم و مقصد اس کے ساتھ تعلق نہ پکڑے۔

(مسئلہ ۲۲۲۰)

۱۔ اگر حامل یا کوئی اور شخص حلالہ کی قرارداد سے پہلے ہی اس کام کو انجام دے چکا ہو یا قرارداد منعقد ہونے کے بعد اس ارادے سے کہ اس کے بدلے میں کچھ بھی نہ لے گا اس کام کو انجام دے تو اس کو اجرت لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

حامل کی شرائط

(مسئلہ ۲۲۲۱)

۲۔ حامل کام کو نامکمل چھوڑ سکتا ہے لیکن اگر اس کام کو پورا نہ کرنا حامل کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کام کو پورا کرنا چاہیے۔

(مسئلہ ۲۲۲۲)

۳۔ اگر حامل کسی کام کے لئے کوئی خاص اجرت معین نہ کرے مثلاً یوں کہے کہ جو شخص میرے گمشدہ بچے کو تلاش کر کے لائے گا تو اس کو کچھ پیسے دوں گا لیکن اس کی مقدار معین نہ کرے تو اگر کوئی شخص اس کام کو انجام دے تو اسے اتنی اجرت دینی چاہیئے کہ جس قدر اس کے کام کی قیمت لوگوں کے نزدیک ہو۔

(مسئلہ ۲۲۲۳)

۴۔ قبل اس کے کہ حامل کام شروع کرے حامل اور حامل دونوں اپنی قرارداد کو ختم کر سکتے ہیں۔

(مسئلہ ۲۲۲۴)



مزارعہ رکھیتی باڑی کے احکام

مزارعہ کی تعریف: مزارعہ سے مراد یہ ہے کہ زمین کا مالک یا وہ شخص جس کے ہاتھ وہ زمین ہے کاشتکار کے ساتھ اس طرح معاملہ کرے کہ زمین کو کاشتکار کے اختیار میں دے دے تاکہ وہ اس میں زراعت کرے اور جو کچھ زمین سے حاصل ہو اس کا کچھ حصہ مالک کو دے۔ (مسئلہ ۲۳۲۸)

۱۔ زمین کا مالک کاشتکار سے کہے کہ میں نے زمین تیرے سپرد کی اور کاشتکار بھی کہے کہ میں نے قبول کر لیا، یا یہ کہ کچھ کہے بغیر مالک زمین کو اس کے سپرد کر دے تاکہ وہ زراعت کرے اور کاشتکار زمین کو تحویل میں لے لے۔ (مسئلہ ۲۳۲۹)

۲۔ دونوں عاقل ہوں زمیندار اور کاشتکار، ہر دونوں مکلف ہوں

۳۔ اپنے ارادے اور اختیار سے اس معاملہ مزارعہ کو انجام دیں، ۴۔ اور عاقل شرعاً نے انہیں ان کے اموال میں تصرف کرنے سے نزہت ہو بلکہ اگر بالغ ہونے کی حالت میں سفید ہوں اگرچہ عاقل شرعاً نے تصرف سے منع نہ کیا ہو تب بھی مزارعہ کو انجام نہیں دے سکتے۔

۵۔ زمین کی ساری پیداوار صرف ایک کے ساتھ مختص نہ کی جائے۔ ۶۔ ہر ایک کا حصہ مشاع ہو مثلاً پیداوار کا آدھا یا تیسرا حصہ اور وہ معین کیا گیا ہو۔

۷۔ جتنی مدت زمین کاشتکار کے اختیار میں رہی ہو وہ معین ہونی چاہیے اور وہ مدت اتنی ہونی چاہیے کہ اس زمین سے پیداوار حاصل کرنا ممکن ہو

مزارعہ کی شرائط

۹۔ زمین زراعت کے قابل ہو۔

۱۰۔ اگر کسی ایسے علاقے میں ہوں جہاں ایک ہی طرح سے زراعت کی جاتی ہے۔ مگر زراعت کی قسم کا نام بھی نہ لیں تب بھی خود بخود معین ہوگی اور اگر کسی طرح سے زراعت ہوتی ہو تو معین کرنا ضروری نہیں (مسئلہ ۲۲۲۹)۔
۱۱۔ اگر کسی اتفاقی امر کی وجہ سے زراعت ممکن نہ ہو پس جتنی مقدار میں پیداوار حاصل ہو چکی ہو اس مقدار تک معادلہ صحیح اور قرار داد کے مطابق عمل کیا جائے گا اور اس کے علاوہ مزارعہ باطل ہو جائے گا۔

(مسئلہ ۲۲۲۳)

۱۲۔ اگر مزارعہ کا صیغہ پڑھتے وقت شرط کی ہو کہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک معادلہ ٹوڑنے کا حق رکھتا ہے تو قرار داد کے مطابق معادلہ کو توڑا جاسکتا ہے۔

(مسئلہ ۲۲۲۳)

۱۳۔ اگر کاشتکار مر جائے اور شرط کی گئی ہو کہ کاشتکار خود ہی زراعت کرے تو مزارعہ ٹوٹ جائے گا۔

(مسئلہ ۲۲۲۳)

وہ مقامات جہاں معادلہ ٹوٹ جاتا ہے یا مزارعہ باطل ہو جاتا ہے۔



مساقات (آبیاری و سیرپانی) کے احکام

تعریف: اگر انسان کسی کے ساتھ اس طرح معاملہ کرے کہ پھل دار درخت جن کے پھلوں کا وہ خود آپ مالک ہے یا اُن پھلوں کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے انہیں ایک معینہ مدت کے لئے کسی شخص کے سپرد کرنے تاکہ وہ ان کی دیکھ بھال کرے اور انہیں پانی دے اور جتنی مقدار طے کریں اتنا پھل لے لے، اس قسم کے معاملے کو "مساقات" کہا جاتا ہے۔ (مسئلہ ۲۲۳۸)

۱۔ مالک

۲۔ مکلف (بالغ)

۳۔ کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو۔

۴۔ حاکم شرع نے انہیں ان کے اموال میں تعریف کرنے سے نروکا ہو۔ (مسئلہ ۲۲۳۱)

۱۔ مساقات (آبیاری) کا معاملہ اُن درختوں میں صحیح نہیں جو پھل نہیں دیتے۔ (مسئلہ ۲۲۳۹)

۲۔ مساقات کی مدت معین ہونی چاہیے۔ (مسئلہ ۲۲۴۰)

۳۔ ہر ایک کا حصہ پیداوار کا آدھا یا تیسرا (لحم) وغیرہ معین ہونا چاہیے۔ (مسئلہ ۲۲۴۱)

۴۔ پھل ظاہر ہونے سے پہلے معاملے کی قرارداد منعقد کی جائے۔ (مسئلہ ۲۲۴۲)

۵۔ وہ درخت جو بارش کے پانی یا زمین کی تری سے استفادہ کرتا ہے اودا سے آبیاری کی ضرورت نہیں ہوتی اگر دوسرے

مالک اور اجیر کی شرائط

مساقات کی شرائط

کاموں مثلاً کھدائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہو تو مساقات کا معاملہ
میسج ہے اور اگر ان کاموں سے سیوہ کے زیادہ ہونے یا اچھے
ہونے میں مدد نہ ملتی ہو تب بھی مساقات کے معاملے میں کوئی
حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۲۴۶)

اروہ دو آدمی جنہوں نے مساقات کا معاملہ کیا ہے۔ ایک
دوسرے کی رضا مندی کے ساتھ معاملے کو ختم کر سکتے ہیں اور
اسی طرح اگر مساقات کا عقد پڑھتے وقت شرط کریں کہ
دونوں کو یا ان میں ایک کو معاملہ توڑنے کا حق حاصل ہے۔

(مسئلہ ۲۲۴۷)
اگر طے نہ کیا ہو کہ کسی دوسرے کے حوالے کریں تو اجیر کے
مرنے سے مالک معاملے کو توڑ سکتا ہے۔

(مسئلہ ۲۲۴۹)
ہر اگر شرط کرے کہ ساری پیداوار مالک کی ہوگی تو مساقات
باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۲۵۰)

مگر اگر کوئی زمین کسی کے سپرد کرے تاکہ اس میں درخت
لگائے اور جو کچھ حاصل ہو وہ دونوں کا مال ہوگا تو معاملہ باطل
ہے۔ (مسئلہ ۲۲۵۱)

وہ صورتیں جن میں معاملہ
ٹوٹ جاتا ہے یا توڑا
جاسکتا ہے۔



وکالت کے احکام

وکالت کی تعریف : وکالت سے مراد یہ ہے کہ انسان جس کام میں خود عمل دخل رکھتا ہو وہ کسی دوسرے کے سپرد کرے تاکہ وہ اس کی طرف سے انجام دے۔

سار بلوغ
۱۔ عقل

وکیل اور موکل کی شرائط

۲۔ ارادے اور اختیار سے اقدام کریں۔

مسئلہ ۲۲۵۹

۱۔ اگر کوئی شخص کسی کو اپنے کسی ایک کام کے لئے وکیل بنائے لیکن اس کام کو معین نہ کرے تو وکالت باطل ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۱

۲۔ اگر وکیل کو معزول کر دے تو برکناری کی اطلاع پہنچتے ہی وکالت باطل ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۲

۳۔ اگر وکیل اپنے موکل کی اجازت کے بغیر کسی اور شخص کو وکیل بنائے تو وکالت باطل ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۳

۴۔ اگر وکیل اپنے موکل کی اجازت سے کسی کو وکیل بنائے تو اگر پہلا وکیل مر جائے تو دوسرے شخص کی وکالت باطل ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۶

۵۔ اگر کوئی شخص چند آدمیوں کو وکیل بنائے اور موکل ان

جن صورتوں میں وکالت باطل ہے۔

وکالت کے احکام

۱۶۱

سے نہ کہے کہ اس کام کو مارے مل کر یا الگ الگ انجام دیں تو اگر ان میں سے کوئی ایک مر جائے تو وکالت باطل ہو جائے گی۔ (مسئلہ ۲۲۶۷)

۲۔ اگر وکیل یا موکل مر جائے یا ہمیشہ کے لئے پاگل ہو جائے تو وکالت باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۲۶۸)

۳۔ اگر کسی چیز میں تصرف کرنے کے لئے وکیل ہو جائے تو جب وہ چیز ہی باقی نہ رہے تو وکالت باطل ہو جائے گی (مسئلہ ۲۲۶۸)

۴۔ اگر وکیل اس مال کی حفاظت میں جو اس کے اختیار میں ہے کوتاہی کرے اور اتفاقاً وہ مال ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہے۔

۵۔ اگر اس تصرف کے علاوہ جس کی اسے اجازت دی گئی ہے کوئی اور تصرف بجالائے اور وہ مال ضائع ہو جائے تو مال کے تلف ہونے کی صحت میں ضامن ہے۔ (مسئلہ ۲۲۷۱)

دومورتوں میں وکیل ضامن ہے۔



قرض کے احکام

قرض کے احکام

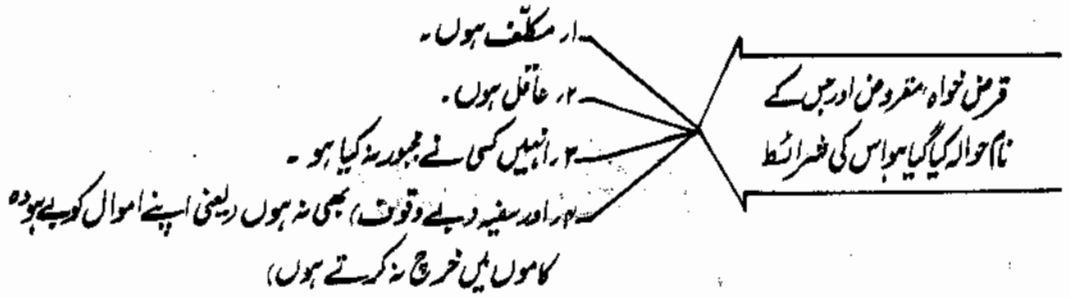
قرض دینا مستحب کاموں میں سے ایک ہے کہ جس کے بارے میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے پیغمبر اکرمؐ سے روایت بیان کی گئی ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے گا اس کا مال زیادہ ہوگا اور فرشتے اس پر رحمت بھیجیں گے اور اگر اپنے مقروض کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرے تو بغیر حساب کے اور نہایت تیزی کے ساتھ قرضی صراط سے گزر جائے گا اور جس شخص سے اس کا مسلمان بھائی قرض مانگے اور وہ نہ دے تو اس پر جنت حرام ہوگی وہ شخص جو اپنے قرض خواہ تک دسترس نہ رکھتا ہو تو اگر اُسے یہ امید بھی نہ ہو کہ اُسے تلاش کرے گا تو اُسے چاہیئے کہ حاکم شرع کی اجازت سے قرض کی رقم کسی فقیر کو دے دے اور فقیر کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ یتیم نہ ہو۔

(مسئلہ ۲۲۷۹)

حوالہ (ڈرافٹ) دینا

اگر انسان اپنے قرض خواہ کو حوالہ دے کہ اپنا قرضہ دوسرے سے حاصل کرے اور قرض خواہ بھی اسے قبول کرے تو حوالہ درست ہونے کے بعد جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے وہ مقروض ہو جائے گا اور پھر قرض خواہ اپنا مطالبہ پہلے شخص سے نہیں کر سکتا۔

(مسئلہ ۲۳۸۶)



رہن

رہن سے کیا مراد ہے؟
 رہن یہ ہے کہ مقروض اپنی ملکیت کی کچھ مقدار قرض خواہ کے پاس رکھے کہ اگر اس کا قرض نہ دے تو قرض خواہ اس مال سے اپنا قرض وصول کر لے، رہن کا میثاق عربی زبان میں پڑھنا ضروری نہیں ہے اور صرف یہی کافی ہے کہ قرض لینے والا رہن کی نیت سے اپنا مال قرض خواہ کو دے دے اور قرض خواہ بھی اسی نیت سے لے لے تو رہن صحیح ہے۔
 (مسئلہ ۲۳۰۷ - ۲۳۰۸)

ضامن ہونا

جب انسان چاہے کہ ضامن ہو کہ کسی شخص کے قرضے کو ادا کرے گا تو اس کا ضامن ہونا اسی صورت میں صحیح ہے کہ ایسے لفظ سے خواہ وہ عربی زبان میں نہ بھی ہو کہ میں ضامن ہوتا ہوں کہ تمہارا قرضہ ادا کروں گا اور قرض خواہ بھی اپنی رضامندی کو واضح طور پر سمجھا لے، البتہ مقروض کا راضی ہونا شرط نہیں ہے۔
 (مسئلہ ۲۳۱۰)



کفالت کے احکام

کفالت اور کفیل کی تعریف :

کفالت سے مراد یہ ہے کہ انسان ضامن ہو جائے کہ جب بھی قرض خواہ مقروض کو چاہے گا وہ فوراً اس کے سپرد کر دے گا اور اسی طرح اگر کسی کا کسی کے ذمے کوئی حق ہو یا وہ کسی قسم کے حق کا اداء کرتا ہو جبکہ وہ اتفاقاً قبول ہو تو جو شخص ضامن ہوا ہو کہ جس وقت حقدار یا حق کا دعویدار مدعی علیہ کو چاہے گا تو یہ اُسے اس کے سامنے پیش کرے گا تو اس کام کو کفالت کہتے ہیں اور جو شخص اس طرح سے ضامن ہو جائے اُسے "کفیل" کہا جاتا ہے۔

۱۔ مُکلف ہو۔

۲۔ عاقل ہو۔

۳۔ کسی نے اُسے کفالت کے لئے مجبور نہ کیا ہو۔

۴۔ جس کا کفیل ہوا ہے اُسے شہسوار کر سکتا ہو۔ (مسئلہ ۲۳۳۲)

۱۔ کفیل مقروض کو قرض خواہ کے سپرد کر دے۔

۲۔ قرض خواہ کا مطالبہ پورا کر لیا جائے۔

۳۔ قرض خواہ اپنے مطالبے (قرض) سے دستبردار ہو جائے۔

۴۔ مقروض مر جائے۔

۵۔ قرض خواہ کفیل کو کفالت سے ہٹا کر دے۔

۶۔ کفیل مر جائے۔

۷۔ حق دار اپنے حق کو حوالہ یا کسی اور ذریعے سے دوسرے

کے سپرد کر دے۔

کفیل کی شرائط

۷۔ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز کفالت کو ختم کر دیتی ہے

مسئلہ ۲۳۲۵

”ودلیہ“ (امانت)

اگر انسان اپنا مال کسی کو دے اور یہ کہے کہ یہ تمھارے پاس ہے اور وہ بھی قبول کرے یا کچھ کہے بغیر مال کا مالک اسے سمجھا دے کہ اس مال کو حفاظت کی غرض سے اُسے دے رہا ہے اور وہ بھی حفاظت کے ارادے سے وہ مال وصول کرے تو اسے چاہیئے کہ ودلیہ (امانت) کے احکام پر عمل کرے۔

(مسئلہ ۲۳۲۷)

۱۔ امانت دار اور وہ شخص جو امانت دے رہا ہے دونوں

کو بالغ اور عاقل ہونا چاہیئے۔ (مسئلہ ۲۳۲۸)

۲۔ جو شخص امانت کی حفاظت نہ کر سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ امانت کو قبول نہ کرے۔

(مسئلہ ۲۳۳۰)

۳۔ جو شخص کسی کے پاس کوئی امانت رکھتا ہے وہ جب

چاہے اس سے واپس لے سکتا ہے اور جو شخص امانت

کو قبول کرتا ہے وہ بھی جب چاہے وہ امانت مالک کو

واپس کر سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۳۳۲)

”عاریہ“

عاریہ کی تعریف عاریہ یہ ہے کہ انسان اپنا مال کسی کو دے اور وہ اس سے فائدہ حاصل کرے اور اس کے

(مسئلہ ۲۳۴۴)

بدلے کوئی چیز اس سے نہ لے۔



نگاہ کرنے کے احکام

۱۔ مرد کو نامحرم محدث کے بدن پر نظر کرنا خواہ لذت اٹھانے کے ارادے سے ہو یا بغیر اس کے۔

۲۔ نامحرم محدث کے چہرے اور ہاتھوں کی طرف نگاہ کرنا جبکہ لذت اٹھانے کے ارادے سے ہو،

۳۔ بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ بغیر لذت کے ارادے کے بھی نگاہ نہ کرے،

۴۔ محدث کا نامحرم مرد کے بدن کی طرف نگاہ کرنا سوائے ہاتھوں اور چہرے کے۔

۵۔ زنا بادل کی طرح کے چہرے، بدن اور بالوں کی طرف لذت کے ارادے سے نگاہ کرنا۔ (مسئلہ ۳۲-۳۴)

۶۔ مرد کا مرد کے بدن پر نگاہ کرنا لذت کے ارادے سے۔

۷۔ عورت کا دوسری عورت کے بدن پر لذت کے ارادے سے نگاہ کرنا۔ (مسئلہ ۳۸-۴۴)

عوام نظریں

نفس کے احکام

نفس کے کچھ ہیں؟
نفس یہ ہے کہ انسان ظلم سے کسی کے مال یا حق پر قبضہ کرے، نفس، گناہان کبیرہ میں سے ہے جو فحش ہیں

کرے وہ قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں مبتلا ہو گا۔ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک ہالٹ زمین کسی کی منصب کرے تو قیامت کے دن اس زمین کو اس کے ساتوں طبقے سمیت اس شخص کی گردن میں طوق کی مانند ڈالا جائے گا۔

۱۰ نمازی کے لباس کی شرائط میں بیان ہو چکا ہے کہ اگر نمازی کے لباس کا ایک دھاگہ یا بن یا کوئی اور چیز غصی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ بارہ نماز پڑھیں۔

۱۱ نمازی کے مکان کی شرائط میں بھی یہ ہے کہ اگر اس کا فرش اور تختہ دینیو بھی غصی ہو تو نماز باطل ہے۔

(مسئلہ ۸۶۶)

امام سے استفتاء

س۔ ۱۔ بنگلوں، سکولوں اور دفاتر دینیرو کی عمارتوں میں کہ جن کی ملکیت کے بارے میں صحیح طور پر معلوم نہیں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے۔
ج۔ ۱۔ البسمہ تھانے، اگر اس جگہ کے غصی ہونے کا یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔



اس مال کے احکام جو انسان کو کہیں پڑا ہوا مل جائے

۱۔ اس مال کی کوئی نشانی نہ ہو (احتیاط واجب ہے کہ اس کے مالک کی طرف سے صدقہ دے۔ مسئلہ ۲۵۷۰)

۲۔ اس کی قیمت بڑھ مائشہ
اس مال کا مالک معلوم ہو۔
اس کی اجازت کے بغیر
اسے اٹھایا نہیں جاسکتا
۳۔ اس کے مالک کا پتہ نہ ہو
۴۔ مالک بننے کی نیت سے
اٹھا سکتا ہے

۵۔ اس کی قیمت بڑھ مائشہ
چاندی کے برابر ہو
۶۔ اس کی نشانی کی وجہ سے اس کے
مالک کا پتہ لگایا جائے (اعلان
کرنا چاہیے۔ مسئلہ ۲۵۷۲)

۷۔ اس مال کے مالک کے لئے
مالک کا پتہ نہ چل سکتا ہو پہلے ہی دن اس کے مالک کی طرف
سے صدقہ دے سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۵۷۸)

۸۔ اگر کوئی چیز کسی شخص کو مل جائے اور کوئی دوسرا شخص کہے کہ یہ میری چیز ہے تو اس صورت میں اسے دے
جب وہ شخص اس کی نشانیاں بتائے لیکن ایسی علامتوں کا بتانا ضروری نہیں جن کی طرف عام طور پر ہر مالک
بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ (ظاہری نشانی بتانا کافی ہے)

۱۔ اعلان کا طریقہ: ایک ہفتہ تک روزانہ ایک مرتبہ اور اس کے بعد ایک سال تک ہفتے میں ایک مرتبہ لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ پر (مسئلہ ۷۵۷۲)

۲۔ اس کے مالک کے ملنے سے ناامید ہو جائے تو احتیاط واجب ہے کہ اسے مدقہ دے دے (مسئلہ ۷۵۷۸)

۳۔ اس کی حفاظت میں کوتاہی یا زیادہ روی نہیں کی تھی تو اس کا فاسد نہیں (مسئلہ ۷۵۷۹)

۴۔ کوتاہی کی یا زیادہ روی برقی ہو (اس کا معنی دعوٰی اس کے مالک کو ادا کرے مسئلہ ۷۵۷۹)

۵۔ مالک مل جائے تو واجب ہے کہ مال اسے دے دے۔

۶۔ اس شے کو اپنے لئے اٹھالے اور یہ ارادہ ہو کہ جب اس کا مالک ملے گا تو اس شے کا معاوضہ (عوض) اسے ادا کر دے گا،

۷۔ یا مالک کے لئے اس شے کی حفاظت کرے جب بھی ملے گا اسے دے دے گا۔

۸۔ مالک کی طرف سے مدقہ دے دے اور ایسا کرنا احتیاطِ مستحب کے مطابق ہے۔ (مسئلہ ۷۵۷۹)

۲۔ (مال کے دوران)

اعلان کرنے کے احکام

۳۔ ایک سال اعلان کرنا

اگر نابالغ بچہ کوئی چیز پائے تو اس کے ولی (سرپرست) کو چاہیے کہ وہ اس کا اعلان کرے۔ (مسئلہ ۷۵۷۷)

فتویٰ آمار غینی

س: اگر کوئی شخص مال یا کوئی چیز دکھائی ہوئی، پائے تو؟

ج: بسمہ تعالیٰ، گمشدہ مالک تک پہنچانے۔ اگر مالک کو تلاش کرنے میں مالی سہولت ہو اس کی طرف سے فقراء کو بطور مدقہ دے دے

جانوروں کے ذبح کرنے کے احکام

۱۔ جو شخص جانور کو ذبح کرے یا ہر مرد مرد یا عورت، اسے مسلمان ہونا چاہیے اور اہلیت بنی اگر مہ سے نشی کا اظہار نہ کرتا ہو اور مسلمان کا چہرہ بھی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھائی اور بڑائی کی تمیز کر سکتا ہو، تو وہ بھی جانور کو ذبح کر سکتا ہے۔

جانور کے ذبح کرنے کی پانچ شرطیں ہیں

۲۔ جانور کو ایسی چیز سے ذبح کرے جو لوہے کی بنی ہوئی ہو۔
۳۔ ذبح کرنے وقت جانور کے بدن کا سامنے کا حصہ رقبہ یا قطنہ پاؤں اور پیٹ قبلہ کی طرف ہو۔
۴۔ ذبح کرنے وقت اسم اللہ کہے۔

۵۔ ذبح کرنے کے بعد جانور خصوصی سی حرکت کرے تاکہ معلوم ہو جائے کہ زندہ تھا۔
دستور ۲۰۱۱

۱۔ ذبح، ذبح سے مراد یہ ہے کہ جانور کا سراسر طرح کاٹیں۔ اس کی گردن کی چار ہڈی رگوں کو سلق کے نیچے امجری ہوئی جگہ کے نیچے سے پورے طور پر کاٹ دیں۔
دستور ۲۵۹۶

ذبح کرنے کا طریقہ

۲۔ نحر، یعنی اونٹ کو ذبح کرنا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ چھری یا ایسی چیز جو لوہے کی بنی ہوئی ہو اور تیز ہو اور کاٹنے والی ہو، اس کی گردن اور پیٹ کے درمیان جو گڈھا رشتہ والی جگہ ہے اس میں گونپ دی جائے۔

دستور ۲۰۱۱

اسلمہ سے شکار کرنے
کے احکام

۱۔ جنگلی ہو شش پھرن، چکور، پہاڑی بکری۔

۲۔ جانور بھاگ یا اڑ سکتا ہو۔

۳۔ حلال گوشت ہو اس کا گوشت کھانا حلال ہو۔

شکار کے قابل حیوان کی شرائط

(مسائل ۲۵۸۲ - ۲۵۸۹)

۱۔ شکار کا آلہ شش پھری، نیزہ، تلواریں یا نیزہ اور تیر کی طرح تیز اور کاٹنے والا ہو کہ بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

۲۔ شکار کرنے والا مسلمان ہو یا مسلمان کا بیٹا ہو جو اچھا اور برائی میں تمیز کر سکتا ہو۔

۳۔ شکار کرنے کے لئے ہی اسلمہ چلا یا ہونہ یہ کہ اتفاقاً حیوان کو لگ جائے۔

۴۔ اسلمہ چلاتے وقت خدا کا نام لے۔

۵۔ جب جانور کے پاس پہنچے تو وہ مرچکا ہو یا اگر زندہ ہو

تو اس کے ذبح کرنے کا وقت باقی نہ ہو لہذا اگر ذبح کرنے

کا وقت باقی ہو اور اسے ذبح نہ کریں یہاں تک کہ وہ مر جائے

(مسئلہ ۲۶۱۰)

تو وہ حرام ہے۔

شکار کے گوشت کے پاک اور حلال
ہونے کی شرائط



کھانے اور پینے کی چیزوں کے احکام

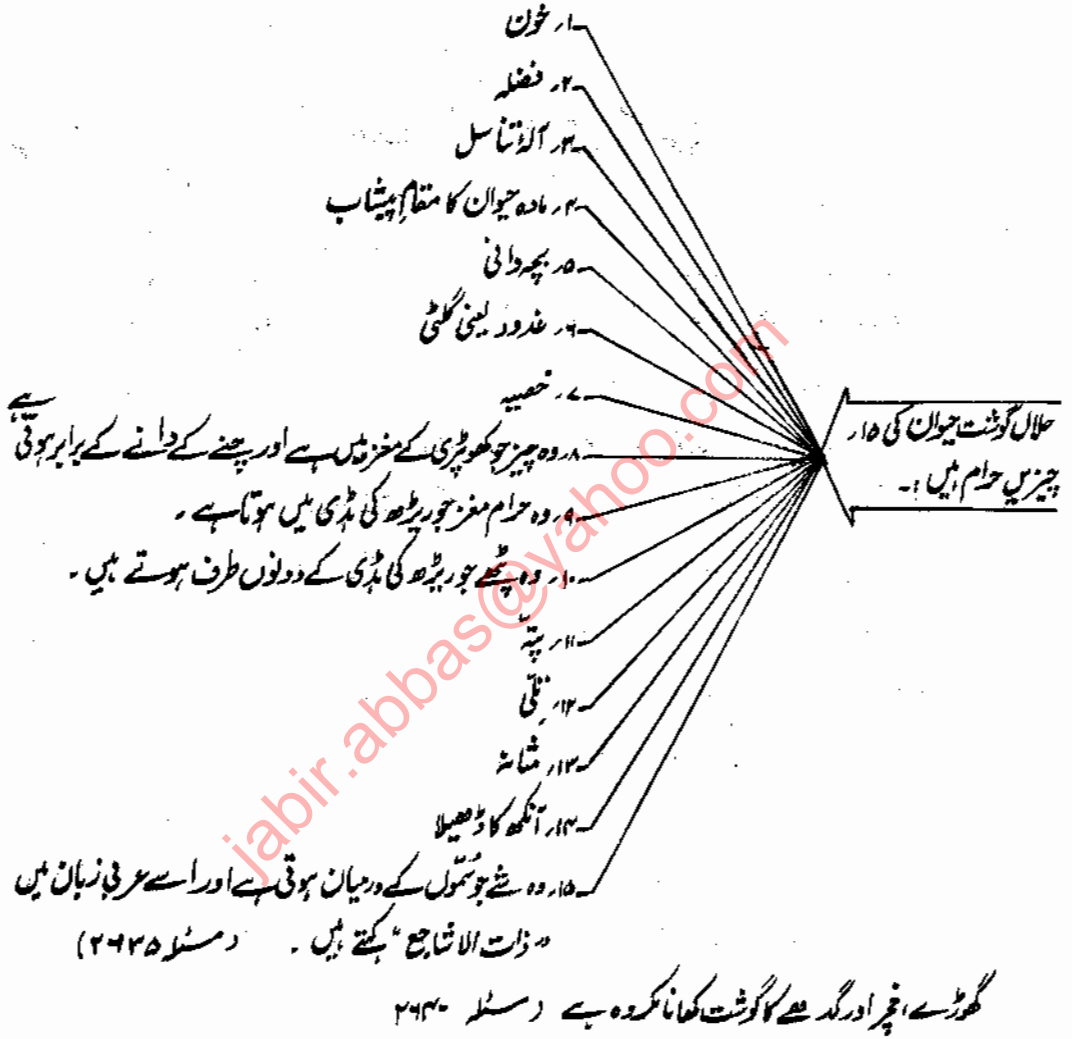
- ۱۔ پنکھے دار پرندے جیسے شاہین۔ (مسئلہ ۲۴۳۳)
- ۲۔ وہ چیز جو زندہ جانور سے جدا ہوئی ہو۔ مثلاً گوشت کا ٹکڑا یا زندہ دھبے کی چربی جو اس کے بدن سے کاٹ دی گئی ہو۔
- ۳۔ وہ حلال گوشت جانور جس کے ساتھ کسی انسان نے وطی کی ہو۔ (مسئلہ ۲۵۸۹)
- ۴۔ بیڑ چپکے والی عملیاں (مسئلہ ۲۴۲۳)
- ۵۔ حرام گوشت جانور جیسے خنزیر، خرگوش اور ہاتھی وغیرہ (مسئلہ ۲۵۹۴)
- ۶۔ وہ ٹڈی جس کے پر و بال نہیں اگے اور اڑ نہیں سکتی (مسئلہ ۳۹۳۲)
- ۷۔ اگر زندہ جانور کے پیٹ سے مرہ پھم پیدا ہو۔ (مسئلہ ۲۵۹۶)

حرام گوشت

دہر وہ چیز جس کا کھانا انسان کے لئے نقصان دہ ہو حرام ہے۔ (مسئلہ ۲۶۳۹)

اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر وہ گندی چیز جس سے انسانی طبیعت نفرت کرے اس سے پرہیز کیا جائے۔

(مسئلہ ۲۶۳۹)



صحت کے اسلامی اصول

۱۔ وہ چیزیں جو کھانا کھاتے وقت مکروہ ہیں۔

۲۔ سیری کی حالت میں کھانا کھانا

۳۔ زیادہ کھانا

۴۔ کھانا کھاتے وقت دوسروں کے منہ کی طرف دیکھنا

۵۔ بہت گرم غذا کھانا

۶۔ کھانے یا پینے کی چیز کو بھونکنا

۷۔ دسترخوان پر کھانا آجانے کے بعد کسی دوسری چیز کا انتظار کرنا

۸۔ چھری سے روٹی کو کاٹنا۔

۹۔ کھانے کے برتن کے نیچے روٹی کو رکھنا۔

۱۰۔ جو گوشت بڑی پرگھا ہوا ہو اسے اتنا صاف کرنا کہ اس میں کوئی چیز باقی نہ رہے۔

۱۱۔ پھلوں کا پھلکا آٹا کرنا۔

۱۲۔ پھلوں کو پورا کھانے سے پہلے پھینک دینا۔

جو چیزیں غذا کھاتے وقت مستحب ہیں

۱۔ کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئیں

۲۔ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر دھال سے خشک کریں۔

۳۔ میزبان سب سے پہلے شروع کرے اور سب آخری ختم کرے

۴۔ کھانا کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھیں۔

۵۔ دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں۔

۶۔ تین باتیں سے زیادہ انگلیوں کے ساتھ کھانا کھائیں

۷۔ اگر چند آدمی ایک دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو ہر شخص اپنے سامنے رکھی ہوئی غذا سے کھائے۔

۸۔ چھوٹا چھوٹا نوالہ لیں۔

۹۔ دسترخوان پر زیادہ دیر بیٹھیں اور کھانا کھانے میں طول نہ لیں۔

۱۰۔ غذا کو اچھی طرح چبا کر کھائیں۔

۱۱۔ کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ کہیں۔

۱۲۔ کھانا کھانے سے غائب ہو کر انگلیوں کو چاٹیں۔

۱۳۔ کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں غلال کریں۔

۱۴۔ دسترخوان سے باہر جھک کر گریں انہیں جمع کر کے کھائیں

۱۵۔ دن کے شروع میں اور رات کی ابتدا میں کھانا کھائیں

۱۶۔ کھانا کھانے کے بعد چمت لیٹیں اور دایاں پاؤں

وہ چیزیں جو پانی پیتے وقت مکروہ ہیں۔

۱۔ زیادہ پانی پینا

۲۔ ترش غذا کھانے کے بعد پانی پینا۔

۳۔ رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا۔

۴۔ بائیں ہاتھ سے پانی پینا۔

۵۔ سرخی کی ٹوٹی ہوئی جگہ اور اس کے دستے والی جگہ سے پانی پینا۔

بائیں ہاؤں پر رکھیں۔

۱۷۔ کھانا کھانے سے پہلے اور آخر میں نمک کھائے۔

۱۸۔ بھلوں کو کھانے سے پہلے دھولیں۔

وہ چیزیں جو پانی پیتے وقت مستحب ہیں۔

۱۔ پانی کو اس طرح پینا جیسے کوئی چیز چوسی جاتی ہے۔

۲۔ دن میں کھڑے ہو کر پانی پینا

۳۔ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور پینے کے بعد الحمد للہ

کہنا

۴۔ تین سالوں میں پانی پینا۔

۵۔ جب خواہش ہو تو پانی پینا۔

۶۔ پانی پینے کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام اور

ان کے اہلیت کو یاد کرنا اور ان کے دشمنوں پر

لعنت بھیجنا۔



نذر اور عہد کے احکام

از نذر کی تعریف: نذر سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے اوپر واجب قرار دے کہ غلاں اچھا کام خدا کے لئے کروں گا یا جس کام کا کرنا اچھا نہیں اُسے خدا کے لئے ترک کر دوں گا۔ (مسئلہ ۲۶۴۹)

۱۔ نذر کرتے والے کی شرائط

۱۔ عاقل
۲۔ مکلف

۳۔ ارادے اور اختیار سے نذر کرے۔ (مسئلہ ۲۶۵۱)

۱۔ اس شخص کا نذر کرنا مجبوری کی بنا پر ہو۔

۲۔ جو شخص عہد میں اگر نذر کرے۔ (مسئلہ ۲۶۵۱)

۳۔ عودت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نذر کرنا۔ (مسئلہ ۲۶۵۳)

۴۔ نامکمل کام کی نذر کرنا مثلاً جو شخص پانی دہ کر بلا نہ جاسکتا ہو وہ نذر کرے

کہ پیدل کر بلا جاؤں گا۔ (مسئلہ ۲۶۵۶)

۵۔ نذر کرے کہ حرام یا مکروہ کام کو انجام دے گا یا واجب یا مستحب کام

کو ترک کرے گا۔ (مسئلہ ۲۶۵۷)

باطل نذریں

۱۔ چاند کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھنا۔

۲۔ چاند کی پہلی تاریخ کو صدقہ دینا۔

۳۔ چاند کی پہلی تاریخ کو نماز پڑھنی۔ (مسئلہ ۲۶۶۰)

۴۔ کسی مین فیکر کو صدقہ دینا کہ پھر کسی دوسرے فیکر کو صدقہ نہیں دے سکتا۔

۵۔ کسی ایک امام کی زیارت کرنا کہ اگر کسی دوسرے امام کی

زیارت پر جائے تو کافی نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۲۶۶۱)

۱۔ مین ایچ طرح نذر

کی ہوا ہی طرح بلا لانا

چاہیے۔

نذر کی قسمیں

نذر اور عہد کے احکام

۱۷۷

- ۱۔ روزہ: لیکن اس کا وقت اور مقدار معین نہ کرے۔ تو اگر ایک دن بھی روزہ رکھ لے تو کافی ہے۔
- ۲۔ نماز: لیکن اس کا وقت اور مقدار معین نہ کرے۔ تو اگر ایک نماز دو رکعتوں والی پڑھ لے تو کافی ہے۔
- ۳۔ صدقہ: لیکن وقت اور مقدار معین نہ کرے۔ تو جو کچھ بھی ہفتہ کے عنوان سے دے دے کافی ہے۔
- ۴۔ کوئی کام خدا کے لئے: لیکن وقت اور مقدار معین نہ کرے۔ تو اگر ایک نماز پڑھ لے یا ایک روزہ رکھ لے یا کوئی چیز صدقہ میں دے دے کافی ہے۔

۴۔ غیر معین مثلاً

مسئلہ ۳۶۶۱

- ۱۔ اس پر کفارہ واجب ہے۔ ۱۔ بھول کر نہیں ہے۔ اگر ۲۔ مجبوری کی وجہ سے ۳۔ یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے انجام دیکھ ۴۔ پہلی دفعہ کفارہ دینا چاہیے اگر اس کام کو اپنے ارادے و اختیار سے انجام دیا ہو۔
- مسئلہ ۳۶۶۵

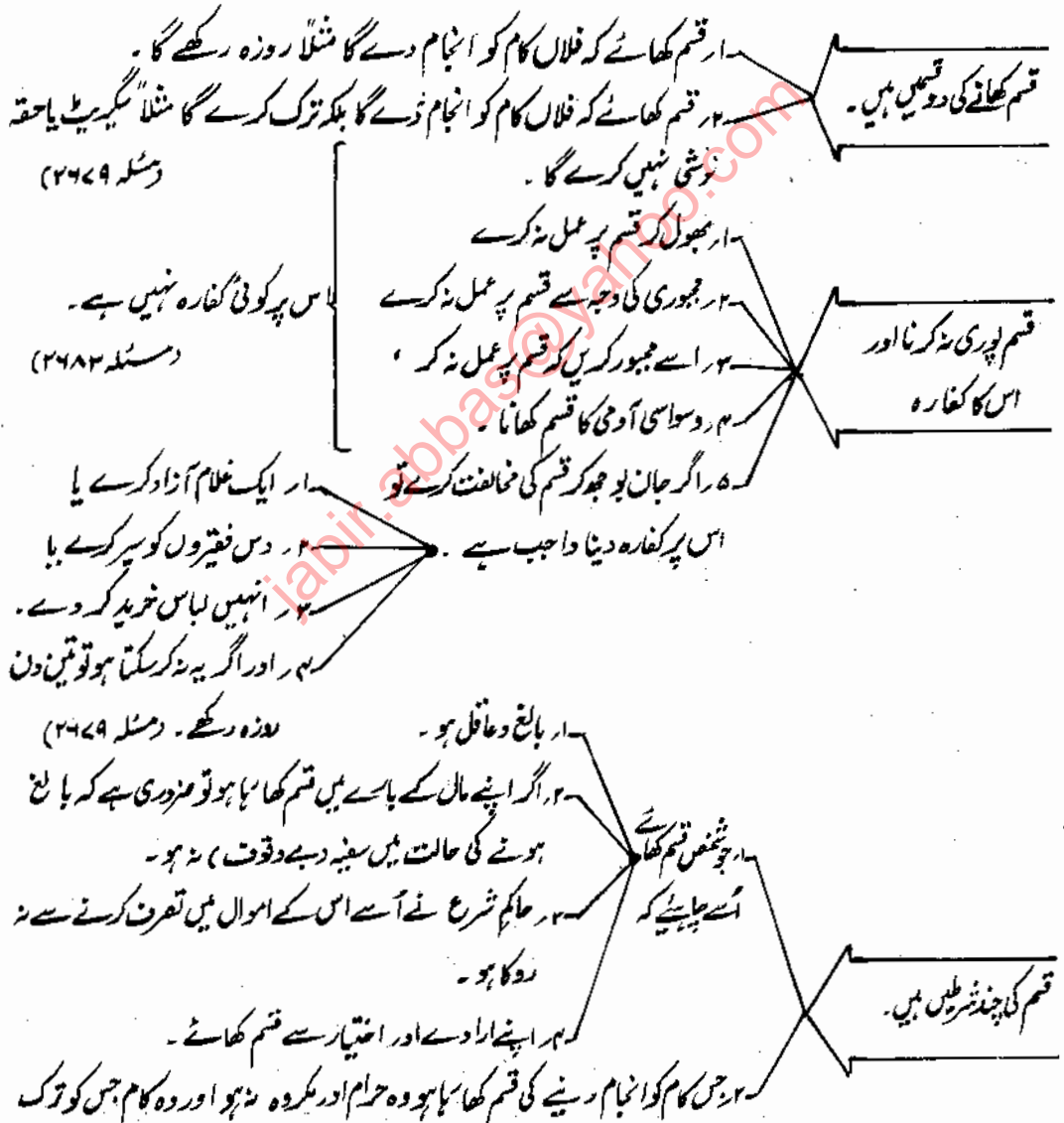
۵۔ زندگی کو خلائ کا کوڑک کرے گا

نذر توڑنے والے کا کفارہ

۱۔ اگر اختیاری طور پر اپنی نذر پر عمل نہ کرے ۲۔ اگر اپنے عہد پر عمل نہ کرے

- ۱۔ ایک عمام آزاد کرے ۲۔ یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے ۳۔ یا پچھلے درپے دو مہینے روزے رکھے
- کفارہ دینا واجب ہے یعنی
- مسئلہ ۳۶۶۳

قسم کھانے کے احکام



کرنے کی قسم کھا رہا ہو وہ واجب اور مستحب نہ ہو۔
 کہ خداوند عالم کے کسی ایک نام سے قسم کھائے مثلاً خدا،
 اللہ، کیونکہ اس کی مقدس ذات کے علاوہ قسم کا کوئی اعتبار
 نہیں۔

کہ قسم کو زبان پر لائے اور اگر صرف لکھ لے یا اپنے دل
 میں اس کا ارادہ کرے تو صحیح نہیں ہے لیکن اگر گونگا شخص
 اشارہ کر کے قسم کھائے تو صحیح ہے۔

کہ قسم پر عمل کرنا اس کے لئے ممکن ہو۔ (مسئلہ ۲۶۸۰)

* جو شخص قسم کھا رہا ہے اگر اس کی قسم سچی بات پر ہو تو اس کی قسم مکروہ ہے اور اگر جھوٹ پر ہو تو حرام
 ہے اور گناہان کبیرہ میں سے ہے لیکن اگر اس نے قسم کھا رہا ہو کہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے مسلمان بھائی
 کو ظالم کے شر سے نجات دلائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اس صورت میں قسم کھانا واجب ہو جاتا ہے اور اس قسم
 کی قسم کھانا مذکورہ بالا مسائل سے قطع نظر ایک علیحدہ حکم کی حیثیت رکھتا ہے۔

(مسئلہ ۲۶۸۲)



وقف کے احکام

۱۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو وقف کرے تو وہ اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے۔

۲۔ وہ خود اور کوئی دوسرا اسے نہ تو بہ یعنی کسی کو بخش سکتا ہے۔

۳۔ اور نہ ہی اسے بیچ سکتا ہے۔

۴۔ اور کوئی اس سے میراث بھی نہیں لے سکتا (مسئلہ ۲۶۸۵)

☆ ضروری نہیں ہے کہ وقف کا صیغہ عربی زبان میں پڑھا جائے بلکہ اگر یوں کہے کہ میں اپنا گھر وقف کرتا ہوں تو صحیح ہے۔

(مسئلہ ۲۶۸۶)

۱۔ اگر وقف کی جائداد اتنی خراب ہو جائے کہ اس سے وہ فائدہ حاصل نہ کیا جاسکتا ہو جس کے لئے اسے وقف کیا گیا ہے۔ مثلاً مسجد کی چٹائی اتنی خراب اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے کہ اس پر نماز نہ پڑھ سکتے ہوں تو اسے بیچ دیا جائے اور اگر ممکن ہو تو اس کی قیمت اسی مسجد کے اخراجات پر لگائی جائے اور اس رقم سے ایسا مصرف معین کیا جائے جو وقف کرنے کے مقصد سے زیادہ نزدیک ہو۔

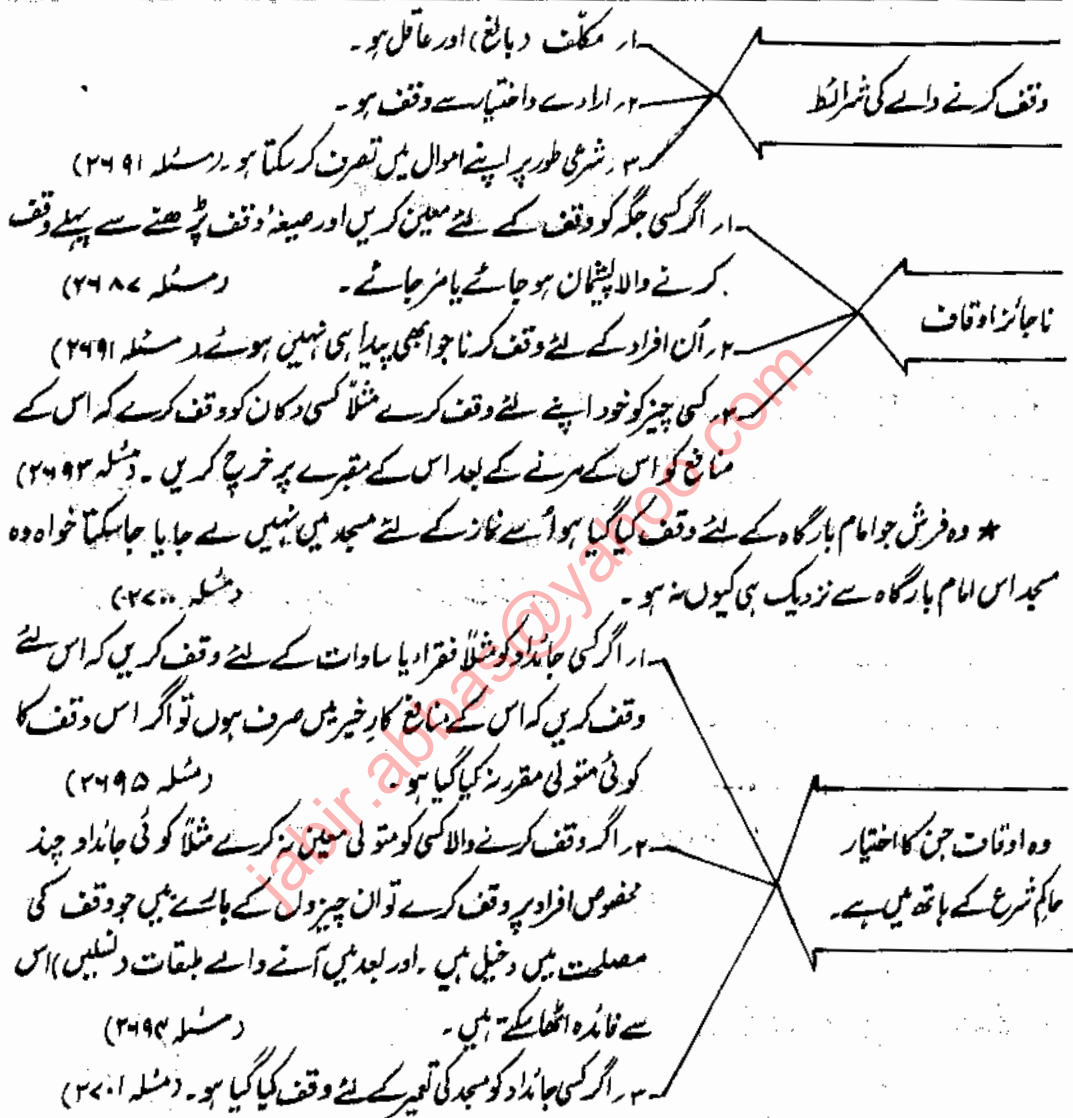
(مسئلہ ۲۰۹۴)

۲۔ وہ لوگ جن کے لئے کوئی جائداد وقف کی گئی ہے اگر ان کے درمیان اس طرح اختلاف پڑ جائے کہ اگر اس جائداد کو نہ بیچیں تو اس کے ضائع ہو جائے گا اندیشہ و گمان ہو تو اسے بیچا جاسکتا ہے۔

(مسئلہ ۳۰۹۵)

وقف کے آثار

وہ مقامات جہاں وقف کے مال کو بیچنا جائز ہے۔



وصیت کے احکام

وصیت اور وصی کی تعریف

وصیت سے مراد یہ ہے کہ انسان سفارش اور تاکید کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے کچھ کام انجام دیئے جائیں یا لوں کہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے اموال میں سے فلاں شے فلاں شخص کی ملکیت میں ہوگی یا اپنی اولاد کے لئے اور ان افراد کے لئے جن کا یہ مختار ہے کہ کسی کو سرپرست و نگہبان معین کرے اور وہ شخص جسے وصیت کی جاتی ہے اُسے ”وصی“ کہتے ہیں۔ (مسئلہ ۲۷۰۳)

امام غنی سے استفتاء آیا وصیت نامہ لکھنا واجب ہے یا مستحب؟
ج: البسمہ قطعی، واجب نہیں ہے مگر صرف اس صورت میں جب کسی کا واجب حق کسی کے ذمے ہو اور وہ اسے ادا نہ کر سکتا ہو تو وصیت کرنا واجب ہو جائے گا۔

وصیت

احکام

بشخص کے باسے میں وصیت کریں کہ اسے فلاں چیز دی جاوے وہ موجود ہونا چاہیئے۔ (مسئلہ ۲۷۰۲)

اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ بیچ کر اس کی رقم فلاں کام پر لگائی جائے تو اس کی وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

دلپسے مال کے لحاظ سے وصیت جائز ہے۔ (وصیت ۲۷۱۹)

۱۔ مائل اور بالغ ہونا چاہیئے لیکن وہ بچہ جس کی عمر دس سال

ہو اور اچھائی و بھائی میں تیز کر سکتا ہو اگر کسی نیک کام

وصیت کرنے

والا

کے لئے وصیت کرے تو صحیح ہے۔

۱۔ مسلمان

۲۔ بالغ

۳۔ عاقل

وصی کی شرائط

وصی

۴۔ قابلِ اطمینان ہو۔ مسئلہ ۱۲۷۱۳

اگر کوئی شخص خودکشی کرے اگر وہ وصیت کرے تو اس کی وصیت اس کے اموال کے سلسلے میں صحیح نہیں ہے اور اس پر عمل نہیں کرنا چاہیئے

(مسئلہ ۳۷۰۷)

۱۔ لوگوں کی امانتوں کو فوراً ان کے مالکوں کو واپس کرے۔

۲۔ اگر لوگوں کا مفروضہ ہے اور قرض ادا کرنے کا وقت آگیا ہو لیکن

خود ادا نہ کر سکتا ہو ابھی قرضہ ادا کرنے کا وقت ہی نہ ہوا ہو تو اسے

چاہیئے کہ وصیت کرے اور اپنی وصیت پر گواہ مقرر کرے مسئلہ ۲۷۰۹

۳۔ اگر قس و نزکوۃ وغیرہ اس کے ذمے ہوں تو فوراً ادا کرے اور اگر

ادانہ کر سکتا ہو تو اگر اتنا سرمایہ اس کے پاس ہو یا احتمال دے کہ کوئی

شخص اس کا قرضہ ادا کر دے گا تو اسے وصیت کرنی چاہیئے اور یہی حکم

ہے جب اس پر حج واجب ہو۔ (مسئلہ ۲۷۰۱)

۴۔ اگر اس کے فمے قضا نمازیں اور روزے ہوں تو وصیت کرنی چاہیئے (مسئلہ ۲۷۰۱)

۵۔ اگر اس کا مال کسی کے پاس امانت ہے یا کسی جگہ میں چھپا ہوا ہو جسے اس

کے وارث نہ جانتے ہوں تو اگر ان کے نہ جاننے کی وجہ سے اُن کا

حق ضائع ہوتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وصیت کرے (مسئلہ ۲۷۱۲)

اس شخص کے فرائض جو اپنے

اندر موت کے آثار پاتا ہو۔

میراث کے احکام

پہلا طبقہ جو میراث پائیں گے۔

مرنے والے کے باپ، ماں، اولاد، اور اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں اولاد کی اولاد، جتنے بیٹے پہلے جائیں تو جو بھی میت کا زیادہ قریبی ہوگا۔

دستلک ۲۷۸

میراث کا حصہ

وارث

پہلے طبقے کے وارثوں کی قسمیں اور ان کی میراث

۱	اگر صرف ماں یا باپ یا ایک بیٹا یا ایک بیٹی ہو۔	سارا ترکہ اسے ملے گا۔
۲	چند بیٹے یا چند بیٹیاں	سارا مال برابر تقسیم ہوگا۔
۳	ایک بیٹا اور ایک بیٹی، مال کو تین حصوں میں تقسیم کریں گے۔	دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو دیا جائے گا۔
۴	چند بیٹے اور چند بیٹیاں	مال کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بیٹا بیٹی کا دگنا ملے گا۔
۵	باپ اور ماں، مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔	دو حصے باپ اور ایک حصہ ماں

۱۶۵	میراث کے احکام
۱۶۵	<p>۶ باپ اور ماں - دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں</p> <p>باپ اور ماں کے سوا اور کوئی وارث کچھ رزقے کا البتہ مال پہ حصہ لے گی۔</p>
۱۶۶	<p>۷ باپ اور ماں اور ایک بیٹی - مال کو ۵ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔</p> <p>باپ اور ماں میں سے ہر ایک ایک حصہ اور بیٹی تین حصے</p>
۱۶۷	<p>۸ باپ اور ماں اور ایک بیٹی والبتہ اگر دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں باپ کی طرف سے ہوں تو مال کو ۶ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔</p> <p>باپ اور ماں میں سے ہر ایک ایک حصہ بیٹی تین حصے اور بقیہ ایک حصہ کو چار میں تقسیم کیا جائے گا۔</p> <p>ایک حصہ باپ کو تین حصے بیٹی کو</p>
۱۶۸	<p>۹ صرف باپ اور ماں اور ایک بیٹی - مال کو ۶ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔</p> <p>باپ اور ماں ہر ایک ایک حصہ بیٹی چار حصے۔</p>
۱۶۹	<p>۱۰ باپ اور ماں اور چند بیٹے یا چند بیٹیاں</p> <p>باپ اور ماں ہر ایک ایک حصہ بقیہ چار حصوں کو دوسرے وارث برابر تقسیم کریں گے۔</p>
۱۷۰	<p>۱۱ باپ اور ماں اور بیٹی اور بیٹا۔</p> <p>باپ اور ماں ہر ایک ایک حصہ بقیہ چار حصوں کو اس طرح تقسیم کریں کہ ہر ایک کو دو حصے</p>

۱۸۶	میراث کے احکام	درس نمبر ۱۱۳
سکھ ۲۷۴	<p>۱۲ اگر وارث صرف باپ اور ایک بیٹا یا ماں اور ایک بیٹا ہو تو مال کو ۲ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔</p> <p>ایک حصہ باپ اور ماں اور پانچ حصے بیٹے لے گا۔</p>	
سکھ ۲۷۵	<p>۱۳ باپ یا ماں اور بیٹا اور بیٹی۔ مال کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔</p> <p>ایک حصہ باپ یا ماں بقیہ حصوں کو اس طرح تقسیم کریں کہ رط کا رط کی کا دگنی حصہ لے۔</p>	
سکھ ۲۷۶	<p>۱۴ باپ اور ایک بیٹی یا ماں اور ایک بیٹی مال کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔</p> <p>ایک حصہ باپ یا ماں باقی مال بیٹی لے گی</p>	
سکھ ۲۷۷	<p>۱۵ باپ اور چند بیٹیاں یا ماں اور چند بیٹیاں۔ مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔</p> <p>ایک حصہ باپ یا ماں اور چار حصے بیٹیاں برابر برابر لیں گی</p>	
سکھ ۲۷۸	<p>۱۶ اگر مرنے والے کی کوئی اولاد موجود نہ ہو تو اس کا پوتا یا پوتی، میت کے بیٹے کا حصہ لے گی اور نواسہ ہو یا نواسی میت کی بیٹی کا حصہ لے گی۔ مثلاً اگر مرنے والے کا ایک نواسہ اور ایک پوتی ہو تو مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ نواسے کو اور دو حصے پوتی کو ملیں گے</p>	

(نوٹ: دوسرے اور تیسرے طبقوں کی میراث کا ذکر تفصیل و تطویل سے پہنچنے کے لئے نہیں کیا گیا۔)

میراث کے مختلف مسائل

۱۔ قرآن، انگوٹھی اور تلوار اور وہ لباس جو پہن چکا ہے یا پہننے کے لئے لے کر سلا چکا تھا اگرچہ ابھی تک نہ پہنا ہو وہ سب میت کے بڑے بیٹے کو ملیں گے۔ (مسئلہ ۲۷۸۹)

۲۔ اگر مرنے والا مقروض ہو تو اگر اس کا قرضہ اس کے مال کی مقدار کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو چار چیزیں جو بڑے بیٹے کا حق ہیں وہ بھی اس کے قرضے میں دے دی جائیں اور اگر اس کا مال قرضے کی مقدار سے کم ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ان چار چیزوں میں سے جو بڑے لڑکے کو ملنی ہیں متناسب طریقے سے قرضے میں دی جائیں۔ مثلاً اگر اس کا سارا مال ساٹھ روپے ہے اور ان میں سے وہ چار چیزیں جو بڑے لڑکے کو ملنی ہیں ۲۰ روپے کی ہیں اور ۳۰ روپے اس نے قرضہ دینا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بڑا بیٹا ۱۰ روپے کی مقدار میں ان چار چیزوں میں سے قرضے میں ادا کرے۔

(مسئلہ ۲۸۹۱)

۳۔ جب میراث تقسیم کرنے لگیں تو اگر میت کا بچہ ماں کے پیٹ میں ہو اور اس کے بطنے میں اور وارث بھی موجود ہوں مثلاً اولاد اور ماں باپ تو اس بچے کے لئے جو ماں کے پیٹ میں ہے جو کہ اگر زندہ پیدا ہو تو میراث میں سے اپنا حصہ لے گا تو دو بیٹوں کے حصوں کے برابر مال کو الگ کر لیں گے۔

(مسئلہ ۲۷۹۴)



امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

۱۔ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہتا ہے وہ معروف (نیکی) اور منکر (برائی) کو اچھی طرح جانتا ہو۔

۲۔ احتمال دے کہ اس کی بات اثر کرے گی۔

۳۔ اسے علم ہو کہ معصیت اور گناہ کرنے والے کا ارادہ ہے

کہ وہ اپنے گناہ کا تکرار کرے پس اگر اسے معلوم ہو یا گمان کرے

یا صحیح احتمال دے کہ وہ شخص یہ کام دوبارہ نہیں کرے گا تو امر و نہی

واجب نہیں ہے۔

۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں کوئی مفیدہ لازم نہ آئے۔

(مسئلہ ۳۸۰۰)

اس سے روگردانی کریں

یا ترش روئی سے پیش آئیں

یا اس سے میل جول چھوڑ

دی۔ مسئلہ ۲۸۰۵

۱۔ گناہ کرنے والے شخص سے ایسا برتاؤ کیا جائے

کہ اسے معلوم ہو جائے کہ گناہ کرنے کی وجہ سے

اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا ہے مثلاً یہ کہ

۲۔ اگر اس وجہ کے اور مراتب بھی ہوں تو ضروری ہے کہ

خفیہ دہے کہ اثر انداز ہونے کے احتمال پر

اکتفا کیا جائے۔ (مسئلہ ۲۸۰۶)

۳۔ زمان سے امر و نہی کرنا۔ پہلے موعظہ اور نصیحت پھر لازمی طور پر امر و نہی کرنا،

اس کے بعد کلام میں سختی و شدت اور پھر مخالفت کرنے پر ڈرانا دھمکانا۔ لیکن امر و نہی

کے وقت جھوٹ اور دوسرے ہر گناہ سے پرہیز کیا جائے۔ (مسئلہ ۲۸۱۰)

امرو نہی کے واجب ہونے کی شرائط

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے درجات

☆ اگر گناہ کرنے والا اس وقت تک گناہ کو ترک نہ کرے جب تک انکار کے پہلے اور دوسرے دونوں درجوں کو اکٹھا نہ کیا جائے تو واجب ہے کہ دونوں کام مکمل جائیں یعنی اس سے منہ بھی موڑ لیا جائے۔ اور میل جول بھی ترک کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ (مسئلہ ۲۸۱۳)

۲۔ جبر اور طاقت کے ذریعے۔ پس اگر معلوم ہو یا الطینان ماحل ہو کہ وہ شخص منکر یعنی برائی کو نہیں چھوڑے گا یا واجب کام بجا نہیں لائے گا جب تک کہ طاقت کا استعمال نہ کیا جائے تو واجب ہے کہ طاقت کا استعمال کیا جائے البتہ ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔ (مسئلہ ۲۸۱۳)

ادگیر مراتب

۱۔ اگر گناہ سے روکنا اس بات پر موقوف ہو کہ گناہ کرنے والے کا ہاتھ پکڑے یا اسے گناہ کرنے کی جگہ سے باہر نکال دے آگناہ میں تعریف کرے تو ایسا کرنا جائز بلکہ واجب ہے کہ ایسا ہی کیا جائے۔

(مسئلہ ۲۸۱۵)

۲۔ اگر گناہ سے روکنا اس بات پر موقوف ہو کہ گناہ کرنے والے کو قید کیا جائے یا اسے کسی جگہ جانے سے روکا جائے تو واجب ہے کہ ایسا ہی کیا جائے۔ لیکن ہر صورت میں ضرورت سے زیادہ تجاوز نہ کریں۔ (مسئلہ ۲۸۱۷)

۳۔ اگر گناہ سے روکنا گناہ کرنے والے کو مارنے پیٹنے اور اس پر سختی کرنے اور اس پر عرصہ حیات تنگ کر دینے پر موقوف ہو تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن ہر حال میں ضروری ہے کہ زیادہ روی سے پرہیز کیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں میں مجتہد جامع الشرائط سے اجازت حاصل کی جائے۔ (مسئلہ ۲۸۱۸)

۴۔ اگر گناہ سے روکنا گناہ کرنے والے کو زخمی کر دینے یا قتل کر دینے پر موقوف ہو تو جائز نہیں ہے
مگر یہ کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت اور ان امور کی شرائط پائے جانے کے بعد، (دستلہ ۲۸۱۹)

مختلف مسائل استفتائات

۱۔ س: آیا ان اداروں میں جو یہودیوں اور عیسائیوں کے میں کام کرنا اور اسی طرح بے دین اور گمراہ لوگوں کے لئے کام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

ج: بسمہ تعالیٰ، ان یہودیوں کے اداروں میں کام کرنا جو فلسطینی یہودیوں کی حمایت کرتے ہیں اور یہائیوں کے اداروں میں کام کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح اگر غیر مسلم افراد کے اداروں میں کام کرنا ان کی عزت و اقبال اور تقویت و استحکام کا باعث بنے تو ضروری ہے کہ کام نہ کیا جائے۔

۲۔ س: بڑا کیوں اور عورتوں کے کانوں میں گوشوارے ڈالنے کے لئے سوراخ کرنا جائز ہے یا نہیں؟
ج: بسمہ تعالیٰ۔ کوئی حرج نہیں۔

۳۔ س: نامحرم عورت سے گفتگو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: بسمہ تعالیٰ، اگر لذت اٹھانے کے ارادے سے نہ ہو اور کسی قسم کے غلط دنا جائز کام کے ارتکاب کا اندیشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، اگرچہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گفتگو نہ کی جائے سوائے ضرورت کے وقت کے، بالخصوص نوجوان لڑکیوں سے۔

۴۔ س: دفاتر اور اداروں میں لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک ساتھ مل کر کام کرنا جبکہ ضروری کاموں کے لئے آپس میں

اچھے بھٹھاڑتا ہے جائز ہے یا نہیں؟

ج: بسمہ تعالیٰ، شرعی امور کی مراعات کرتے ہوئے کوئی حرج نہیں البتہ نامحرم کے ساتھ زیادہ مل جل کر بیٹھنے سے اجتناب کیا جائے۔

دس: جو شخص عالم دین نہیں البتہ عادل ہے تو کن شرائط اور حالات میں اس کے پیچھے نماز جماعت پڑھی جا سکتی ہے؟

ج: بسمہ تعالیٰ، اس صورت میں جائز ہے جب کوئی عالم دین نہ مل سکے اور علماء کی توہین بھی نہ ہوتی ہو۔

دس: بلیڈ سے دائرہ صی مونڈنا یا اس مشین کے ساتھ مونڈنا جو بلیڈ کی طرح جلد تک مونڈتی ہے کیا حکم رکھتا ہے؟
ج: بسمہ تعالیٰ، احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔

دس: وہ فوجوان جو یہ جانتا ہے کہ ۵ سال کے بعد شادی کرے گا اور اُسے مکان کی ضرورت ہوگی تو اگر اس پانچ سال کے عرصے میں اپنی آمدنی سے مکان خریدے تو کیا اس پر خمس واجب ہے یا نہیں؟

ج: بسمہ تعالیٰ، اگر عین ضرورت کے وقت مکان نہ خرید سکتا ہو اور تندرہ بجائے اس کا سرمایہ اکٹھا کرے تو اس پر کوئی خمس نہیں لیکن اگر پیسے جمع کرتا ہے تو اسے سرمایے کا خمس گزشتہ سالوں کی بابت بھی دینا پڑے گا۔



<http://fb.com/ranajabirabbas>

SAFED NAZAKAT PUSAIN
VED NAZAKAT PUSAIN
RELIGIOUS COLLECTION



jabir.abbas@yahoo.com